قرآن سے ایک انٹرویو

محمد رفیق چودھری

عرضِ ناشر

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ المُرسَلِینَ، اَمَّا بَعدُ

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ قرآنِ حکیم کی اس حقیر خدمت "قرآن سے ایک انٹرویو" کو عامۃ الناس اور اہلِ علم حضرات نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ ہماری یہ کتاب بھارت میں بھی باقاعدہ اجازت سے مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی کے زیرِ اہتمام پچھلے سال چھپ چکی اور اسی مکتبہ کی زیرِ نگرانی اس کا ہندی ترجمہ بھی زیرِ تکمیل ہے۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار کی تعداد میں چھپا تھا، دو سال سے بھی کم مدت میں ختم ہو گیا۔ اس کتاب کے بارے میں بعض ملکی اخبارات و جرائد نے جو تبصرے لکھے ان میں سے چند ایک تبصرے اس ایڈیشن میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔

اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن پیش کیا جا رہا ہے۔ اس میں از سرِ نو حوالوں کی تحقیق و تصحیح کر دی گئی ہے۔ نئی اشاعت میں کوئی خاص تبدیلی تو نہیں کی گئی البتہ چند نئے سوالات و جوابات کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

فہرستِ مضامین

تعارف و معارف

باب۲ . تصورِ کائنات

باب۳ فطرتِ انسانی

باب۴ : عقائد و ایمانیات

توحید

فرشتے

نبوّت و رسالت

سیرت النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

آخرت

باب: اَحکامُ القرآن

باب: عبادات

باب: اخلاقیات

باب۸: عمرانیات

باب۹: معاشیات

باب۱۰: سیاسیات

باب۱۱: دعوتِ دین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

دیباچہ

یہ کتاب جیساکہ اس کے نام سے ظاہر ہے وہ انٹرویو ہے جو میرے ایک غیر صحافی دوست جناب رفیق چودھری نے قرآنِ حکیم سے لیا ہے۔ کہنے کو تو یہ ایک انٹرویو ہے مگر حقیقت میں قرآن کے مضامین و مطالب اور اس کے بارے میں معلومات کا اچھا خاصا ذخیرہ ہے۔ اس میں انٹرویو نگار نے قرآن کو ایک پیکرِ محسوس متشخص کرکے اس سے بے شمار سوالات کر ڈالے ہیں جو اتنے جامع ہیں کہ پوری تعلیماتِ قرآنی کا خلاصہ پیش کرکے 'دریا بہ حباب اندر' کی شان پیدا کر دی ہے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ قرآن کے تعارف، اُس کے برحق اور مُنَزَّل من اللہ ہونے سے لے کر انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ایک ایک گوشے تک پھیلا ہُوا ہے۔

اس کتاب کا اُسلوب بہت نادر اور اچھوتا ہے۔ قرآنی تعلیمات کی تفہیم کو واضح اور مُؤثر بنانے کے لیے یہ انداز نہایت دلکش اور دلچسپ ہے۔ زبان عام فہم، شُستہ اور رواں ہے۔ مضامین کی تبویب اور حوالوں کی فراہمی پر بڑی محنت و کاوش کی گئی ہے۔ انٹرویو نگار نے اس میں نہایت مشقت اور عزم و ہمت کا مظاہرہ کیا ہے۔

ہر وہ آدمی جو قرآنِ پاک کی تعلیمات سے رُوشناس ہونا چاہتا ہو، اُسے اِس کتاب کا ضرور مُطالعہ کرنا چاہیے۔ انشاء اللہ وہ اس میں اپنے لیے صحیح رہنمائی پائے گا اور قرآن سے اس کا ذہنی اور قلبی لگاؤ پیدا ہو جائے گا۔

قرآن کے مطالب و مفاہیم کے ایک مختصر انڈکس کے طور پر یہ کتاب عُلماءِ کرام، محققین، وکلاء، اساتذہ اور طلبہ کے لیے بہت مفید ہے۔ عام مسلمانوں کے لیے بھی یہ ایک قابلِ مُطالعہ کتاب ہے۔

عاصم نعمانی

لاہور۔ ۱۵ اپریل ۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

انسان کے لیے ہدایتِ الٰہی ہمیشہ دو ہی صورتوں میں جلوہ گر رہی ہے۔ ایک اللہ کا کلام، دوسرے نبی کی شخصیّت۔ اور یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ ع

این دو شمع است کہ از یک دگر افروختہ شُد

یہ امرِ واقعہ ہے کہ اگر نبی ساتھ نہ ہو تو کتاب ایک مُعمّا اور چیستاں بن جاتی ہے۔ اور اگر کتاب ساتھ نہ ہو تو نبی، ایک انسان نہیں، خدا بنا لیا جاتا ہے۔ صادق و مصدوق صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا:

تَرَکتُ فیکم اَمرَینِ لَن تَضِلُّوا مَا تمسّکتم بِھما کتابَ اللہ و سنّۃَ نبیّہٖ۔ (مؤطا)

مَیں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں ایک اللہ کی کتاب: قرآن ہے اور دوسری اُس کے نبیؐ کی سنّت ہے۔

گویا اِس اُمّت کی ہدایت و فلاح کے لیے کتاب و سُنّت دونوں کی پیروی لازمی ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو چھوڑنا پُوری ہدایتِ الٰہی کو چھوڑ دینا ہے۔ ع

بحق دل بند و راہِ مصطفیٰؐ رو!

اس چرخِ نیلی فام کے نیچے آج اگر کسی کتاب کو کتابِ الٰہی ہونے کا شرف حاصل ہے تو وہ صرف قرآنِ مجید ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن سے پہلے بھی اِس دُنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کئی کتابیں نازل فرمائیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ سب کی سب کم سواد انسانوں کی غفلت، گمراہی اور شرارت کا شکار ہو کر بہت جلد کلامِ الٰہی کے اعزاز سے محروم ہو گئیں۔ اب دُنیا میں صرف

قرآن ہی ایسی کتاب ہے جو اپنی اصل حیثیت میں آج بھی محفوظ ہے ؎

نوعِ انساں را پیامِ آخریں

تاریخ عالم گواہ ہے کہ قرآن اس دنیا میں سب سے بڑی انقلابی کتاب ہے (Revolutionary Book)۔ اس کتاب نے ایک جہان بدل ڈالا۔ اس نے اپنے زمانے کی ایک انتہائی پسماندہ قوم کو وقت کی سب سے بڑی ترقی یافتہ اور مہذب ترین قوم میں تبدیل کر دیا۔ اور انسانی زندگی کے ایک ایک گوشے میں نہایت گہرے اثرات مرتب کیے۔ آج بھی دنیا بھر کے مسلمان اس قرآن کو اللہ کی جانب سے نازل شدہ مانتے ہیں۔ اُن کا ایمان ہے کہ یہ ایک بے مثل اور معجز کلام ہے، بندوں پر حجّتِ الٰہی ہے، اللہ کا واجب الاطاعت حکمنامہ ہے اور انسان کی دنیوی اور اُخروی فلاح و کامرانی کا ضامن ہے لیکن اس اعتقاد کے باوصف مسلمانوں نے اس کتابِ عظیم کی ہدایت و تعلیم سے مسلسل بیگانگی اختیار کی جس کا فطری نتیجہ زوالِ اُمّت کی شکل میں نکلا۔ ع

خوار از مہجوریٔ قرآں شدی

فی الحقیقت قرآنِ حکیم کو اس اُمّت کے عروج و زوال کا پیمانہ قرار دیا گیا تھا۔ ہادیٔ برحق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

اِنّ اللہ یرفع بھٰذا الکتاب اقواماً و یضع بہٖ آخرین۔ (صحیح مسلم، عن نافع عن عمرؓ)

اللہ تعالیٰ اس کتاب پر عمل کے ذریعے لوگوں کو عروج عطا کرے گا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو قعرِ ذلت میں دھکیل دے گا۔

اس سے معلوم ہُوا کہ اگر یہ اُمّت قرآن پر سچّے دل سے عمل پیرا ہو گی تو اسے عروج حاصل رہے گا اور اگر وہ اس کتاب کو مہجور رکھے گی تو اس پر زوال آجائے گا۔ ع

نیست ممکن جُز بقرآں زیستن

یہی وجہ ہے کہ اصلاحِ اُمّت کے لیے بھی آج وہی تدبیر اختیار کرنی پڑے گی جو اوّل اوّل

کارگر ثابت ہوئی تھی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

لا یصلح آخر ھذہ الامۃ الا ما صلح بہ الاول۔ وہی چیز اس اُمّت کے آخری لوگوں کی اصلاح کے لیے ناگزیر ہے جس سے اس کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی

اس لیے ملّتِ اسلامیہ کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق کہ:

خیرکم من تعلم القران وعلمہ (بخاری عن عثمانؓ) تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

اس کتابِ الٰہی کی روشنی کو عام کرنے کی جدوجہد کرے اور اس طرح اُمّتِ مرحومہ کی اصلاح و فلاح کے کام میں بھرپور حصہ لے۔ ع

بیا تا کارِ ایں اُمّت بسازیم!

یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس میں قرآنِ حکیم سے اُس کی حقّانیت اور انسانی زندگی سے متعلق ۲۳۰ سوالات کیے گئے ہیں اور پھر کتابِ الٰہی کی ترجمانی کرتے ہوئے ان سب کے جوابات مع حوالہ جات تحریر کیے ہیں۔ زیادہ حوالوں کی موجودگی میں بالعموم صرف پانچ پر اکتفا کیا گیا ہے تاکہ ضخامت بڑھ نہ جائے۔ ع

تو خود حدیثِ مفصّل بخواں ازیں مجمل

اس کتاب کے مطالعہ سے ایک عام قاری یہ اندازہ بآسانی کرسکے گا کہ قرآن فی الواقع تِبیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ہے اور ہر اُس بات کو نہایت وضاحت سے بیان کرتا ہے جس کا تعلّق انسانی ہدایت و گمراہی سے ہے۔ ع

قیاس کُن زِ گلستانِ من بہارِ مرا

قرآنِ حکیم کی یہ حقیر سی خدمت محض توفیقِ الٰہی سے ممکن ہوئی ہے۔ اصحابِ علم سے میری گذارش ہے کہ وہ جہاں کہیں کوئی غلطی پائیں اُس سے اِس عاجز کو آگاہ فرمائیں۔ اس میں جو حق ہے وہ منجانبِ قرآن ہے اور جو خطا ہے وہ میری ہے۔ البتہ مَیں نے پورے اِخلاص کے ساتھ قرآن کا

صحیح مدعا پیش کرنے کی امکانی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حق کے لیے دلوں میں جگہ پیدا کرے اور خطا کے اثر سے سب کو محفوظ رکھے! آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محمد رفیق چودھری

لاہور ——— ۱۳ اپریل ۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱

تعارف و معارف

ـــــ سَلَامٌ عَلَیْکَ[1]

ـــــ سَلَامٌ لَکَ[2]

س ـــ آپ کی تعریف ؟

ج ـــ مَیں اللہ کی کتاب ہُوں[3] اور مجھے قرآن کہتے ہیں[4]۔

س ـــ قرآن کے علاوہ آپ کا کوئی اور نام ؟

ج ـــ بہت سے ہیں، جیسے رحمت[5]، حکمت[6]، ھُدیٰ[7] (ہدایت)، فُرقان[8] (حق و باطل میں فرق کرنے والا)، مُبِین[9] (واضح)، کریم[10] (بزرگ)، کلام[11]، بُرہان[12]، نور[13]، شفا[14]، موعِظت[15] (نصیحت)، ذکر[16]

---

[1] مریم ۴۷۔ [2] الواقعہ ۹۱۔ [3] البقرہ ۲، الانعام ۹۲، الحجر ۱، النمل ۱، الاحقاف ۲۔

[4] الانعام ۱۹، یونس ۳۷، یوسف ۳، بنی اسرائیل ۹، الحشر ۲۱۔

[5] الانعام ۱۵۷، الاعراف ۵۲، ۲۰۳، یونس ۵۷، یوسف ۱۱۱، النحل ۶۴، ۸۹۔

[6] بنی اسرائیل ۳۹، الاحزاب ۳۴، القمر ۵۔

[7] البقرہ ۲، ۹۷، ۱۸۵، آل عمران ۱۳۸، یوسف ۱۱۱، الانعام ۱۵۷، القصص ۴۳۔

[8] البقرہ ۱۸۵، آل عمران ۴، الفرقان ۱۔ [9] المائدہ ۱۵، یوسف ۱، الحجر ۱، الشعراء ۲، النمل ۱۔

[10] الواقعہ ۷۷۔ [11] التوبہ ۶، الفتح ۱۵۔ [12] النساء ۱۷۴۔

[13] النساء ۱۷۴، المائدہ ۱۵، الاعراف ۱۵۷، الشوریٰ ۵۲، التغابن ۸۔ [14] یونس ۵۷، بنی اسرائیل ۸۲، حٰم سجدہ ۴۴۔

[15] آل عمران ۱۳۸، المائدہ ۴۶، یونس ۵۷، ہود ۱۲۰، النور ۳۴۔

[16] الحجر ۹، النحل ۴۴، الانبیاء ۵۰، یوسف ۱۰۴، الطلاق ۱۰۔

مُبارک[17]، عَلِیّ[18] (بلند مرتبہ)، حکیم[19]، مُہَیمِن[20] (نگہبان)، مُصَدِّق[21] (تصدیق کرنے والا، پیشگوئیوں کا مصداق)، حَبلُ اللہ[22] (اللہ کی رسّی)، ذِکریٰ[23] (یاد دہانی)، قَیِّم[24] (سیدھی بات)، قولِ فصل[25] (فیصلہ کُن بات)، احسن الحدیث[26] (بہترین کلام)، مثانی[27] (جوڑے جوڑے)، متشابہ[28] (ملتا جلتا)، تنزیل[29] (نازل شدہ)، رُوح[30]، وحی[31]، عربی[32]، بصائر[33] (سوجھ بوجھ پیدا کرنے والے دلائل)، بیان[34]،

---

[17] الانعام ۹۲، ۱۵۵، الانبیاء ۵۰، صٓ ۲۹ -

[18] الزخرف ۴ -

[19] آلِ عمران ۵۸، یُونس ۱، لقمان ۲، یٰسٓ ۲، الزخرف ۴ -

[20] المائدہ ۴۸ -

[21] البقرہ ۴۱، ۸۹، ۹۷، الانعام ۹۲، آل عمران ۳، النساء ۴۷، الاحقاف ۱۲، ۳۰ -

[22] آلِ عمران ۱۰۳ -

[23] الاعراف ۲، ھُود ۱۲۰ -

[24] الکہف ۲ -

[25] الطارق ۱۳ -

[26] الزُّمر ۲۳، الکہف ۶، النجم ۵۹، الواقعہ ۸۱، القلم ۴۴ -

[27] الحجر ۸۷، الزمر ۲۳ -

[28] الزمر ۲۳ -

[29] الشعراء ۱۹۲، یٰسٓ ۵، الواقعہ ۸۰، حٰمٓ سجدہ ۲، ۴۲، الحاقہ ۴۳ -

[30] الشوریٰ ۵۲ -

[31] الانبیاء ۴۵، النجم ۴ -

[32] یوسف ۲، الرعد ۳۷، طٰہٰ ۱۱۳، الزمر ۲۸، الزخرف ۳ -

[33] الانعام ۱۰۴، الاعراف ۲۰۳، القصص ۴۳، الجاثیہ ۲۰ -

[34] آلِ عمران ۱۳۸ -

علم[35]، حق[36]، ہادی[37]، عجب[38] (عجیب)، تذکرہ[39] (یاد دہانی)، عُروۃُ الوثقیٰ[40] (مضبوط رسّی)، صِدق[41] (سچائی)، اَمر[42] (حکم)، بُشریٰ[43] (خوش خبری)، عزیز[44] (نادر)، بلاغ[45] (پیغام)، قَصَص[46] (بیان)، عظیم[47]، بشیر[48] (خوشخبری دینے والا)، نذیر[49] (خبردار کرنے والا)، مجید[50] (بزرگی والا)، حُکم[51] (فیصلہ)۔

س — آپ کس کی تصنیف ہیں؟

ج — میرا مُصنّف اللہ[52] ہے کیونکہ میں اُسی کا کلام ہوں[53]۔

---

[35] البقرہ ۱۲۰، آلِ عمران ۶۱، الرعد ۳۷۔

[36] البقرہ ۲۶، ۹۱، المائدہ ۸۴، الانعام ۶۶، الانفال ۶، القصص ۵۳۔

[37] بنی اسرائیل ۹، الاحقاف ۳۰، الجن ۲۔

[38] الجن ۱۔ [39] الحاقہ ۴۸، المدثر ۴۹، ۵۴، الدہر ۲۹، المزمل ۱۹، طٰہٰ ۲۔

[40] البقرہ ۲۵۶۔ — [41] الزمر ۳۲، ۳۳۔

[42] الطلاق ۵۔

[43] البقرہ ۹۷، النحل ۸۹، ۱۰۲، النمل ۲، الاحقاف ۱۲۔

[44] حٰم سجدہ ۴۱۔

[45] ابراہیم ۵۲، الانبیاء ۱۰۶۔

[46] آلِ عمران ۶۲۔

[47] الحجر ۸۷۔

[48] حٰم سجدہ ۴۔

[49] حٰم سجدہ ۴، الفرقان ۱، النجم ۵۶۔

[50] قٓ ۱، البروج ۲۱۔

[51] الرعد ۳۷۔

[52] النساء ۱۱۳، الکہف ۱، الشوریٰ ۱۷، الجاثیہ ۲، الطلاق ۱۰۔

[53] التوبہ ۶، الفتح ۱۵۔

س ۔ آپ کو دنیا میں کس نے بھیجا ہے؟

ج ۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں نازل فرمایا ہے[۵۴]۔

س ۔ آپ کا لانے والا کون ہے؟

ج ۔ مجھے جبریل (علیہ السلام) نامی فرشتہ اللہ کے حکم سے دُنیا میں لایا ہے[۵۵]۔

س ۔ آپ کس کے پاس تشریف لاتے؟

ج ۔ میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا ہوں۔ آپؐ کے قلبِ مبارک پر میرا نزول ہوا ہے[۵۶]۔

س ۔ کیا جبریل علیہ السلام نے آپ کو من وعن اتارا ہے؟

ج ۔ جی ہاں، جبریلؑ نے مجھے حرف بحرف نازل کیا ہے[۵۷]۔ اس لیے کہ وہ امین ہیں، صاحبِ قوت اور رُوح القدس (پاکیزہ رُوح) ہیں۔ حکمِ الٰہی کے نہایت پابند ہیں[۵۸]۔

س ۔ آپ کب نازل ہوتے؟

ج ۔ میرے نزول کا آغاز ماہِ رمضان کی ایک مبارک رات کو ہوا جس کا نام لیلۃ القدر ہے[۵۹]۔

س ۔ کیا دُنیا میں آپ کا نزول ایک ہی دفعہ ہوا ہے؟

ج ۔ جی نہیں، دُنیا میں میرا نزول یکبارگی نہیں ہوا بلکہ میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہوں[۶۰]۔

س ۔ آپ تھوڑے تھوڑے کیوں نازل ہوتے، ایک بار ہی کیوں نہیں اُترے؟

---

۵۴ ۔ الواقعہ ۸۰، الشوریٰ ۱۷، البقرہ ۱۷۶، النساء ۱۱۳، الکہف ۱۔

۵۵ ۔ البقرہ ۹۷، النحل ۱۰۲، الشعراء ۱۹۳۔

۵۶ ۔ محمد ۲، البقرہ ۹۷، آلِ عمران ۳، الاعراف ۲، النحل ۴۴۔

۵۷ ۔ النحل ۱۰۲، بنی اسرائیل ۱۰۵، ہود ۱۴۔

۵۸ ۔ الشعراء ۱۹۳، التکویر ۱۹ تا ۲۱۔

۵۹ ۔ البقرہ ۱۸۵، الدخان ۳، القدر ۱۔

۶۰ ۔ الفرقان ۳۲، بنی اسرائیل ۱۰۶، الدہر ۲۳، النحل ۱۰۱،۱۰۲۔

ج ۔ مجھے اس لیے تھوڑا تھوڑا کرکے اتارا گیا تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لیے مسلسل طور پر حوصلہ افزائی اور تسکینِ قلب کا باعث بنتا رہوں[۶۱]

س ۔ پھر آپ کو جمع کیسے کیا گیا؟

ج ۔ میرے جمع و تدوین کا انتظام خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے[۶۲]

س ۔ آپ کہاں نازل ہوتے؟

ج ۔ میرے نزول کا آغاز مکہ میں ہوا[۶۳]

س ۔ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ آپ کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیا جاتا اور لوگ آپ سے ہدایت پا لیتے؟

ج ۔ ایسا ہونا ناممکن تھا کیونکہ اگر مجھے کسی پہاڑ پر اتارا جاتا تو اول تو وہ پہاڑ جلالِ الٰہی سے پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا اور تباہی پھیلتی[۶۴] اگر بفرضِ محال وہ پہاڑ سلامت رہتا تو پھر میرے احکام کی عملی تشریح و تعبیر میں قطعیت پیدا نہ ہو سکتی جس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ میں عملاً کتابِ ہدایت کا کام نہ دے سکتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے نزول اور آپؐ پر میری عملی تشریح و تعبیر کی ذمہ داری عائد ہونے کا اصل مقصد اُمتِ مسلمہ میں فکری اور عملی ہم آہنگی پیدا کرنا ہے[۶۵]

س ۔ آپ کی زبان کون سی ہے؟

ج ۔ میں فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہوں[۶۶]

س ۔ آپ کو عربی زبان میں کیوں اُتارا گیا؟

ج ۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر کتاب اُس زبان میں نازل ہوتی ہے جو خود رسول اور اُس کی

---

۶۱ ؎ الفرقان ۳۲، النحل ۱۰۱، ۱۰۲، بنی اسرائیل ۱۰۶

۶۲ ؎ القیامہ ۱ تا ۱۹، الفرقان ۳۲ ۔

۶۳ ؎ الانعام ۹۲، الشوریٰ ۷، البلد ۱، ۲ ۔

۶۴ ؎ الحشر ۲۱ ۔

۶۵ ؎ النحل ۴۴، ۶۴، الاحزاب ۲۱، آلِ عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲ ۔

۶۶ ؎ یوسف ۲، الرعد ۳۷، النحل ۱۰۳، الشعراء ۱۹۵، الاحقاف ۱۲ ۔

قوم کی زبان ہوتی ہے تاکہ لوگ اُسے سمجھ سکیں۔ مجھے جس رسُول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اُتارا گیا اُن کی اور اُن کی قوم کی زبان چونکہ عربی تھی لہٰذا مجھے بھی عربی زبان میں بھیجا گیا[67]

س ۔ آپ کے مخاطَب کون لوگ ہیں ؟

ج ۔ میرے اوّلین مخاطَب میرے حامل رسُول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں[68]۔ اس کے بعد آپؐ کی قوم ۔۔ قومِ عرب میری مخاطَب ہے[69]۔ پھر اس کے بعد قیامت تک ہر دَور اور ہر علاقے کے تمام انسان میرے مخاطَب ہیں[70]۔ ان میں مُشرکین[71]، مجوسی[72]، صابی[73] اور اہلِ کتاب[74] یعنی یہود[75] و نصاریٰ[76] شامل ہیں۔

س ۔ تو کیا آپ ایک عالمگیر کتاب ہیں ؟

ج ۔ جی ہاں، میری ہدایت پُوری انسانیت کے لیے ہے[77]۔

س ۔ آپ کا موضوع کیا ہے ؟

ج ۔ میرا موضوع انسان ہے[78]

---

[67] ابراہیم ۴، مریم ۹۷، الدخان ۵۸، الاحقاف ۱۲، النحل ۱۰۳۔

[68] النحل ۴۴، یُونس ۱۰۹، الاحزاب ۲، النساء ۱۰۵، المائدہ ۴۸۔

[69] الزخرف ۴۴، آلِ عمران ۲۰، یُوسف ۲، الزمر ۲۸، الجمعہ ۲۔

[70] یُوسف ۱۰۴، الفرقان ۱، صٓ ۸۷، القلم ۵۲، التکویر ۲۷۔

[71] الانعام ۱۰۶، التوبہ ۲۳، البقرہ ۱۰۵، البیّنہ ۱۔

[72] الحج ۱۷۔ [73] البقرہ ۶۲، المائدہ ۶۹، الحج ۱۷۔

[74] آلِ عمران ۶۴، ۷۱، ۹۹، النساء ۴۷، المائدہ ۱۵۔

[75] البقرہ ۶۲، المائدہ ۶۹، الحج ۱۷، الجمعہ ۶

[76] البقرہ ۶۲، المائدہ ۱۸، ۶۹، التوبہ ۳۰، الحج ۱۷۔

[77] یوسف ۱۰۴، الفرقان ۱، صٓ ۸۷، القلم ۵۲، التکویر ۲۷۔

[78] الانفطار ۶، الانشقاق ۶، العصر ۲، الدہر ۱، یٰسٓ ۷۷۔

س - آپ کی غرض وغایت کیا ہے ؟

ج - انسان کو گمراہی سے بچانا اور ہدایت وفلاح سے ہمکنار کرنا۔[79]

س - کیا آپ کی کسی بات میں شک کیا جا سکتا ہے ؟

ج - میری کسی بات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ میری ہر بات سچی، یقینی اور اٹل ہوتی ہے۔[80]

س - آپ کی حقانیت کے دلائل کیا ہیں ؟

ج - میری حقانیت کے چند دلائل یہ ہیں :

۱- میری ہر بات حقیقت پر مبنی ہے[81]

۲- میری باتوں میں تضاد نہیں[82]

۳- میری مثل کوئی کلام نہیں[83]

۴- مجھ میں ذرہ برابر کمی بیشی نہیں کی جا سکتی[84]

س - کیا آپ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کوئی کتاب بھیجی ہے ؟

ج - جی ہاں، مجھ سے پہلے اللہ رب العلمین نے کئی کتابیں نازل فرمائیں[85] جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات[86]، حضرت داود علیہ السلام پر زبور[87] اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری[88]

---

[79] الاسرا تا ۴، ابراہیم ۱، الحدید ۹، الطلاق ۱۱، البقرہ ۲۵۷۔

[80] الحاقہ ۵۱، الواقعہ ۹۵، آل عمران ۶۰، الاحزاب ۴۔

[81] الانعام ۵، یونس ۱۰۸، البقرہ ۹۱، المائدہ ۴۸، الرعد ۱۔ [82] النساء ۸۲۔

[83] البقرہ ۲۳، یونس ۳۸، ہود ۱۳۔

[84] حم سجدہ ۴۱، ۴۲، الحجر ۹۔

[85] البقرہ ۲۸۵، آل عمران ۸۴، النساء ۱۳۶، التحریم ۱۲، فاطر ۲۵۔

[86] الانعام ۹۱، ۱۵۵، ہود ۱۱۰، بنی اسرائیل ۲، المومنون ۴۹، الفرقان ۳۵۔

[87] النساء ۱۶۳، بنی اسرائیل ۵۵۔

[88] آل عمران ۳، المائدہ ۴۶، الاعراف ۱۵۷، التوبہ ۱۱۱، الحدید ۲۷۔

گئی۔ اس کے علاوہ کئی پیغمبروں پر صحیفے (چھوٹی کتابیں) بھی اُتارے گئے۔[۸۹]

س ۔ کیا آپ پر ایمان لانا ضروری ہے؟

ج ۔ جی ہاں، مجھ پر کامل ایمان لانا ضروری ہے۔[۹۰] میرے کسی ایک حصّے کا انکار کرنا میرے کُل کا انکار کرنا ہے۔[۹۱]

س ۔ کیا آپ کی آمد کے بارے میں پہلے سے کوئی پیشگوئی موجود تھی؟

ج ۔ جی ہاں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ایک دُعا میں میری جانب واضح اشارہ کیا تھا۔[۹۲]

س ۔ کیا آپ کے بعد بھی کوئی آسمانی کتاب آئے گی؟

ج ۔ جی نہیں، میرے بعد اب کوئی کتاب نازل نہیں ہو گی۔ مجھے آخری نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اُتارا گیا ہے اس لیے میں آخری آسمانی کتاب ہُوں۔[۹۳]

س ۔ آپ کے ہمیشہ محفوظ رہنے کا کیا ثبوت ہے؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک میری حفاظت کا خود ذمّہ لے رکھا ہے۔[۹۴] میں ہر دَور میں زندہ انسانوں کے سینوں میں محفوظ رہتا ہُوں۔[۹۵] ویسے میں ہر زمانے میں زبانی اور تحریری دونوں شکلوں میں موجود رہتا ہوں۔[۹۶]

س ۔ کیا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو آپ میں کمی بیشی کرنے کا اختیار تھا؟

---

۸۹ الاعلیٰ ۱۸۔۱۹، طٰہٰ ۱۳۳، النجم ۳۶۔

۹۰ البقرہ ۱۲۱، ۹۱، النساء ۴۰، التغابن ۸

۹۱ آل عمران ۱۰۹، البقرہ ۸۵، ۲۰۸، التوبہ ۸۶۔

۹۲ البقرہ ۱۲۹۔ آلِ عمران ۱۶۴۔

۹۳ الاحزاب ۴۰۔

۹۴ الحجر ۹۔

۹۵ العنکبوت ۴۹۔

۹۶ القیامہ، الانعام ...، الاعراف ۱۲، ص ۸۷، النحل ۴۴

ج ۔ ہرگز نہیں[97]

س ۔ کیا آپ پوری انسانی زندگی کے لیے ہدایت ہیں ؟

ج ۔ جی ہاں[98]

س ۔ آپ کی دعوت کیا ہے ؟

ج ۔ میری دعوت یہ ہے کہ انسان اپنے خالق کے پسندیدہ اور مقرر کردہ دین اسلام کو قبول کرے[99] اپنے رب کے احکام کی اطاعت کرے[100] ہر معاملے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے[101] اور آخرت میں سُرخرو ہونے کے لیے ایمان اور عملِ صالح اختیار کرے[102]

س ۔ کیا آپ نے انسانی مسائل کی تمام جزئیات بھی بیان کر دی ہیں ؟

ج ۔ جی نہیں، مَیں نے انسانی زندگی کے صرف اصُول و مبادی کو تفصیلی طور پر بیان کیا ہے[103] جزئیات کی تفصیل اور عملی تشریحات کا سارا کام میرے حامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری تھی[104]

س ۔ آپ ایک مشکل کتاب ہیں یا آسان ؟

ج ۔ ہدایت و رہنمائی کے معاملے میں مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان اور سازگار بنایا ہے[105]

---

[97] یونس ۱۵، الحاقہ ۴۴ تا ۴۷ ۔ [98] البقرہ ۲۰۸، آلِ عمران ۱۹، ۸۵، بنی اسرائیل ۹، الذاریات ۵۶ ۔

[99] آلِ عمران ۱۹، ۲۰، ۸۵، المائدہ ۳، الانعام ۱۲۵، الحج ۳۴، البقرہ ۲۰۸ ۔

[100] آلِ عمران ۱۳۲، النساء ۵۹، المائدہ ۹۲، الانفال ۴۶، التغابن ۱۲ ۔

[101] آلِ عمران ۳۱، الاعراف ۱۵۸، النساء ۵۹، الانفال ۴۶، محمد ۳۳ ۔

[102] البقرہ ۶۲، ۸۲، المائدہ ۶۹، ہود ۲۳، ابراہیم ۲۳، العصر ۳ ۔

[103] الانعام ۱۱۵، ہود ۱، النحل ۴۴ ۔

[104] النحل ۴۴، ۶۴، آلِ عمران ۱۳۲، النساء ۵۹، الاحزاب ۲۱ ۔

[105] القمر ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰، مریم ۹۷، الدخان ۵۸ ۔

مگر جہاں تک میرے علوم و معارف کا تعلق ہے اس کے لیے بڑے غور و تدبر کی ضرورت ہے[۱۰۶]

س۔ آپ کا اندازِ بیان کیسا ہے؟

ج۔ میرا اندازِ بیان نہایت واضح[۱۰۷]، فطری اور دل نشین[۱۰۸] ہے۔ اس میں کسی قسم کا الجھاؤ یا ابہام نہیں ہوتا[۱۰۹]۔ میں ایک ہی بات کو ذہن نشین کرانے کے لیے اسے مختلف پیرائے اور اسلوب میں بیان کرتا ہوں تاکہ اس کے سمجھنے میں کسی قسم کی دِقّت باقی نہ رہے[۱۱۰]۔

س۔ آپ کا طریقِ استدلال کیا ہے؟

ج۔ میرا استدلال بالکل فطری ہوتا ہے جس کی بنیاد مخاطب کے اقرار و اعتراف پر ہوتی ہے[۱۱۱]۔ اس کے علاوہ میں انسان کو اس کے اپنے اندر اور باہر کی کائنات اور اس کے حوادث میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہوں تاکہ وہ انفس و آفاق کے حقائق کو سمجھے اور اُن کے تقاضوں کے مطابق صحیح طرزِ عمل اختیار کرے[۱۱۲]۔

س۔ آپ کی ترتیب کیسی ہے؟

ج۔ میں بہت سی سورتوں کا مجموعہ ہوں[۱۱۳]

س۔ آپ کی آیتیں کتنی قسم کی ہیں؟

ج۔ میری آیتیں دو قسم کی ہیں، محکم اور متشابہ[۱۱۴]

---

[۱۰۶] النساء ۸۲، محمد ۲۴، صٓ ۲۹۔ [۱۰۷] المائدہ ۱۵، یوسف ۱، الحجر ۱، النحل ۱۰۳، الشعراء ۲۔

[۱۰۸] المائدہ ۹۲، ۹۹، ابراہیم ۵۲، النحل ۳۵، ۸۲، النور ۵۴، العنکبوت ۱۸۔

[۱۰۹] الکہف ۱، الزُّمر ۲۸۔

[۱۱۰] بنی اسرائیل ۴۱، ۸۹، الکہف ۵۴، طٰہٰ ۱۱۳، الاحقاف ۲۷، الفرقان ۵۰۔

[۱۱۱] یُونس ۳۱، المومنون ۸۵، ۸۷، ۸۹۔

[۱۱۲] حٰمٓ سجدہ ۵۳، ۵۴، الذاریات ۲۰ تا ۲۳، البقرہ ۱۶۴، آل عمران ۱۹۰، ۱۹۱، الاعراف ۱۹۱۔

[۱۱۳] ہُود ۱۳، البقرہ ۲۳، التوبہ ۶۴، ۸۶، ۱۲۴، ۱۲۷، یُونس ۳۸، النُّور ۱۔

[۱۱۴] آل عمران ۷

س ۔ کیا تسمیہ بھی آپ کی آیت ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، بسم اللہ الرحمن الرحیم میری ایک آیت ہے[۱]

س ۔ کیا آپ نے کچھ آیتوں کو بار بار دہرایا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے چند آیات کو کئی بار دہرایا ہے۔ جیسے :

۱۔ آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ[۲] (تم اپنے رب کے کن کن عجائبِ قدرت کو جھٹلاؤ گے!) کو ۳۱ بار۔

۲۔ آیت وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ[۳] (ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟) کو چار بار۔

۳۔ آیت وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ[۴] (تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے!) کو دس بار۔

س ۔ اپنی چند جامع آیات ارشاد فرمایئے ؟

ج ۔ غور سے سُنیئے، آیت ۱ : وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ[۵] (اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے، اللہ سے ڈرتا رہے اور پرہیزگاری اختیار کرے تو ایسے لوگ بامراد ہوں گے۔)

آیت ۲ : اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ[۶] (اللہ عدل، بھلائی

---

[۱] النمل ۳۰۔

[۲] الرحمٰن ۱۳۔

[۳] القمر ۱۷۔

[۴] المرسلات ۱۵۔

[۵] النور ۵۲۔

[۶] النحل ۹۰۔

اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور برائی، بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔)

آیت ۲۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ [۱۲۱] (اے ایمان والو! صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو، مقابلے کے لیے تیار رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو۔)

س ۔ کیا آپ نے کچھ ایسے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں جو الگ الگ حروف کی شکل میں پڑھے جاتے ہیں؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے ایسے ۱۴ الفاظ استعمال کیے ہیں جو حروفِ مُقطّعات کہلاتے ہیں اور یہ سُورتوں کے آغاز میں آتے ہیں۔ اِن کی تفصیل یہ ہے:

الٓمٓ [۱۲۲]، الٓمٓصٓ [۱۲۳]، الٓرٰ [۱۲۴]، طٰہٰ [۱۲۵]، طٰسٓ [۱۲۶]، طٰسٓمٓ [۱۲۷]، حٰمٓ [۱۲۸]، حٰمٓ عٓسٓقٓ [۱۲۹]، قٓ [۱۳۰]، نٓ [۱۳۱]، صٓ [۱۳۲]، یٰسٓ [۱۳۳] اور کٓھٰیٰعٓصٓ [۱۳۴]۔

---

[۱۲۱] آلِ عمران ۲۰۰۔

[۱۲۲] البقرہ ۱، آلِ عمران ۱، العنکبوت ۱، الروم ۱، لقمان ۱، السجدہ ۱۔

[۱۲۳] الاعراف ۱۔ [۱۲۴] یُونس ۱، ہُود ۱، یُوسف ۱، ابراہیم ۱، الرعد ۱، الحجر ۱۔

[۱۲۵] طٰہٰ ۱۔ [۱۲۶] النمل ۱۔ [۱۲۷] الشعراء ۱، القصص ۱۔

[۱۲۸] المومن ۱، حٰمٓ سجدہ ۱، الزخرف ۱، الدخان ۱، الجاثیہ ۱، الاحقاف ۱۔

[۱۲۹] الشوریٰ ۱، ۲۔

[۱۳۰] قٓ ۱۔

[۱۳۱] القلم ۱۔

[۱۳۲] صٓ ۱۔

[۱۳۳] یٰسٓ ۱۔

[۱۳۴] مریم ۱۔

س ۔ کیا آپ کی تلاوت کے دوران میں سجدہ کرنا ضروری ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، میرے ۱۴ مقامات ایسے ہیں جہاں تلاوت کرتے وقت سجدہ کرنا واجب ہے[۱۳۵]۔

س ۔ کیا آپ نے اپنے کلام میں قسم بھی کھائی ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مثلاً وَالْعَصْرِ[۱۳۶] (زمانے کی قسم!)، وَالشَّمْسِ[۱۳۷] (سورج کی قسم!)، اور وَالَّیْلِ[۱۳۸] (رات کی قسم!) وغیرہ ۔

س ۔ کیا آپ نے کوئی تشبیہ استعمال کی ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، اپنی بات کی وضاحت کے لیے میں نے تشبیہات سے بھی کام لیا ہے ۔ میری ایک تشبیہ ملاحظہ ہو :

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝[۱۳۹]

(جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں، وہ اس مکڑی کی طرح ہیں جس نے گھر بنایا حقیقت یہ ہے کہ سب گھروں میں کمزور ترین گھر مکڑی کا ہوتا ہے کاش یہ لوگ جانتے ہوتے!) ۔

اس مثال میں مشرکین کے کارسازوں کو مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ گویا جس طرح مکڑی کا جالا کمزور ہوتا ہے اس طرح سے ان لوگوں کے کارساز کمزور اور بے وقعت ہیں ۔

س ۔ کیا آپ نے کوئی استعارہ بھی بیان کیا ہے ؟

---

[۱۳۵] بنی اسرائیل ۱۰۷، مریم ۵۸، السجدہ ۱۵، الاعراف ۲۰۶، الرعد ۱۵ ۔

[۱۳۶] العصر ۱ ۔

[۱۳۷] الشمس ۱ ۔

[۱۳۸] اللیل ۱ ۔

[۱۳۹] العنکبوت ۴۱ ۔

ج - جی ہاں، میں نے بہت سے استعارات بیان کیے ہیں۔ مثلاً:

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۙ[۱۴۰]

(یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں اور اندھے ہیں۔ اب یہ واپس نہیں آئیں گے۔)

اس مثال میں استعارے کے طور پر اُن لوگوں کو بہرے، گونگے اور اندھے کہا گیا ہے جو حق کو نہ سُن کر دیتے، نہ کہتے اور نہ دیکھتے تھے۔

س - کیا آپ نے کوئی پیشگوئی بھی کی ہے؟

ج - جی ہاں، میں نے چند پیش گوئیاں بھی کیں جو سب کی سب برحق ثابت ہوئی ہیں۔[۱۴۱] میری ایک پیشگوئی ملاحظہ ہو:

وَاِنْ كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝[۱۴۲]

(اور اِن لوگوں نے اس میں بھی کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی تھی کہ آپ کو اِس سرزمین سے عاجز کرکے نکال باہر کریں۔ لیکن اگر یہ ایسا کریں گے تو پھر آپ کے بعد یہ خود بھی کچھ زیادہ دیر نہیں رہ سکیں گے۔)

جب کفارِ مکہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو خود اُن کو بہت جلد دُنیا چھوڑنی پڑی۔

س - کیا آپ علم کی فضیلت کو تسلیم کرتے ہیں؟

ج - جی ہاں، میرے نزدیک علم کی فضیلت مُسلّم ہے۔[۱۴۳]

س - آپ کی تلاوت کے آداب کیا ہیں؟

---

۱۴۰ البقرہ ۱۸۔

۱۴۱ بنی اسرائیل ۷۶، المائدہ ۶۷، البقرہ ۲۳، ۲۴، آلِ عمران ۱۲، ۱۵۱، القمر ۴۵۔

۱۴۲ بنی اسرائیل ۷۶۔

۱۴۳ الزمر ۹، الرعد ۱۶، المجادلہ ۱۱، النحل ۵ ۷، فاطر ۲۸۔

ج ۔ میری تلاوت کے چند ضروری آداب یہ ہیں :

۱۔ پاک صاف ہونا[۱۴۴]

۲۔ پہلے تعوّذ پڑھنا[۱۴۵]

۳۔ پھر تسمیہ پڑھنا[۱۴۶]

۴۔ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا[۱۴۷]

۵۔ تلاوت میں جلد بازی نہ کرنا[۱۴۸]

۶۔ خشُوع و خضُوع سے تلاوت کرنا[۱۴۹]

۷۔ غور و تدبّر کرنا[۱۵۰]

۸۔ میری تلاوت کو پُوری توجہ اور خاموشی سے سُننا[۱۵۱]

۹۔ آیاتِ سجدہ پر سجدہ کرنا[۱۵۲]

س ۔ آپ کے فضائل کیا ہیں ؟

ج ۔ میرے بہت سے فضائل میں سے چند ایک یہ ہیں :

۱۔ مَیں اللہ کا کلام ہُوں[۱۵۳]

---

[۱۴۴] الواقعہ ۷۹۔ [۱۴۵] النحل ۹۸۔

[۱۴۶] العلق ۱۔

[۱۴۷] المزمل ۴۔

[۱۴۸] القیامہ ۱۶ ، طٰہٰ ۱۱۴۔

[۱۴۹] بنی اسرائیل ۱۰۹۔

[۱۵۰] النساء ۸۲ ، صٓ ۲۹۔

[۱۵۱] الاعراف ۲۰۴۔

[۱۵۲] مریم ۵۸ ، بنی اسرائیل ۱۰۷ ، السجدہ ۱۵۔

[۱۵۳] التوبہ ۶ ، الفتح ۱۵ ، یُونس ۳۷۔

۲ - میری مثل کوئی کلام نہیں، مَیں بہترین کلام ہوں۔[۱۵۴]

۳ - میرا کام لوگوں کو گمراہی کے اندھیرے سے نکالنا اور انہیں ہدایت کی روشنی کی طرف لانا ہے۔[۱۵۵]

۴ - مَیں دلوں کو حوصلہ بخشتا ہوں اور ذہن و فکر کو استحکام عطا کرتا ہوں۔[۱۵۶]

۵ - مَیں انسان کی تمام رُوحانی بیماریوں کے لیے پیامِ شفا ہوں۔[۱۵۷]

۶ - مَیں اہلِ ایمان کے لیے خوش خبری ہوں۔[۱۵۸]

۷ - میری تاثیر مُسلّم ہے۔[۱۵۹]

۸ - میری تلاوت ایک بہت بڑی عبادت ہے۔[۱۶۰]

س - آپ کے مُخالفین نے آپ پر کیا اِعتراضات کیے تھے؟

ج - میرے بارے میں مُخالفین نے جو اعتراضات کیے ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱ - مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی من گھڑت چیز ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمایا۔[۱۶۱]

۲ - اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مَیں اللہ کی جانب سے نازل شدہ ہوں تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے ایک ہی بار کیوں نہیں اُتارا گیا، تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں اُتارا گیا ہوں۔[۱۶۲]

۳ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عجمی شخص (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کی مدد سے مجھے مُرتب کیا ہے۔[۱۶۳]

---

۱۵۴ - بنی اسرائیل ۸۸، یُونس ۳۸، البقرہ ۲۳، ۲۴، ہُود ۱۳، ۱۴۔

۱۵۵ - ابراہیم ۱، بنی اسرائیل ۹۔ ۱۵۶ - النحل ۱۰۲۔

۱۵۷ - یُونس ۵۷، بنی اسرائیل ۸۲، حٰمٓ سجدہ ۴۴۔ ۱۵۸ - البقرہ ۹۷، النحل ۸۹، ۱۰۲، النمل ۲، الاحقاف ۱۲۔

۱۵۹ - الزمر ۲۳، بنی اسرائیل ۱۰۷، ۱۰۹، الحشر ۲۱۔

۱۶۰ - فاطر ۲۹، البقرہ ۱۲۱، الاحزاب ۳۴۔

۱۶۱ - یُونس ۳۸، ہُود ۱۳، الانبیاء ۵، الفرقان ۴، السجدہ ۳

۱۶۲ - الفرقان ۳۲، بنی اسرائیل ۱۰۶، التوبہ ۸۶، ۱۲۴، ۱۲۷، محمد ۲۰۔ ۱۶۳ - النحل ۱۰۳، الفرقان ۴۔

۴۔ مجھے ان دو بڑے آدمیوں میں سے کسی ایک پر نازل ہونا چاہیے تھا جو عرب کے دو مشہور شہروں — مکّہ اور طائف کے سردار تھے[۱۶۴]

۵۔ میرے بجائے کوئی (نرم قسم کا) دوسرا قرآن اُترنا چاہیے تھا جو اُن کے لیے قابلِ قبول ہوتا۔[۱۶۵]

۶۔ مجھے اُن کے حسبِ منشا بدل ڈالا جائے۔[۱۶۶]

۷۔ مجھے 'شعر و شاعری' کہا گیا[۱۶۷]

۸۔ مجھ کو پہلے لوگوں کی بے سر و پا داستانیں قرار دیا[۱۶۸]

۹۔ مجھے پراگندہ خواب و خیال کی باتیں کہا گیا[۱۶۹]

۱۰۔ مجھ کو جادُو قرار دیا[۱۷۰]

س ۔ آپ کی مخالفت کیوں کی گئی؟

ج ۔ مختلف لوگوں کی طرف سے میری مخالفت کی گئی۔ اِس مخالفت کے کئی اسباب تھے۔ مثلاً:

۱۔ نفسانی خواہشات کی پیروی[۱۷۱]

۲۔ تنگ دستی اور بدحالی کا خطرہ[۱۷۲]

---

[۱۶۴] الزخرف ۳۱۔

[۱۶۵] یُونس ۱۵۔

[۱۶۶] یُونس ۱۵۔

[۱۶۷] یٰسٓ ۶۹، الانبیاء ۵، الحاقّۃ ۴۱، الطور ۳۰۔

[۱۶۸] الانعام ۲۵، الانفال ۳۱، النحل ۲۴، الفرقان ۵، المطففین ۱۳۔

[۱۶۹] الانبیاء ۵۔

[۱۷۰] سبا ۴۳، الزخرف ۳۰، الانبیاء ۳، الاحقاف ۷، المدثر ۲۴۔

[۱۷۱] القمر ۳۔ [۱۷۲] القصص ۵۷۔

۳ - ظلم و زیادتی کی عادتِ بد۔[۱۷۳]
۴ - باپ دادا کی اندھی تقلید۔[۱۷۴]
۵ - باہمی تعصّب اور دَھڑے بندی[۱۷۵]
۶ - مجرِمانہ ذہنیت۔[۱۷۶]
۷ - ضِد اور ہَٹ دھرمی۔[۱۷۷]

---

۱۷۳ العنکبوت ۴۹ -
۱۷۴ البقرہ ۱۷۰ ، المائدہ ۱۰۴ -
۱۷۵ ص ۲۰۱ ، الفتح ۲۶۔
۱۷۶ المطففین ۱۲ -
۱۷۷ البقرہ ۸۹ ، ۹۰ ، العنکبوت ۴۷۔

باب ۲

تصوّرِ کائنات

س - اِس دُنیا کے بارے میں آپ کا کیا تصوّر ہے ؟

ج - یہ دُنیا انسان کے لیے امتحان گاہ ہے[1] یہ ایک عارضی اور فانی مقام ہے - اس کے بعد قیامت برپا ہوگی اور ایک دوسرا مستقل اور لافانی جہان موجود ہوگا[2] - یہ دنیا ایک کھیل تماشا ہے[3] ، دھوکے کی ٹٹی ہے[4] - زیب وزینت اور باہمی اظہارِ فخر کا نام ہے[5] - آخرت کے مقابلے میں یہ بہت محدود اور مختصر ہے[6]

س - آپ کے نزدیک انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے ؟

ج - میرے نزدیک انسانی زندگی کا مقصد اللہ کی کامل اِطاعت اور بندگی ہے[7]

س - اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کتنے عرصے میں بنائی ؟

ج - چھ دنوں میں بغیر تھکے[8]

---

[1] الملک ۲ ، ہود ۷ ، المائدہ ۴۸ ، الانعام ۱۶۵ ، الکہف ۷ -

[2] یونس ۲۴ ، الکہف ۴۵ -

[3] الانعام ۳۲ ، العنکبوت ۶۴ ، محمد ۳۶ ، الحدید ۲۰ -

[4] آلِ عمران ۱۸۵ ، الانعام ۷۰ ، ۱۳۰ ، الاعراف ۵۱ ، لقمان ۳۳ ، فاطر ۵ -

[5] الحدید ۲۰ -

[6] النساء ۷۷ ، التوبہ ۳۸ ، الرعد ۲۶ ، یونس ۲۴ -

[7] الذاریات ۵۶ ، البقرہ ۲۱ ، یونس ۳ ، النحل ۳۶ ، الانبیاء ۲۵ -

[8] الاعراف ۵۴ ، یونس ۳ ، ہود ۷ ، الفرقان ۵۹ ، قٓ ۳۸ -

س ۔ کیا کائنات کی ہر چیز زوج زوج پیدا کی گئی ہے؟

ج ۔ جی ہاں [۹]

---

[۹] الذاریات ۴۹، الزمر ۶، یٰسٓ ۳۶، الرعد ۳، الزخرف ۱۲۔

باب ۳

فِطرتِ انسانی

س ۔ کیا انسان اَشرفُ المخلوقات ہے ؟

ج ۔ جی ہاں[1]

س ۔ کیا انسان ایک ذمہ دار مخلوق ہے ؟

ج ۔ جی ہاں[2]

س ۔ انسانی فطرت کے خصائص کیا ہیں ؟

ج ۔ انسانی فطرت کے چند اَہم خصائص یہ ہیں :

۱۔ انسان کی ابتدائی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے[3] بعد میں اُسے نُطفے سے پیدا کیا گیا ہے[4]

۲۔ اس کی فطرت میں نیکی اور بدی دونوں کا شعور موجود ہے[5]

۳۔ اس میں ہدایت رکھی گئی ہے[6]

۴۔ اسے محنت کرنے اور مُشقّت اُٹھانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے[7]

۵ ۔ وہ عام طور پر جلد باز[8]، ناشُکرا[9]، تنگ دل و کم ظرف[10]، نادان[11]، ظلم و زیادتی کرنے

---

[1] بنی اسرائیل ۷۰، التین ۴، البقرہ ۳۴ ۔ [2] القیامہ ۳۴، بنی اسرائیل ۳۶، الاعراف ۶ ۔

[3] الحجر ۲۶، السجدہ ۷، الرحمٰن ۱۴ ۔ [4] النحل ۴، السجدہ ۸، الدہر ۲، الطارق ۵ تا ۷ ۔

[5] الشمس ۸، البلد ۱۰ ۔

[6] طٰہٰ ۵۰، الدہر ۳، الاعلیٰ ۳، البلد ۱۰، الشمس ۸ ۔

[7] البلد ۴ ۔ [8] بنی اسرائیل ۱۱، الانبیاء ۳۷ ۔

[9] ابراہیم ۳۴، بنی اسرائیل ۶۷، الحج ۶۶، الشوریٰ ۴۸، الزخرف ۱۵ ۔

[10] بنی اسرائیل ۱۰۰ ۔ [11] الاحزاب ۷۲ ۔

والا[۱۲]، جھگڑالو[۱۳]، بخیل[۱۴]، حریص[۱۵] اور دولت پسند[۱۶] واقع ہوا ہے۔

۶۔خوشحالی میں انسان اِترانے اور فخر کرنے لگتا ہے[۱۷] اور تنگدستی و بدحالی میں بے صبری اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے[۱۸]

۷۔اس میں بیوی بچوں کے لیے قدرتی خواہش موجود ہے[۱۹]

۸۔انسان پر کوئی مصیبت آتے تو اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگتا ہے[۲۰]

س۔کیا انسانی فطرت سے اوّل روز اللہ تعالیٰ نے اپنی رُبوبیّت کا اقرار لیا تھا؟

ج۔جی ہاں، ہر انسان کی رُوح نے پہلے دن اللہ کو اپنا رب تسلیم کیا تھا[۲۱]

س۔نفس انسانی کی بڑی بڑی خواہشیں کیا ہیں؟

ج۔چند مرغوباتِ نفس یہ ہیں:

۱۔جنس[۲۲]

۲۔اَولاد[۲۳]

---

۱۲ ابراہیم ۳۴، الاحزاب ۷۲۔

۱۳ الکہف ۵۴، یٰسٓ ۷۷۔

۱۴ المعارج ۲۱، النساء ۱۲۸۔

۱۵ المعارج ۱۹، النساء ۱۲۸۔

۱۶ العادیات ۸، الفجر ۲۰، آلِ عمران ۱۵۲، النساء ۱۲۸۔

۱۷ الشوریٰ ۴۸، ہُود ۱۰، الروم ۳۶۔

۱۸ المعارج ۲۰، ہُود ۹، حٰمٓ سجدہ ۴۹، بنی اسرائیل ۸۳۔

۱۹ الفرقان ۷۴، الروم ۲۱، آلِ عمران ۳۸، ابراہیم ۳۹۔

۲۰ یُونس ۱۲، الزمر ۸، ۴۹۔

۲۱ الاعراف ۱۷۲۔

۲۲ و ۲۳ آلِ عمران ۱۴۔

۳۔ مال و دولت۔[۲۴]
۴۔ سواری[۲۵] (گھوڑے یا گاڑی وغیرہ)
۵۔ مویشی اور پالتو جانور۔[۲۶]
۶۔ زمین اور اس کی پیداوار۔[۲۷]
۷۔ مکان[۲۸]

س ۔ آپ کے نزدیک عقلِ انسانی کی کیا اہمیت ہے؟

ج ۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس عظیم نعمت سے نوازا ہے وہ عقل ہے۔ اس سے کام نہ لینا اللہ کی ناشکری ہے۔[۲۹] یں نے عقلِ انسانی کو کائنات میں غور و فکر کرنے اور اللہ کی قدرت و حکمت کا مشاہدہ کرنے کی دعوت دی ہے۔[۳۰] اللہ کی شریعت بھی عقل و حکمت کے عین مطابق ہے۔[۳۱] کسی کی اندھی تقلید کرنا اور خود عقل سے کام نہ لینا غلط ہے۔[۳۲] کسی معاملے میں بغیر علم و تحقیق کے محض وہم و گمان سے کام لینا صحیح نہیں۔[۳۳] ہر انسان سے اس کی عقل کے عدم استعمال یا غلط استعمال کے بارے میں مواخذہ ہوگا۔[۳۴]

س ۔ سب سے پہلا انسان کون تھا؟

ج ۔ آدم علیہ السلام۔ تمام انسان انہی کی اولاد ہیں۔[۳۵]

---

۲۴ تا ۲۷ آلِ عمران ۱۴۔ ۲۸ التوبہ ۲۴۔

۲۹ الملک ۲۳۔

۳۰ البقرہ ۱۶۴، الانعام ۹۵ تا ۹۹، الروم ۸، الجاثیہ ۲۲، التغابن ۳۔

۳۱ البقرہ ۱۷۹، ۱۸۴، ۲۸۲، الاعراف ۱۵۷۔

۳۲ البقرہ ۱۷۰، المائدہ ۱۰۴۔

۳۳ بنی اسرائیل ۳۶، النجم ۲۳، ۲۸۔

۳۴ بنی اسرائیل ۳۶۔

۳۵ آلِ عمران ۵۹، الاعراف ۲۰، الحجر ۲۸، بنی اسرائیل ۷۰، یٰسٓ ۶۰۔

س ۔ کیا ہر انسان مر جاتا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، ہر پیدا ہونے والا انسان مر جاتا ہے۔[۳۶]

س ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کتنی نعمتیں عطا کی ہیں ؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے حد و حساب نعمتوں سے نوازا ہے۔[۳۷]

---

[۳۶] آل عمران ۱۸۵، الانبیاء ۳۴، ۳۵، العنکبوت ۵۷، الزمر ۳۰۔

[۳۷] ابراہیم ۳۴، النحل ۱۸۔

باب ۲

عقائد و ایمانیات

س ۔ کن اُمور پر ایمان لانا ضروری ہے ؟

ج ۔ ہر مُسلمان کے لیے اللہ پر ، اس کے فرشتوں پر ، اُس کے نبیوں پر ، اُس کی کتابوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لانا لازمی ہے[1]

س ۔ آپ کے نزدیک انسان کی اُخروی فلاح کے لیئے کیا شرائط ہیں ؟

ج ۔ صرف ایک ہی شرط ، اور وہ ہے ایمان اور اس کے مطابق عمل کرنے کا عزم[2]

س ۔ کیا ایمان کے بغیر کوئی عمل مقبول ہے ؟

ج ۔ ہرگز نہیں ، ایمان کے بغیر کوئی عمل نہ صالح ہو سکتا ہے نہ ہی مقبُول[3]

س ۔ کیا عملِ صالح کے بغیر ایمان معتبر ہے ؟

ج ۔ جس ایمان کے نتیجے میں عملِ صالح یا اُس کے لیئے عزم پیدا نہ ہو وہ ایمان مُعتبر نہیں ہے[4]

س ۔ کیا ایمان گھٹتا بڑھتا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں ، ایمان کی کیفیت کم و بیش ہوتی رہتی ہے[5]

س ۔ کیا حالتِ نزع میں توبہ و ایمان مقبول ہیں ؟

---

[1] البقرہ ۱۳۶ ، ۱۷۷ ، ۲۸۵ ۔

[2] البقرہ ۶۲ ، ۱۱۲ ، المائدہ ۶۹ ، ہُود ۲۳ ، الکہف ۱۰۷ ، العصر ۳ ۔

[3] الکہف ۱۰۵ ، ۱۰۶ ، الاحزاب ۱۹ ، محمد ۹ ، ۳۲ ۔

[4] العنکبوت ۲ ، البقرہ ۱۳۰ ، العصر ۳ ، الرُّوم ۴۴ ۔

[5] آلِ عمران ۱۷۳ ، الانفال ۲ ، التوبہ ۱۲۴ ، الاحزاب ۲۲ ، المدثر ۳۱ ۔

ج - جی نہیں[6]

توحید

س - اللہ کون ہے ؟

ج - اللہ اُس ہستی کا ذاتی نام ہے[7] جس نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے[8] اللہ ایک ہے[9] وہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے[10] اور ہر خوبی و کمال سے مُتّصف ہے[11]۔ وہ زندہ ہے[12]، سُننے والا[13] اور دیکھنے والا ہے[14]، وہ صاحبِ ارادہ ہے[15]، وہی رزق دیتا ہے[16]، وہی ہدایت دیتا ہے[17]۔ وہ ہر چیز کا مالک[18] اور پروردگار ہے[19]۔ وہ حاکمِ مُطلق ہے[20]،

---

[6] النساء ۱۸ ، یُونس ۹۰ ، ۹۱ -

[7] طٰہٰ ۱۴ ، ۸ ، النمل ۹ ، القصص ۳۰ ،

[8] الانعام ۱۰۲ ، الزمر ۶۲ ، الرعد ۱۶ ، المؤمن ۶۲ ، طٰہٰ ۵۰ -

[9] البقرہ ۱۶۳ ، النساء ۱۷۱ ، یوسف ۳۹ ، الرعد ۱۶ ، ابراہیم ۴۸ -

[10] البقرہ ۳۲ ، الانعام ۱۰۰ ، آل عمران ۱۹۱ ، بنی اسرائیل ۴۳ ، الانبیاء ۸۷ -

[11] الانعام ۱ ، الاعراف ۱۸۰ ، بنی اسرائیل ۱۱۰ ، ۱۱۱ ، طٰہٰ ۸ -

[12] البقرہ ۲۵۵ ، آل عمران ۲ ، طٰہٰ ۱۱۱ ، الفرقان ۵۸ ، المومن ۶۵ -

[13] البقرہ ۱۲۷ ، ۲۴۴ ، آلِ عمران ۳۵ ، المائدہ ۷۶ ، الانعام ۱۱۵ ، الشوریٰ ۱۱ -

[14] البقرہ ۹۶ ، ۱۱۰ ، آلِ عمران ۱۵ ، المائدہ ۷۱ ، الانفال ۳۹ ، الملک ۱۹ -

[15] النحل ۴۰ ، یٰسٓ ۸۲ ، ابراہیم ۲۷ ، الحج ۱۸ ، القصص ۶۸ -

[16] الذاریات ۵۸ ، الجُمعہ ۱۱ ، المومنون ۷۲ ، الحج ۵۸ ، المائدہ ۱۱۴ -

[17] الفرقان ۳۱ ، الحج ۱۶ ، ۵۴ ، البقرہ ۱۴۲ ، ۲۷۲ ، الشوریٰ ۱۳ -

[18] البقرہ ۲۵۵ ، آلِ عمران ۱۲۹ ، ۱۸۰ ، النساء ۱۲۶ ، الانعام ۱۲ ، لقمان ۲۶ -

[19] الفاتحہ ۲ ، الانعام ۴۵ ، الاعراف ۵۴ ، یُونس ۱۰ ، المُطففین ۶ -

[20] یُوسف ۴۰ ، الکھف ۲۶ ، الاعراف ۵۴ ، یُونس ۳۱ ، السجدہ ۵ -

اقتدارِ اعلیٰ اُسی کا ہے[21] ۔ وہ قدرت والا ہے[22] ۔ وہ بے انتہا رحمت والا ہے[23] ۔ عبادت کے لائق وہی ہے[24] ۔ وہ حکیم[25] اور زبردست ہے[26] ۔ وہ امن و سلامتی دینے والا ہے[27] ، وہ حفاظت کرنے والا ہے[28] ، معاف کرنے والا[29] اور درگذر کرنے والا ہے[30] ۔ وہ باریک بیں[31] ہے ، حلیم[32] ہے ، عظیم[33] ہے ۔ وہ عدم سے وجود میں لانے والا ہے[34] ۔ وہ مصوّر ہے[35] ۔ بزرگ ہے[36] ۔ ستودہ صفات ہے[37] ۔ وہ ظاہر ہے[38] ، وہ باطن ہے[39] ۔ وہ غنی ہے[40] ، مہربان ہے[41] اور زندگا

---

[21] آلِ عمران ۲۶ ، البقرہ ۱۰۷ ، المائدہ ۱۷ ، الاعراف ۱۵۸ ، البروج ۹ ۔

[22] البقرہ ۲۰ ، آلِ عمران ۲۶ ، المائدہ ۱۷ ، الانعام ۱۷ ، الملک ۱ ۔

[23] الاعراف ۱۵۶ ، المومن ۷ ، الفاتحہ ۱ ، الحشر ۲۲ ، یوسف ۹۲ ۔

[24] البقرہ ۱۶۳ ، آلِ عمران ۲ ، النساء ۱۷۱ ، المائدہ ۷۳ ، الناس ۳ ۔

[25] البقرہ ۳۲ ، آلِ عمران ۶ ، النساء ۲۶ ، المائدہ ۳۸ ، التحریم ۲ ۔

[26] البقرہ ۲۶۰ ، آلِ عمران ۶ ، المائدہ ۳۸ ، الانفال ۱۰ ، الجمعہ ۳ ۔

[27] الحشر ۲۳ ۔ [28] یوسف ۶۴ ، ہود ۵۷ ، سبا ۲۱ ۔

[29] البقرہ ۱۷۳ ، آلِ عمران ۳۱ ، النساء ۲۵ ، الانعام ۱۶۵ ، البروج ۱۴

[30] الحج ۶۰ ، المجادلہ ۲ ، النساء ۴۳ ، ۹۹ ، ۱۴۹ ، الشوریٰ ۲۵ ، ۳۰ ۔

[31] لقمان ۱۶ ، الملک ۱۴ ، الاحزاب ۳۴ ، الانعام ۱۰۳ ، الحج ۶۳ ۔

[32] البقرہ ۲۲۵ ، ۲۳۵ ، ۲۶۳ ، آلِ عمران ۱۵۵ ، النساء ۱۲ ، المائدہ ۱۰۱ ، التغابن ۱۷ ۔

[33] البقرہ ۲۵۵ ، الشوریٰ ۴ ، الواقعہ ۷۴ ، ۹۶ ، الحاقہ ۳۳ ، ۵۲ ۔ [34] البقرہ ۱۱۷ ، ۵۴ ، الانعام ۱۰۱ ، الحشر ۲۴ ۔

[35] الحشر ۲۴ ، المومن ۶۴ ، التغابن ۳ ، آلِ عمران ۶ ، الاعراف ۱۱ ۔

[36] ہود ۷۳ ۔ [37] البقرہ ۲۶۷ ، ہود ۷۳ ، ابراہیم ۱ ، التغابن ۶ ، البروج ۸ ۔

[38] الحدید ۳ ۔ [39] الحدید ۳ ۔

[40] البقرہ ۲۶۳ ، ۲۶۷ ، آلِ عمران ۹۷ ، الانعام ۱۳۳ ، الممتحنہ ۶ ، التغابن ۶ ۔

[41] الفاتحہ ۳ ، البقرہ ۱۶۳ ، طٰہٰ ۹۰ ، النمل ۳۰ ، حٰم سجدہ ۲ ۔

ہے[41] وہ نور ہے[42]، جبّار اور قہار ہے[43]۔ وہ ہر شئے پر محیط ہے[44]، وہ حساب لینے والا ہے[45]۔ وہ قریب ہے[46]، محبت کرنے والا ہے[47]، بلند مرتبہ ہے[48]۔ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے[49]۔ وہ صاحبِ جلال و جبروت ہے[50]۔ اس کائنات کو وہی چلا رہا ہے[51]۔ وہ نہ ہو تو یہ کائنات دَرہم برہم ہو جاتے[52]۔ خیر و شر اور نفع و نقصان اُسی کے ہاتھ میں ہے[53]۔ وہ ہر جگہ موجود ہے[54]، وہ زمین و آسمان کی ہر چھپی اور ظاہر چیز کو جانتا ہے[55]۔ وہ ہر حرکت سے باخبر ہے[56]۔ ہر کوئی اُس کا محتاج ہے[57]، وہ سب سے بے نیاز ہے[58]۔ وہ دُعاؤں کو

---

[42] الانفال ۴۰، التوبہ ۱۱۶، الحج ۷۸، النساء ۴۵، الفرقان ۳۱۔

[43] النور ۳۵۔ [44] الحشر ۲۳۔

[45] الانعام ۱۸، ۶۱، یُوسف ۳۹، الرعد ۱۱، ابراہیم ۴۸، المومن ۱۶۔

[46] النساء ۱۲۶، ۱۰۸، حٰم سجدہ ۵۴، الطلاق ۱۲، ہود ۹۲، البقرہ ۱۹۔

[47] النساء ۶، ۸۶، الاحزاب ۳۹، البقرہ ۲۰۲، الرعد ۴۱، المومن ۱۷۔

[48] البقرہ ۱۸۶، ہُود ۶۱، سبا ۵۰۔

[49] ہُود ۹۰، البروج ۱۴، البقرہ ۱۹۵، ۲۲۲، آلِ عمران ۷۶، ۱۳۴، المائدہ ۴۲۔

[50] البقرہ ۲۵۵، الحج ۶۲، لقمان ۳۰، سبا ۲۳، الشوریٰ ۵۱۔

[51] البقرہ ۳۷، ۵۴، ۱۶۰، التوبہ ۱۰۴، ۱۱۸، النور ۱۰، الحجرات ۱۲، النساء ۱۶۔

[52] الرحمٰن ۲۷، ۷۸۔ [53] یُونس ۳۱، الاعراف ۵۴، الطلاق ۱۲، الروم ۲۵، حٰم سجدہ ۱۲۔

[54] الانبیاء ۲۲، المومنون ۷۱، البقرہ ۲۵۵۔ آلِ عمران ۲، طٰہٰ ۱۱۱۔

[55] الانبیاء ۳۵، آلِ عمران ۲۶، الانعام ۱۷، یونس ۱۰۷، فاطر ۲۔

[56] البقرہ ۱۱۵، الحدید ۴، المجادلہ ۷۔

[57] الانعام ۵۹، ۷۳، التوبہ ۹۴، الرعد ۹، المومنون ۹۲، العنکبوت ۶۲۔

[58] البقرہ ۲۳۴، آلِ عمران ۱۵۳، المائدہ ۸، الانعام ۱۸، التحریم ۳۔

[59] فاطر ۱۵، محمد ۳۸۔ [60] الاخلاص ۲، البقرہ ۲۶۲، آلِ عمران ۹۷، الانعام ۱۳۳، التغابن ۶۔

سُننا اور اُن کو قبول کرتا ہے[۶۱]۔ فریادرس وہی ہے[۶۲]۔ اُسی سے ڈرنا چاہیے[۶۳]۔ اسی کو پکارنا چاہیے[۶۴]۔ پناہ اُسی کی مانگنی چاہیے[۶۵]۔ اُمیدیں اُسی سے وابستہ کرنی چاہییں[۶۶]۔ اُسی سے محبت کرنی چاہیے[۶۷]۔ اُس کا ذکر و شکر کرنا چاہیے[۶۸]۔ زندگی اور موت اُسی کے اختیار میں ہے[۶۹]۔ اولاد وہی دیتا ہے[۷۰]۔ وہ ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا[۷۱]۔ وہ کسی کا باپ نہیں نہ وہ کسی کا بیٹا ہے[۷۲]۔ اُس کا کسی سے ذات برادری کا کوئی رشتہ نہیں[۷۳]۔ وہ سب سے بڑا ہے[۷۴]۔ اس کا کوئی شریک نہیں[۷۵]۔ وہ بے مثال ہے[۷۶]۔

---

۶۱ البقرہ ۱۸۶، المؤمن ۶۰، النمل ۶۲، ہود ۶۱، الصافات ۷۵۔

۶۲ الانفال ۹۔

۶۳ البقرہ ۱۵۰، المائدہ ۳، الرعد ۲۱، الانبیاء ۴۹، الاحزاب ۳۹۔

۶۴ الجن ۱۸۔

۶۵ الفلق ۱، الناس ۱ تا ۳۔

۶۶ الکہف ۱۱۰۔

۶۷ البقرہ ۱۶۵، التوبہ ۲۴، المائدہ ۵۴، آلِ عمران ۳۱۔

۶۸ الاحزاب ۴۱، الجمعہ ۱۰، البقرہ ۱۵۲، ۱۷۲، العنکبوت ۱۷، لقمان ۱۲۔

۶۹ الملک ۲، آلِ عمران ۱۵۶، الاعراف ۱۵۸، التوبہ ۱۱۶، الحدید ۲۔

۷۰ الشوریٰ ۴۹، الانبیاء ۹۰، آلِ عمران ۳۸، مریم ۵، ص ۳۰۔

۷۱ الحدید ۳، الرحمٰن ۲۷، ق ۱۵، حٰم سجدہ ۲۱، یٰسٓ ۷۹۔

۷۲ الاخلاص ۳، الفرقان ۲، الصافات ۱۵۱، ۱۵۲، النساء ۱۷۱، مریم ۳۵، ۹۲۔

۷۳ الصافات ۱۵۸، الانعام ۱۰۱، الجن ۳۔

۷۴ النساء ۳۴، بنی اسرائیل ۴۳، الرعد ۹، الحج ۶۲، لقمان ۳۰۔

۷۵ الانعام ۱۶۳، بنی اسرائیل ۱۱۱، الفرقان ۲، الاعراف ۱۹۰، التوبہ ۳۱۔

۷۶ الشوریٰ ۱۱، الاخلاص ۱، النحل ۷۴، الاعراف ۱۹۱۔

س ۔ ایک مومن کا محبوبِ حقیقی کون ہے ؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ [۷۷]

س ۔ آپ نے کس نام کو سب سے زیادہ بیان کیا ہے ؟

ج ۔ اللہ کے ذاتی نام کو، جسے میں نے ۲۷۰۰ سے زیادہ مرتبہ بیان کیا ہے [۷۸]

س ۔ آپ نے اللہ کی کس صفت کا سب سے زیادہ تذکرہ کیا ہے ؟

ج ۔ صفتِ ربوبیت کا، جسے میں نے ۹۰۰ سے زیادہ مرتبہ بیان کیا ہے [۷۹]

س ۔ آپ نے کس صفتِ الٰہیہ کی انتہائی کثرت و وسعت بیان کی ہے ؟

ج ۔ صفتِ رحمت کی [۸۰]

س ۔ کیا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں [۸۱]

س ۔ محبتِ الٰہی کا معیار کیا ہے ؟

ج ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی ۔ یہی وہ معیار ہے جس سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ایک شخص کو اللہ سے کتنی محبت ہے [۸۲]

س ۔ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا ہے ؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ لوگ پسند ہیں :

۱ ۔ پاکیزہ [۸۳]

---

[۷۷] البقرہ ۱۶۵ ، المائدہ ۵۴ ، التوبہ ۲۴ ، الانعام ۱۶۲ ۔ [۷۸] الفاتحہ ۱ ، البقرہ ۷ ، آلِ عمران ۲ ، النساء ۵ ، الاخلاص ۱

[۷۹] الفاتحہ ۱ ، البقرہ ۲۱ ، آلِ عمران ۵۱ ، النساء ۱ ، المائدہ ۲۸ ۔

[۸۰] الاعراف ۱۵۶ ، حٰمٓ سجدہ ۷ ، المومن ۷ ، الزمر ۵۳ ، الانعام ۱۲ ۔

[۸۱] البقرہ ۱۸۶ ، النمل ۶۲ ، المومن ۶۰ ، الشوریٰ ۲۶ ۔

[۸۲] آلِ عمران ۳۱ ۔

[۸۳] البقرہ ۲۲۲ ، التوبہ ۱۰۸ ۔

۲۔ نیکوکار[84]،

۳۔ پرہیزگار[85]،

۴۔ اِنصاف پسند[86]،

۵۔ توبہ کرنے والے[87]،

۶۔ صبر کرنے والے[88]،

۷۔ اُس پر توکّل کرنے والے[89]۔

۸۔ اُس کی راہ میں جہاد کرنے والے[90]۔

س۔ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو ناپسند کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کو یہ لوگ ناپسند ہیں:

۱۔ کافر[91]

۲۔ ظالم[92]

۳۔ بددیانت[93]

۴۔ فتنہ و فساد پھیلانے والے[94]۔

---

[84] البقرہ ۱۹۵، آلِ عمران ۱۳۴، ۱۴۸، المائدہ ۱۳، ۹۳

[85] آلِ عمران ۷۶، التوبہ ۴، ۷۔

[86] المائدہ ۴۲، الحجرات ۹، الممتحنہ ۸۔

[87] البقرہ ۲۲۲، التوبہ ۱۱۲۔

[88] آلِ عمران ۱۴۶۔

[89] آلِ عمران ۱۵۹۔

[90] الصّف ۴۔

[91] آلِ عمران ۳۲، الروم ۴۵۔

[92] آلِ عمران ۵۷، ۱۴۰، الشّوریٰ ۴۰۔

[93] النساء ۱۰۷، الانفال ۵۸، الحج ۳۸۔

[94] المائدہ ۶۴، القصص ۷۷۔

۵۔ فضول خرچی کرنے والے[۹۵]

۶۔ تکبر کرنے والے[۹۶]

س ۔ کیا علمِ غیب صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ؟

ج ۔ جی ہاں[۹۷]

س ۔ مخلوقِ الٰہی کو کتنی قدرت حاصل ہے ؟

ج ۔ کچھ بھی نہیں، اگر تمام مخلوق مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی[۹۸]

س ۔ کیا آپ شرک کے خلاف ہیں ؟

ج ۔ جی ہاں، مجھ سے بڑھ کر شرک کے خلاف کون ہو سکتا ہے[۹۹] ؟ اللہ کی ذات وصفات میں اُس کا کوئی شریک نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے[۱۰۰]

س ۔ مُشرک کی پہچان کیا ہے ؟

ج ۔ ایک مُشرک شخص کی خاص پہچان یہ ہے کہ جب اُس کے سامنے اللہ کی توحید بیان کی جائے تو اُس کے دل میں تنگی اور انقباض پیدا ہو اور جب اُس کے سامنے اللہ کے علاوہ دوسری ہستیوں کا تذکرہ ہو تو وہ خُوشی محسوس کرے[۱۰۱]

س ۔ کیا مُشرکینِ عرب بھی اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے ؟

ج ۔ جی ہاں، وہ اللہ ہی کو اس کائنات کا خالق اور مُدبّر مانتے تھے[۱۰۲]

---

۹۵ الانعام ۱۴۱، الاعراف ۳۱۔

۹۶ النحل ۲۳۔

۹۷ المائدہ ۱۰۹، النمل ۶۵، الانعام ۷۳، الزُّمَر ۴۶۔

۹۸ الحج ۷۳۔

۹۹ البقرہ ۲۲، الرعد ۳۶، الکہف ۱۱۰، الحج ۲۶، یونس ۱۰۶۔

۱۰۰ الانعام ۱۶۳، المومنون ۹۱، ۹۲، النمل ۶۳، الروم ۴۰، الاخلاص ۴۔ ۱۰۱ الزمر ۴۵، بنی اسرائیل ۴۶۔

۱۰۲ یُونس ۳۱، المومنون ۸۴ تا ۹۰۔

س ـ پھر وہ بتوں کی پرستش کیوں کرتے تھے ؟

ج ـ وہ ان بتوں کو اللہ کے ہاں اپنے سفارشی خیال کرتے[۱۰۳] اور ان کی عبادت کے ذریعے تقربِ الٰہی حاصل کرنا چاہتے تھے[۱۰۴]

س ـ کون سا گناہ ناقابلِ معافی ہے ؟

ج ـ شرک کرنا[۱۰۵]

س ـ کیا کسی مشرک کے لیے بخشش طلب کی جا سکتی ہے ؟

ج ـ ہرگز نہیں[۱۰۶]

فرشتے

س ـ فرشتوں کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے ؟

ج ـ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں[۱۰۷] ہر مسلمان کے لیے اُن پر ایمان لانا ضروری ہے[۱۰۸] اُن کا کام اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا[۱۰۹]، اُس کا پیغام نبیوں تک پہنچانا[۱۱۰]، اور اُس کے حکم سے مختلف تکوینی اُمور سرانجام دینا ہے[۱۱۱] فرشتے اللہ کے تابعِ فرمان ہوتے ہیں ـ وہ اُس کے کسی حکم سے سرتابی

---

[۱۰۳] یونس ۱۸، الزمر ۴۳ ـ

[۱۰۴] الزمر ۳ ـ

[۱۰۵] النساء ۴۸، ۱۱۶ ـ

[۱۰۶] التوبہ ۱۱۳، ۱۱۴ ـ

[۱۰۷] الصافات ۱۵۰ ـ

[۱۰۸] البقرہ ۲۸۵، النساء ۱۳۶، البقرہ ۱۷۷

[۱۰۹] البقرہ ۳۰، الرعد ۱۳، الزمر ۷۵ ـ

[۱۱۰] الحج ۷۵، فاطر ۱، البقرہ ۹۷ ـ

[۱۱۱] السجدہ ۱۱، النساء ۹۷، النحل ۳۲، المعارج ۴، القدر ۴ ـ

نہیں کرتے۔[۱۱۲] ان سے بیر رکھنا اللہ سے بیر رکھنا ہے۔[۱۱۳] بعض فرشتے دوسروں سے افضل اور اللہ کے مقرب ہیں[۱۱۴]۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مقرب فرشتے ـ جبریل علیہ السلام نے مجھے نازل کیا ہے۔[۱۱۵] فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔[۱۱۶] ملک الموت ـ موت کا فرشتہ ـ انسان کی روح قبض کرتا ہے۔[۱۱۷] دوزخ میں عذاب دینے پر تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں۔[۱۱۸] مشرکین عرب یہ باطل عقیدہ رکھتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔[۱۱۹] اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تمام فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا۔[۱۲۰] چند فرشتوں کے نام یہ ہیں:

جبرئیل[۱۲۱]، میکائیل[۱۲۲]، ہاروت[۱۲۳] اور ماروت[۱۲۴] وغیرہم۔

نبوّت و رسالت

س ـ کیا آپ نے انبیاء کرام کا تذکرہ بھی فرمایا ہے؟

---

[۱۱۲] التحریم ۶، النساء ۱۷۲، الزخرف ۱۹۔

[۱۱۳] البقرہ ۹۸۔

[۱۱۴] النساء ۱۷۲۔

[۱۱۵] البقرہ ۹۷، النحل ۱۰۲، الشعراء ۱۹۳۔

[۱۱۶] الاحزاب ۵۶۔ [۱۱۷] السجدہ ۱۱۔

[۱۱۸] التحریم ۶۔

[۱۱۹] بنی اسرائیل ۴۰، الصافات ۱۵۰، الزخرف ۱۹، النجم ۲۷۔

[۱۲۰] الحجر ۳۰، البقرہ ۳۴، بنی اسرائیل ۶۱، الکہف ۵۰، طٰہٰ ۱۱۶۔

[۱۲۱] البقرہ ۹۷، ۹۸، التحریم ۴، النحل ۱۰۲۔

[۱۲۲] البقرہ ۹۸۔

[۱۲۳] البقرہ ۱۰۲۔

[۱۲۴] البقرہ ۱۰۲۔

ج۔ جی ہاں، میں نے بہت سے انبیاء کرام کا نام لیا ہے۔ ان میں سے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں: نوح[126]، ہود[127]، صالح[128]، ابراہیم[129]، اسمٰعیل[130]، اسحاق[131]، یعقوب[132]، یوسف[133]، داوٗد[134]، سلیمان[135]، ایوب[136]، یونس[137]، ادریس[138]، لوط[139]، موسیٰ[140]، ہارون[141]، ذوالکفل[142]، الیسع[143]، زکریا[144]، الیاس[145]، یحییٰ[146]،

---

[125] البقرہ ۱۳۶، ۱۷۷، آل عمران ۸۴، المائدہ ۴۴، الاحزاب ۷، الزخرف ۶۔

[126] النساء ۱۶۳، ہود ۳۶، نوح ۲۱۔ [127] ہود ۵۳، الشعراء ۱۲۴۔

[128] الاعراف ۷۷، ہود ۶۲، الشعراء ۱۴۲۔

[129] البقرہ ۱۲۴، ۱۳۶، آل عمران ۸۴، النساء ۱۶۳۔

[130] الصّافات ۱۱۲، الانعام ۸۴، البقرہ ۱۳۶، آل عمران ۸۴، النساء ۱۶۳۔

[131] مریم ۵۴، البقرہ ۱۳۶، النساء ۱۶۳، الانعام ۸۶، صٓ ۴۸۔

[132] البقرہ ۱۳۶، الانعام ۸۴، آل عمران ۸۴، النساء ۱۶۳۔

[133] الانعام ۸۴، المومن ۳۴، یوسف ۴ تا ۲۲۰۶۔ [134] الانعام ۸۴، بنی اسرائیل ۵۵، النساء ۱۶۳۔

[135] النساء ۱۶۳، الانعام ۸۴۔ [136] النساء ۱۶۳، الانعام ۸۴، صٓ ۴۱۔

[137] الصّافات ۱۳۹، النساء ۱۶۳، الانعام ۸۶۔

[138] مریم ۵۶، الانبیاء ۸۵۔

[139] الصّافات ۱۳۳، الشعراء ۱۶۱، الانعام ۸۶، الانبیاء ۷۴۔

[140] مریم ۵۱، البقرہ ۵۳، ۸۷، آل عمران ۸۴، الانعام ۹۱، ہود ۹۶۔

[141] النساء ۱۶۳، الانعام ۸۴، یونس ۷۵، مریم ۵۳، المومنون ۴۵۔

[142] الانبیاء ۸۹، صٓ ۴۸۔

[143] الانعام ۸۶، صٓ ۴۸۔

[144] الانعام ۸۵، مریم ۲، الانبیاء ۸۹۔

[145] الصّافات ۱۲۳، الانعام ۸۵۔

[146] الانعام ۸۵، آل عمران ۳۹، مریم ۱۲۔

عیسیٰ[۱۴۷] اور محمد[۱۴۸] علیہم السلام۔

س ۔ کیا تمام انبیاء انسان تھے ؟

ج ۔ جی ہاں، اللہ کے سب نبی انسان تھے۔[۱۴۹] انہوں نے شادیاں کیں اور ان کی اولاد بھی تھی۔[۱۵۰]

س ۔ کیا نبیوں میں کوئی عورت بھی شامل ہے ؟

ج ۔ جی نہیں، نبوت صرف مردوں کو حاصل رہی ہے۔ کوئی عورت نبی نہیں تھی۔[۱۵۱]

س ۔ کیا نبوت اکتسابی چیز ہے ؟

ج ۔ جی نہیں، نبوت و رسالت سرتا سر وہبی ہوتی ہے۔ یہ کسب سے حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ جسے چاہتا ہے اُسے نبوت و رسالت کے لیے منتخب کر لیتا ہے۔[۱۵۲]

س ۔ کیا تمام انبیاء ہم مرتبہ ہیں ؟

ج ۔ جی نہیں بعض نبیوں کو دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔[۱۵۳]

س ۔ کیا ہر قوم میں پیغمبر آتے ہیں ؟

ج جی ہاں[۱۵۴]

س ۔ کیا سب نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔[۱۵۵] کسی ایک نبی کا انکار سب کے انکار کے

---

۱۴۷ النساء ۱۷۱، الانعام ۸۵، الصّف ۶، الحدید ۲۷، الزخرف ۶۳۔

۱۴۸ الاحزاب ۴۰، الفتح ۲۹، محمد ۲۔

۱۴۹ یوسف ۱۰۹، النحل ۴۳، الانبیاء ۷، ابراہیم ۱۱۔

۱۵۰ الرعد ۳۸، الاحزاب ۵۹۔

۱۵۱ یوسف ۱۰۹، النحل ۴۳، الانبیاء ۷۔

۱۵۲ الحج ۷۵، یوسف ۶، الاعراف ۱۴۴، ص ۴۷۔

۱۵۳ البقرہ ۲۵۳، بنی اسرائیل ۵۵۔ ۱۵۴ الرعد ۷، یونس ۴۷، النحل ۳۶، فاطر ۲۴۔

۱۵۵ البقرہ ۱۳۶، ۱۷۷، ۲۸۵، آلِ عمران ۸۴۔

برابر ہے[۱۵۶]

س ۔ کیا سب نبیوں نے ایک ہی دعوت دی تھی؟

ج ۔ جی ہاں، اللہ کے سب نبی ایک ہی دین ۔۔ اسلام ۔۔ کی دعوت لے کر آتے تھے[۱۵۷] جس کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف خدائے واحد کی بندگی اختیار کی جائے اور غیراللہ کی بندگی سے اجتناب کیا جائے[۱۵۸]

س ۔ کیا انبیاء کرام اپنی دعوت کا خود عملی نمونہ ہوتے ہیں؟

ج ۔ جی ہاں[۱۵۹]

س ۔ کیا نبی کی اطاعت سے اللہ کی اطاعت ہو جاتی ہے؟

ج ۔ جی ہاں[۱۶۰]، اس لیے کہ نبی اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے[۱۶۱]

س ۔ کیا ہر نبی کی مخالفت کی گئی؟

ج ۔ جی ہاں، ہر نبی کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا[۱۶۲]

س ۔ کیا نبی اور رسول میں فرق ہوتا ہے؟

ج ۔ جی ہاں، دونوں کے مرتبہ و مقام میں فرق ہے[۱۶۳]

س ۔ کیا انبیائے کرام کارِ نبوت ۔۔ دعوت و تبلیغ ۔۔ کے لیے لوگوں سے معاوضہ طلب کرتے تھے؟

۱۵۶ه الفرقان ۳۷۔

۱۵۷ه الشوریٰ ۱۳، آلِ عمران ۱۹، ۸۵۔

۱۵۸ه النحل ۳۶۔

۱۵۹ه الانعام ۵۰، الاعراف ۲۰۳، ہود ۸۸، الاحقاف ۹۔

۱۶۰ه النساء ۸۰، ۶۴، آلِ عمران ۵۰، الشعراء ۱۰۸، ۱۱۰۔

۱۶۱ه الکہف ۱۰۶، المومنون ۴۴، الحدید ۲۵، المجادلہ ۲۱۔

۱۶۲ه آلِ عمران ۱۸۴، الانعام ۳۴، ۱۰۳، الانبیاء ۴۱، سبا ۴۵، فاطر ۴۔

۱۶۳ه الاعراف ۱۵۸، مریم ۵۱، ۵۴۔

ج ہرگز نہیں۔ اللہ کے نبی صرف اللہ سے اجر طلب کرتے رہے[164]

س ۔ کیا انبیاء علیہم السلام بھی قیامت کے روز جوابدہ ہوں گے؟

ج جی ہاں۔ ہر ایک نبی قیامت کے روز اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہوگا اور اُس سے پُورا پُورا حساب لیا جائے گا[165]

س ۔ کیا آپ نے کسی نبی کی کوئی دُعا بھی بیان فرمائی ہے؟

ج ۔ جی ہاں، میں نے بعض نبیوں کی دُعائیں بھی بیان کی ہیں۔ مثلاً حضرت یُوسف علیہ السلام کی یہ دُعا:

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ؁[166]	اَے میرے پروردگار! تُو نے مجھے حکومت بخشی اور معاملہ فہمی عطا کی۔ آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دُنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ مجھے جب موت آئے تو تیری فرمانبرداری کی حالت میں، اور مجھے شامل کرنا تُو اپنے نیک بندوں میں۔

س ۔ کیا کسی نبی نے کوئی بددُعا بھی کی ہے؟

ج ۔ جی ہاں، حضرت نُوح علیہ السلام جب ۹۵۰ برس تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے[167] اس پر بھی جب قوم کی اکثریت راہِ راست پر[168] نہ آئی تو آپ نے یہ بددُعا فرمائی:

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَی	اور نُوح (علیہ السلام) نے عرض کی، اَے

---

[164] الشعراء ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۸۰۔ الشوریٰ ۲۳، القلم ۴۶۔

[165] الاعراف ۶، المائدہ ۱۱۶ تا ۱۱۸۔

[166] یوسف ۱۰۱۔

[167] العنکبوت ۱۴۔

[168] نوح ۷، ہُود ۳۲، ۳۶، الفرقان ۳۷، الشعراء ۱۰۵، القمر ۹۔

الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝[۱۶۹]	میرے رب! رُوئے زمین پر کافروں کا کوئی گھر، نہ باقی نہ رہنے دے۔ اگر تو انہیں باقی رہنے دے گا تو یہ لوگ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی آئندہ نسل بھی حق کی مخالف اور نافرمان ہو گی

س - کیا آپ نے کسی نبی کا کوئی معجزہ بھی بیان کیا ہے؟

ج - جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خاص دلیل اور نشانی عطا کی تھی۔[۱۷۰] جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا[۱۷۱] اور ید بیضا[۱۷۲] کی نشانیاں دی گئیں۔ حضرت صالح علیہ السلام کے لیے ایک اونٹنی کی نشانی مقرر فرمائی[۱۷۳] اور عیسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے[۱۷۴]

س - کیا مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے؟

ج - جی ہاں[۱۷۵]

س - کیا وہ اللہ کے بیٹے تھے؟

ج - ہرگز نہیں[۱۷۶] وہ صرف اللہ کے بندے[۱۷۷] اور اس کے نبی تھے[۱۷۸] اللہ تعالیٰ کسی کا باپ نہیں

---

۱۶۹ نوح ۲۶، ۲۷۔

۱۷۰ آلِ عمران ۱۸۴، الروم ۴۷، الحدید ۲۵، فاطر ۲۵۔

۱۷۱ البقرہ ۶۰، الاعراف ۱۱۷، القصص ۳۱، الشعراء ۳۲، طٰہٰ ۱۸۔

۱۷۲ الاعراف ۱۰۸، طٰہٰ ۲۲، الشعراء ۳۳، النمل ۱۲، القصص ۳۲۔

۱۷۳ الاعراف ۷۳، ہود ۶۴، بنی اسرائیل ۵۹، الشعراء ۱۵۵، الشمس ۱۳۔

۱۷۴ آلِ عمران ۴۹، المائدہ ۱۱۰۔

۱۷۵ مریم ۱۶ تا ۳۴، آلِ عمران ۴۵ تا ۴۷، ۵۹، النساء ۱۷۱۔

۱۷۶ التوبہ ۳۰، الفرقان ۲۔ ۱۷۷ مریم ۳۰، النساء ۱۷۲، الزخرف ۵۹۔

۱۷۸ آلِ عمران ۴۹، النساء ۱۷۱، المائدہ ۷۵، الصف ۶، الاحزاب ۷۔

ہے[179]۔

س ۔ کیا وہ بھی خدا ہیں؟

ج ۔ ہرگز نہیں[180]۔ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں[181]۔

س ۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو کس مقصد کے لیے بھیجتا ہے؟

ج ۔ بعثتِ انبیاء کا مقصد لوگوں کو راہِ حق دکھانا اور اُن پر اللہ کی حجت پوری کرنا ہے[182]۔

س ۔ کیا رسول کی مخالفت کرنے والوں پر عذابِ الٰہی نازل ہوتا ہے؟

ج ۔ جی ہاں[183]۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

س ۔ اِنسانیت کا آخری رہنما کون ہے؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم[184] پوری انسانیت کے واجب الاتباع قائد اور رہنما ہیں[185]۔ کیونکہ آپ نے ساری دُنیا کی بھلائی کے لیے کام کیا[186]۔ لوگوں کو راہِ ہدایت دکھائی[187]۔ ان کو ایک اَبدی نظامِ حیات عطا کیا[188] اور عملی طور پر ایک صالح معاشرے کی تشکیل

---

[179] الاخلاص ۳، الفرقان ۲، الصافات ۱۵۲، النساء ۱۷۱، مریم ۳۵، ۹۲۔

[180] النساء ۱۷۱، المائدہ ۱۱۶۔

[181] البقرہ ۱۶۳، ۲۵۵، آلِ عمران ۲، ۶۲، النساء ۸۷، ۱۷۱، المائدہ ۷۳، التغابن ۱۳۔

[182] النساء ۱۶۵، البقرہ ۲۱۳، الانعام ۴۸، الکہف ۵۶، بنی اسرائیل ۹۴۔

[183] سبا ۴۵، النحل ۱۱۳، الشعراء ۱۳۹، ۱۸۹، العنکبوت ۳۷، الشمس ۱۴۔ [184] الاحزاب ۴۰۔

[185] النساء ۶۴، الاعراف ۱۵۸، الانبیاء ۱۰۷، آلِ عمران ۳۱، الاحزاب ۲۱۔

[186] یونس ۱۰۸، الانبیاء ۱۰۷، البقرہ ۲۱، الاعراف ۱۵۸، الحجرات ۱۳۔

[187] الحج ۴۹، الفرقان ۱، الاحزاب ۴۵، ۴۶، الشوریٰ ۵۲۔

[188] یونس ۵۷، یوسف ۱۰۴، الحجر ۹، ص ۸۷، البقرہ ۱۸۵۔

کر دی۔[۱۸۹]

س ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تفصیلی تعارف کیا ہے ؟

ج ۔ وہ مبارک گھڑی جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھے قیامت تک کے لیے محفوظ کر دینے کا عظیم الشان فیصلہ فرمایا، میں نے اُسی ساعتِ مسعود میں اپنی آیات کے اندر اپنے حامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کو بھی ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا تھا۔[۱۹۰]

تعارف اور ابتدائی زندگی آپ کا اسمِ گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے[۱۹۱]۔ آپ اللہ کے بندے[۱۹۲] اُس کے رسول[۱۹۳] اور آخری نبی ہیں[۱۹۴]۔ عرب کے شہر مکہ میں آپ کی ولادت ہوئی[۱۹۵]۔ آپ کی ولادت سے قبل ہی آپ کے والد ماجد دُنیا سے رُخصت ہو چکے تھے[۱۹۶]۔ آپ عربی النسل تھے، اور مادری زبان عربی تھی[۱۹۷]۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت اسمٰعیل اور حضرت ابراہیم علیہما السلام سے جا ملتا ہے[۱۹۸]۔ آپ اُمّی تھے اس لیے لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے[۱۹۹]۔ ابتدائی دور بڑی تنگدستی میں گزرا۔ اگرچہ بعد میں خوشحالی بھی آئی[۲۰۰]۔

---

[۱۸۹] الفتح ۲۹، آلِ عمران ۱۱۰، البقرہ ۱۴۳۔

[۱۹۰] الحجر ۹، العنکبوت ۴۹، القیامہ ۱۷۔

[۱۹۱] آلِ عمران ۱۴۴، الاحزاب ۴۰، محمد ۲، الفتح ۲۹۔

[۱۹۲] بنی اسرائیل ۱، الکہف ۱، الحدید ۹، الجن ۱۹، النجم ۱۰۔

[۱۹۳] آلِ عمران ۱۶۴، المائدہ ۶۷، الاحزاب ۲۱، ۴۰، الفتح ۲۹، الحشر ۷۔

[۱۹۴] الاحزاب ۴۰۔ [۱۹۵] البلد ۲، ابراہیم ۳۵، آلِ عمران ۹۶، التین ۳، الشوریٰ ۷۔

[۱۹۶] الضحیٰ ۶۔

[۱۹۷] الدخان ۵۸، الجمعہ ۲، الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، مریم ۹۷، الشوریٰ ۷۔

[۱۹۸] البقرہ ۱۲۸، ۱۲۹۔

[۱۹۹] الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، الجمعہ ۲، العنکبوت ۴۸۔

[۲۰۰] الضحیٰ ۸۔

بعثت حضورؐ جوان ہوئے تو ہدایت کے جویا تھے[۲۰۱]۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور آپ پر میرے نزول کا آغاز ہوا[۲۰۲]۔ ابتدا میں آپ نے میرے حفظ کے لیے ذرا عجلت سے کام لیا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور میرے محفوظ ہو جانے کے بارے میں پورا اطمینان دلا دیا[۲۰۳]۔ آپ کی آمد اور نبوت کے بارے میں تورات و انجیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی صورت میں پہلے سے پیشگوئیاں موجود تھیں[۲۰۴]۔ آپ کی بعثت سلسلۂ نبوت کے ایک طویل عرصۂ تعطل کے بعد ظہور میں آئی[۲۰۵]۔

فرائض اللہ تعالیٰ کے رسول ہونے کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داریاں یہ تھیں:

۱۔ لوگوں کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا[۲۰۶]

۲۔ اہلِ ایمان کا تزکیۂ نفس کرنا[۲۰۷]

۳۔ ان کو اللہ کی کتاب سکھانا اور اس کے احکام سمجھانا[۲۰۸]

۴۔ اُن کو حکمت و بصیرت سے آگاہ کرنا[۲۰۹]

۵۔ میری تشریح و تفسیر کرنا[۲۱۰]

---

۲۰۱ الضحیٰ ۷۔

۲۰۲ الشوریٰ ۷، الفرقان ۱، الانعام ۹۲، یونس ۲، بنی اسرائیل ۱۰۵۔

۲۰۳ طٰہٰ ۱۱۴، القیامہ ۱۶ تا ۱۹۔

۲۰۴ الاعراف ۱۵۷، الصف ۶، البقرہ ۱۲۹، ۱۵۱، آلِ عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲۔

۲۰۵ المائدہ ۱۹۔

۲۰۶ آل عمران ۱۶۴، البقرہ ۱۵۱، الجمعہ ۲، النمل ۹۲، الطلاق ۱۱۔

۲۰۷ آلِ عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱۔

۲۰۸ آلِ عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱۔

۲۰۹ آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱۔

۲۱۰ النحل ۴۴، ۶۴، آل عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱۔

۶- انسانی زندگی کی رہنمائی کے لیے ایک عملی اور مثالی نمونہ پیش کرنا۔[۲۱۱]

۷- اصلِ دین کے بارے میں ان تمام اختلافات کی حقیقت واضح کرنا جو پہلے انبیاءِ کرام کی اُمتوں کے درمیان پیدا ہو گئے تھے اور اس سلسلے میں تمام آمیزشوں کو الگ کرنا، الجھنوں کو دُور کرنا، گمراہی کے پردوں کو ہٹانا اور راہِ ہدایت کو اُجالنا۔[۲۱۲]

۸- دنیا میں حق کا فکری اور عملی گواہ بن کر رہنا۔[۲۱۳]

۹- لوگوں کو غیر اللہ کی پابندیوں سے آزاد کرانا، اُن کو غلط رسم و رواج کی بوجھل زنجیروں سے نجات دلانا، حلال و حرام کی ٹھیک ٹھیک حدبندی کرنا۔[۲۱۴]

۱۰- لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔[۲۱۵]

۱۱- اللہ کے دین کو انسانی زندگی کے ہر گوشے میں جاری و ساری اور غالب کر دینا۔[۲۱۶]

ت کے دلائل

آپؐ کی نبوت کے چند دلائل یہ ہیں:

۱- آپؐ کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل (معجزہ) میں خود قرآن ہے جس کی مثل ں کلام پیش نہیں کیا جا سکتا۔[۲۱۸]

۲- آپ کوئی نئے نبی نہیں تھے،[۲۱۹] بلکہ پہلے تمام انبیاءِ کرام کی تصدیق کرتے تھے۔[۲۲۰]

الاحزاب ۲۱، الحشر ۷۔

المائدہ ۱۵، ۱۶، النحل ۶۳، ۶۴۔

البقرہ ۱۴۳، النساء ۴۱، النحل ۸۹، الحج ۷۸۔ ۲۱۴ الاعراف ۱۵۷۔

الاعراف ۱۵۷۔

التوبہ ۳۳، الفتح ۲۸، الصف ۹۔

العنکبوت ۵۰، ۵۱، بنی اسرائیل ۱۷، ۱۰۵، البقرہ ۲۳، ہود ۱۲، ۱۳۔

البقرہ ۲۳، یونس ۳۸، ہود ۱۳، الطور ۳۴۔

الاحقاف ۹، النساء ۱۶۳، النحل ۳۶، النجم ۵۶، الشوریٰ ۱۳۔

البقرہ ۱۰۱، آلِ عمران ۸۱، الصف ۶۔

۳۔آپ اُمّی تھے اور کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا تھا۔ عمر کا ایک بڑا حصّہ گزارنے کے بعد آپ نے یکایک عظیم الشان علم و حکمت کا درس دینا شروع کر دیا۔[۲۲۱]

۴۔لوگ آپ کو پہلے سے صادق اور امین کی حیثیت سے جانتے تھے[۲۲۲]

دعوت و تبلیغ منصبِ نبوت پر فائز ہونے کے فوراً بعد آپ نے لوگوں کو دعوتِ حق دینے کا آغاز کر دیا۔[۲۲۳] ابتدا میں آپ نے اپنے خاندان ـــ بنو ہاشم ـــ کو دعوتِ حق کا پیغام سُنایا۔[۲۲۴] دعوت و تبلیغ کا یہ سلسلہ کچھ عرصہ تک خُفیہ طور پر جاری رہا۔ پھر اس کے بعد اہلِ مکہ کو علانیہ طور پر پیغامِ حق سنایا۔[۲۲۵]

کشمکش حق و باطل آپ کی دعوت کے نتیجے میں حق و باطل کی ایک کشمکش برپا ہو گئی۔ کچھ لوگ آپ پر ایمان لے آئے مگر قوم کی اکثریت نے آپ کو جُھٹلایا اور اللہ کا رسُول ماننے سے انکار کر دیا۔[۲۲۶] کفار و مُشرکین کے انکار کی اصل وجہ خواہش پرستی تھی۔ وہ اپنی خواہشِ نفس کے خلاف کسی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے ہرگز آمادہ نہ تھے۔[۲۲۷]

اُبولہب نامی شخص نے آپ کی سخت مخالفت کی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ	ابولہب کے ہاتھ ٹُوٹ گئے اور وہ برباد ہُوا۔
مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ	نہ اس کا مال اس کے کام آیا نہ اس کی کمائی۔ وہ
سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚ	جلد بھڑکتی آگ میں پڑے گا اور اس کی وہ بیوی

---

۲۲۱ الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، العنکبوت ۴۸، الجمعہ ۲۔

۲۲۲ الاحزاب ۲۲، یٰسٓ ۵۲، آلِ عمران ۱۹۱۔

۲۲۳ الشوریٰ ۷، الفرقان ۱، الانعام ۹۲، یونس ۲، بنی اسرائیل ۱۰۵۔

۲۲۴ الشعراء ۲۱۴۔

۲۲۵ الحجر ۹۴۔

۲۲۶ الانعام ۶۶، ۵۷، ۳۳، ۳۴، ۳۴، ۱۴۷، آلِ عمران ۱۸۴، العنکبوت ۱۸، فاطر ۴، ۲۵، الفرقان ۷۔

۲۲۷ الانعام ۱۵۱، القصص ۵۰، الروم ۲۹، محمد ۱۶، القمر ۳۔

اِمۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ بھی جو ایندھن ڈھونے والی ہے جس کے گلے
فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۚ[۲۲۸] میں بٹی ہوئی رسّی پڑی ہوگی۔

مخالفت اور اعتراضات کفّار و مشرکین نے آپ کے خلاف مخالفت کا منفی محاذ قائم کر دیا۔[۲۲۹] آپ کا مذاق اُڑایا،[۲۳۰] پھبتیاں کَسیں،[۲۳۱] کٹ حُجتیاں کیں[۲۳۲] اور اعتراضات والزامات کی بوچھاڑ کر دی۔[۲۳۳] آپ کو جادوگر،[۲۳۴] شاعر،[۲۳۵] مجنون،[۲۳۶] سحر زدہ[۲۳۷] اور کاہن کہا گیا۔[۲۳۸] آپ کو سخن ساز ہونے کا الزام دیا۔[۲۳۹] اَبتر — بے اولاد — ہونے کا طعنہ دیا۔[۲۴۰] اُذن — کان کا کچا — کہا۔[۲۴۱] جوشِ مخالفت میں یہاں تک کہا کہ آپ پر اللہ کا کوئی کلام وغیرہ نازل نہیں ہوتا بلکہ یہ سب کچھ ان کا اپنا ایجاد کردہ اور من گھڑت ہے۔[۲۴۲]

۲۲۸ه اللہب ۱ تا ۵۔ ۲۲۹ه الفرقان ۳۱۔

۲۳۰ه الفرقان ۴۱، الانبیاء ۳۶، الحجر ۹۵، الانعام ۱۰، الصافات ۱۲ تا ۱۴۔

۲۳۱ه الفرقان ۴۱، الانعام ۲۵، ۵۳، النحل ۲۴۔

۲۳۲ه الفرقان ۲۱، یونس ۲۰، طٰہٰ ۱۳۳، ہود ۱۹۔

۲۳۳ه آل عمران ۱۸۴، الانعام ۷، ۵۰، ۱۴، فاطر ۴، یونس ۴۱، الحج ۴۲۔

۲۳۴ه صٓ ۴، یونس ۲، الانبیاء ۳، المدثر ۲۴، ہود ۷۔

۲۳۵ه الانبیاء ۵، الطور ۳۰، الحاقہ ۴۱، یٰسٓ ۶۹۔

۲۳۶ه الحجر ۶، الطور ۲۹، القلم ۲، ۵۱، التکویر ۲۲، الاعراف ۱۸۴۔

۲۳۷ه الفرقان ۸، بنی اسرائیل ۴۷۔

۲۳۸ه الحاقہ ۴۲، الطور ۲۹۔

۲۳۹ه الحاقہ ۴۴۔

۲۴۰ه الکوثر ۳۔

۲۴۱ه التوبہ ۶۱۔

۲۴۲ه النحل ۱۰۱، ہود ۱۳، الفرقان ۴، السجدہ ۳، الاحقاف ۸۔

میں نے ان سب لغو اعتراضات اور الزامات کے جابجا جوابات دیئے ہیں[۲۲۳]۔

کفارِ مکہ نے آپ سے عجیب و غریب معجزے طلب کیے اور کہا کہ "ہم اُس وقت تک آپ کی بات نہ مانیں گے جب تک کہ آپ ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دیں یا آپ کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور آپ اس میں نہریں جاری کر دیں۔ یا جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اُوپر گرا دیں۔ یا اللہ اور فرشتوں کو رُودررُو ہمارے سامنے لے آئیں۔ یا آپ کے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے۔ یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور آپ کے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ آپ ہمارے اُوپر ایک ایسی تحریر نہ اُتار لائیں جسے ہم پڑھ سکیں"[۲۲۴]

مخالفینِ حق آپ کی دعوت کو سُننے اور سمجھنے کے لیے ہرگز تیار نہ تھے، بلکہ جب آپ ان کو یہ آیات سُناتے تو وہ شور و غُل مچاتے اور ہنگامہ آرائی کرتے تاکہ اس جذباتی اور ہیجانی فضا میں کسی کو سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ اِس حربے اور شرارت کے ذریعے وہ لوگ اپنے محاذ کو مضبوط بنانا چاہتے تھے[۲۲۵]

کبھی طنزیہ طور پر آپ سے پُوچھتے کہ "قیامت کب آئے گی؟"[۲۲۶] کبھی طنزیہ دُعا کے طور پر کہتے کہ "اے اللہ! اگر یہ واقعی حق ہے اور تیری طرف سے ہے تو پھر ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے۔ یا کوئی اور دردناک عذاب ہم پر لے آ"[۲۲۷] کبھی یہ اعتراض کیا جاتا کہ "اس نبی پر کوئی خزانہ نہیں اُترا"[۲۲۸] کبھی کہا جاتا "اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نظر نہیں آتا"[۲۲۹] ایک دفعہ کافی عرصہ تک وحیِ الٰہی کا سلسلہ بند رہا

---

۲۲۳ الاعراف ۱۸۴، یٰسٓ ۶۹، الحاقہ ۴۱، الطُّور ۲۹، السجدہ ۳۔ ۲۲۴ بنی اسرائیل ۹۰ تا ۹۳۔

۲۲۵ حٰم سجدہ ۲۶۔

۲۲۶ الاعراف ۱۸۷، الاحزاب ۶۳، النازعات ۴۲۔

۲۲۷ الانفال ۳۲۔

۲۲۸ ہُود ۱۲۔

۲۲۹ ہُود ۱۲۔

توکفار نے یہ مشہور کر دیا کہ آپ سے آپ کا رب ناراض ہو گیا ہے اور اُس نے آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے۔[۲۵۰]

اس طوفانِ بدتمیزی میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدزبانیوں کے مقابلے میں اعراض فرماتے رہے، اظہارِ حق کا فریضہ ادا کرتے رہے اور بداخلاق لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے رہے۔[۲۵۱] آپ کی زبردست خواہش تھی کہ سب لوگ آپ پر ایمان لائیں اور ہدایت پائیں، اس کے لیے آپ کڑھتے اور غمزدہ ہوتے تھے۔[۲۵۲]

ہم نے کفار کے پراپیگنڈا کے مقابل میں حضور کی اصل حیثیت کو واضح اور اُجاگر کرنے کے لیے آپ کو بہت سے القابات سے نوازا ہے تاکہ عام لوگ آپ کے بارے میں صحیح تصور قائم کر سکیں۔ ہم نے بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے[۲۵۳]، اس کے رسول[۲۵۴] اور نبی ہیں[۲۵۵]، وہ نذیر[۲۵۶]، بشیر[۲۵۷]، احمد[۲۵۸]، مبشر[۲۵۹] (خوشخبری دینے والے)، مذکر[۲۶۰] (دین کی یاد دہانی کرانے والے)، منذر[۲۶۱] (خبردار کرنے والے)، داعی الی اللہ[۲۶۲] (اللہ کی طرف دعوت دینے والے)، مزمل[۲۶۳]، مدثر[۲۶۴]، خاتم النبیین[۲۶۵] (آخری

---

۲۵۰ الضحیٰ ۱ تا ۳۔ ۲۵۱ الاعراف ۱۹۹۔

۲۵۲ الکہف ۶، الشعراء ۳، النحل ۱۲۷، النمل ۷۰، الانعام ۳۳۔ ۲۵۳ الحدید ۹، الجن ۱۹، بنی اسرائیل ۱، الکہف ۱، النجم ۱۰۔

۲۵۴ آلِ عمران ۱۴۴، المائدہ ۶۷، الاحزاب ۲۱، ۴۰، الفتح ۲۹، الحشر ۷۔

۲۵۵ آلِ عمران ۶۸، الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، توبہ ۳۷، الممتحنہ ۱۲، التحریم ۱۔

۲۵۶ الاعراف ۱۸۸، فاطر ۲۴، سبا ۲۸، البقرہ ۱۱۹، المائدہ ۱۹۔

۲۵۷ الاعراف ۱۸۸، فاطر ۲۴، سبا ۲۸، البقرہ ۱۱۹، المائدہ ۱۹۔ ۲۵۸ الصف ۶۔

۲۵۹ الفرقان ۵۶، الفتح ۹، بنی اسرائیل ۱۰۵، الاحزاب ۴۵۔ ۲۶۰ الغاشیہ ۲۱۔

۲۶۱ الرعد ۷۔ ۲۶۲ الاحزاب ۴۶۔

۲۶۳ المزمل ۱۔

۲۶۴ المدثر ۱۔

۲۶۵ الاحزاب ۴۰۔

نبی)، ہادی[۲۶۶] (راہِ ہدایت دکھانے والے) ہیں، رحمۃ للعالمین[۲۶۷] (سارے جہان کے لیے رحمت) ہدایت کے روشن چراغ[۲۶۸]، حق کے گواہ[۲۶۹]، اُمت کے خیرخواہ اور غمگسار ہیں[۲۷۰] مسلمانوں کے لیے رؤف[۲۷۱] (شفقت اور مہربانی فرمانے والے) اور رحیم ہیں[۲۷۲]۔

آپ کی دعوت آہستہ آہستہ پورے عرب کو متاثر کر رہی تھی جس سے اسلام کا محاذ مضبوط ہو رہا تھا اور کفر کی قوت میں کمی آ رہی تھی[۲۷۳] مگر اس کے باوصف اہلِ باطل نہایت سرگرمِ عمل تھے۔ انہوں نے دعوتِ حق سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے فنونِ لطیفہ کا محاذ کھولا، دل بہلاونے اور تفریح کا سامان مہیا کیا۔ راگ رنگ اور کھیل تماشے کا انتظام کیا اور دلچسپ افسانوی قصوں کا بیان شروع کر دیا[۲۷۴]۔

کفار نے آپ سے سودے بازی اور سمجھوتے کی کوششیں بھی کیں اور کہا کہ "اس قرآن کے بجائے کوئی دوسرا قرآن لے آیئے یا اسی میں ہمارے حسبِ منشا ترمیم کر دیجیے"۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "ان لوگوں سے کہہ دیجیے مجھے یہ اختیار نہیں ہے کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی کر دوں میں تو بس اُسی وحی کا پیرو ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے روزِ قیامت کے عذاب کا ڈر ہے[۲۷۵]"۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۶ھ الشوریٰ ۵۲۔

۲۶۷ھ الانبیاء ۱۰۷۔

۲۶۸ھ الاحزاب ۴۶۔

۲۶۹ھ النحل ۸۹۔ البقرہ ۱۴۳۔ النساء ۴۱۔ الحج ۷۸۔

۲۷۰ھ التوبہ ۱۲۸۔

۲۷۱ھ التوبہ ۱۲۸۔

۲۷۲ھ التوبہ ۱۲۸۔

۲۷۳ھ الرعد ۴۱۔ الانبیاء ۴۴۔

۲۷۴ھ لقمان ۶۔

۲۷۵ھ یونس ۱۵۔

کو کفار کی ان سودے بازیوں کے مقابلے میں ثابت قدم رہنے اور ان کی چالوں سے بچنے کی تلقین کی اور اپنی طرف سے حفاظت کا پورا اطمینان دلایا۔[۲۷۶]

مخالفینِ حق نے حضورؐ کو غیر اللہ کا خوف دلانے کی بھی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے ہر حال میں آپ کو ثابت قدم رکھا اور ہر صورت میں آپ کو تحفظ کا یقین دلایا۔[۲۷۷]

اہلِ کتاب — یہود و نصاریٰ — نے بھی آپ کی تکذیب کی اور آپ کے مخالف ہو گئے۔ حالانکہ یہ لوگ آپ کو برحق جانتے تھے۔[۲۷۸] ان کے انکار کے وجوہ میں حسد، ضد اور خواہش پرستی شامل تھی۔[۲۷۹]

اذیت رسانی کفارِ مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا اور سخت اذیتوں میں مبتلا کیا۔[۲۸۰] اہلِ ایمان نہایت کمزور اور بے سر و سامان تھے اور دشمنوں کے نرغے میں گھرے ہوئے تھے۔[۲۸۱]

واقعۂ معراج آپ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ اسراء یعنی معراج ہے۔ اس میں اللہ ربّ العالمین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات مسجدِ حرام سے لے گیا اور مسجدِ اقصیٰ کی بابرکت فضا کی سیر کرائی۔ اس دوران میں کچھ خاص نشانیوں کا مشاہدہ بھی کرایا۔[۲۸۲]

ہجرت کفارِ مکہ نے آپ کو قید کرنے یا جلا وطن یا قتل کر دینے کا منصوبہ بنایا۔[۲۸۳] جس کے نتیجے میں حضورؐ کو مکہ سے خفیہ طور پر ہجرت کرنی پڑی۔[۲۸۴] ہجرت کے وقت آپ کے ایک

---

۲۷۶ بنی اسرائیل ۷۴، ۷۵، ہود ۱۱۲، ۱۱۳ ۔ ۲۷۷ الزمر ۳۶۔

۲۷۸ البقرہ ۸۹، ۱۰۹، ۱۴۴، ۱۴۶، آلِ عمران ۸۶، ۹۹، الانعام ۱۱۴، الرعد ۴۳ ۔

۲۷۹ القصص ۵۰، آلِ عمران ۱۹، البقرہ ۸۹، ۱۰۹، النساء ۵۴ ۔

۲۸۰ الاعراف ۱۸۸، التوبہ ۶۱ ۔ ۲۸۱ الانفال ۲۶ ۔

۲۸۲ بنی اسرائیل ۱ ۔

۲۸۳ الانفال ۳۰ ۔

۲۸۴ بنی اسرائیل ۵۰، التوبہ ۱۳، ۴۰ ۔

صحابی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ کفار آپ کے تعاقب میں تھے۔ حضورؐ اپنے ساتھی سمیت ایک غار میں چھپے ہوئے تھے۔ دشمنانِ اسلام اسی غار کے بالکل قریب پہنچ گئے، یہاں تک کہ غار کے اندر بھی ان کی آہٹ برابر سنائی دے رہی تھی۔ اس نازک موقع پر آپ کے ساتھی کچھ گھبرا گئے۔ آپؐ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

"غم نہ کیجیے! اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"[285]

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے آپ بخیریت یثرب (مدینہ) تشریف لے گئے۔[286] اور وہاں جاتے ہی آپؐ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔[287] کچھ عرصہ بعد آپؐ نے مکہ سے آنے والے مہاجرین اور مدینے کے نیک دل انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔[288] مدینہ میں یہود و نصاریٰ کے علاوہ منافقین کا گروہ بھی آپ کا سخت مخالف تھا۔[289] سب نے مل کر حق کو نیچا دکھانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر ان سب کی پھونکوں سے چراغِ حق بجھنے کے بجائے تابندہ تر اور پائندہ تر ہوتا چلا گیا اور اہلِ حق ایک منظم قوت کی شکل میں ابھرتے چلے گئے۔[290] مکہ میں مسلمان نہایت کمزور اور بے سروسامان تھے، دشمنوں کے نرغے میں تھے۔ مدینے میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی تائید و نصرت سے تمکن عطا کیا، طاقتور بنایا اور خوشحال کر دیا۔[291]

غزوات

حضورؐ نے بہت سی لڑائیوں میں بھی حصہ لیا جن میں غزوۂ بدر،[292] غزوۂ احزاب،[293] بیعتِ رضوان[294] (صلحِ حدیبیہ)، فتح مکہ[295] اور غزوۂ حنین[296] شامل ہیں۔

---

[285] التوبہ ۴۰۔ [286] بنی اسرائیل ۸۰، التوبہ ۱۰۱۔

[287] التوبہ ۱۰۸۔ [288] آلِ عمران ۱۰۳، الانفال ۷۲، ۷۴۔

[289] التوبہ ۱۰۱، ۶۴، الاحزاب ۱، ۱۲، الانفال ۴۹، المنافقون ۸۔

[290] التوبہ ۳۲، ۳۳، ۱۰۰، الصف ۸، ۹، الفتح ۲۹ [291] الانفال ۲۶۔

[292] آلِ عمران ۱۲۳۔ [293] الاحزاب ۹ تا ۲۵۔

[294] الفتح ۱۸۔

[295] الحدید ۱۰، النصر ۱۔ [296] التوبہ ۲۵ تا ۲۷۔

ازواج و اولاد آپؐ کی کئی بیویاں تھیں[۲۹۷] اور اولاد بھی تھی، جن میں بیٹیاں بھی تھیں[۲۹۸]۔ مگر آپؐ کا کوئی بیٹا بڑی عمر کو نہیں پہنچا[۲۹۹]۔

وفات آخری عمر میں آپؐ نے حج کیا اور خطبۂ حج بھی اِرشاد فرمایا[۳۰۰]۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپؐ نے انتقال فرمایا[۳۰۱]۔

مقام و شخصیت آپؐ انسان تھے[۳۰۲]، فرشتہ نہیں تھے[۳۰۳]۔ آپؐ اللہ کے بندے[۳۰۴]، اس کے رسُول اور آخری نبی تھے[۳۰۵]۔ آپؐ معصُوم تھے[۳۰۶]۔ بشریّت کا کامل نمونہ تھے[۳۰۸]۔ آپؐ میں اُلوہیّت[۳۰۹] کا شائبہ نہ تھا۔ آپؐ اپنی عبادت کرانے کے لیے تشریف نہیں لائے تھے[۳۱۰] بلکہ آپؐ نے لوگوں کو یہی دعوت دی کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں[۳۱۱]۔ دوسرے انبیاء کرام کی طرح آپؐ مُکلّف تھے

---

۲۹۷ الاحزاب ۶، ۲۸، ۵۳، ۵۹، التحریم ا تا ۵۔

۲۹۸ الاحزاب ۵۹، الرعد ۳۸۔

۲۹۹ الاحزاب ۴۰۔

۳۰۰ التوبہ ۳۔

۳۰۱ الزمر ۳۰، آلِ عمران ۱۴۴، الحجر ۹۹۔

۳۰۲ التوبہ ۱۲۸، الکہف ۱۱۰، الفرقان ۷، بنی اسرائیل ۹۳،۱۰، الانبیاء ۷، ۸۔

۳۰۳ الانعام ۵۰۔

۳۰۴ الحدید ۹، الجن ۱۹، بنی اسرائیل ۱، الکہف ۱، النجم ۱۰۔

۳۰۵ آلِ عمران ۱۴۴، المائدہ ۶۷، الاحزاب ۲۱، ۴۰، الفتح ۲۹، الحشر ۷۔

۳۰۶ الانفال ۶۴، ۶۵، ۷۰، التوبہ ۷۳، الاحزاب ۲۸، ۴۵، ۵۰، الممتحنہ ۱۲، التحریم ۱۔

۳۰۷ الفتح ۲۔

۳۰۸ القلم ۴، الاحزاب ۲۱۔

۳۰۹ یُونس ۴۹، ۱۵، الانعام ۱۷، ۵۰، ۵۷، ۵۸، الاعراف ۱۸۸، الرعد ۴۰، الزمر ۴۱۔

۳۱۰ آل عمران ۷۹۔ ۳۱۱ الانبیاء ۲۵، الانعام ۱۰۲، یُونس ۳، النجم ۶۲، النساء ۳۶۔

اور قیامت کے روز اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہوں گے[۳۱۲]۔

آئینی اور قانونی حیثیت

تمام انسانوں کے لیے آپؐ واجب الاطاعت رہنما ہیں[۳۱۳]۔ آپؐ کا دیا ہوا فیصلہ اللہ کا فیصلہ ہے جس کی خلاف ورزی قابلِ مؤاخذہ جرم ہے[۳۱۴]۔ آپؐ کی اطاعت میں لوگوں کے لیے امتحان اور آزمائش ہے[۳۱۵]۔ آپؐ کی نافرمانی کا ارتکاب کرنے والا قیامت کے دن کفِ افسوس ملے گا[۳۱۶]۔ آپؐ میرے مستند شارح اور شارع ہیں[۳۱۷]۔ قانون سازی میں آپؐ کی سنت میری طرح ماخذ قانون ہے[۳۱۸]۔ آپؐ کا فیصلہ قیامت تک بدلا نہیں جا سکتا[۳۱۹]۔ آپؐ کے حکم سے سرتابی کرنا کفر اور منافقت کی علامت ہے[۳۲۰]۔ آپؐ کی پیروی ایمان کا اصلی معیار ہے[۳۲۱]۔

اخلاق و عادات

آپؐ کے اخلاق و خصائل نہایت ہی اعلیٰ تھے[۳۲۲]۔ آپؐ صادق اور امین[۳۲۳] تھے۔ بے خوف[۳۲۴]، صاحبِ عزم[۳۲۵]، ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کرنے والے[۳۲۶]

---

۳۱۲ البقرہ ۱۴۵، النساء ۸۰، المائدہ ۶۷، ۱۱۶ تا ۱۱۸، الاعراف ۶۔

۳۱۳ النساء ۶۴، ۶۵۔

۳۱۴ الاحزاب ۳۶۔

۳۱۵ البقرہ ۱۴۳۔

۳۱۶ الفرقان ۲۷۔

۳۱۷ النحل ۴۴، ۶۴، آلِ عمران ۱۶۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱۔

۳۱۸ النساء ۶۵، ۱۰۵، النحل ۴۴، ۶۴، الاحزاب ۲۱، ۳۶۔

۳۱۹ الاحزاب ۴۰، الحشر ۷، الاعراف ۱۵۷۔

۳۲۰ النساء ۶۱۔ ۳۲۱ النساء ۶۵۔ ۳۲۲ القلم ۴۔

۳۲۳ الاحزاب ۲۲، یٰسٓ ۵۲، آلِ عمران ۱۶۱۔ ۳۲۴ التوبہ ۴۰۔

۳۲۵ الاحقاف ۳۵۔

۳۲۶ آلِ عمران ۱۵۹، النساء ۸۱، الفرقان ۵۸، التوبہ ۱۲۹، الاحزاب ۳، ۴۸۔

تھے۔ بلند حوصلہ اور عالی ظرف تھے[۳۲۷]۔ اپنے بدترین دشمنوں کے لیے بھی دعائے خیر کہنے والے تھے[۳۲۸]۔ نہایت نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ تنگ مزاج اور سنگ دل نہیں تھے[۳۲۹]۔ لوگوں تک ہدایتِ الٰہی پہنچانے کی شدید تڑپ رکھتے تھے اور دعوتِ حق کے منکروں کی گمراہانہ روش اور سرکشی پر کڑھتے تھے[۳۳۰]۔ آپؐ نہایت عابد و زاہد تھے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کی یاد اور اس کی عبادت میں مشغول رہتے[۳۳۱]۔ آپؐ سادگی پسند تھے اور تکلف نہیں برتتے تھے[۳۳۲]۔ غریب اور نادار لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور ان کی دلجوئی فرماتے تھے[۳۳۳]۔ اپنی اُمت کے افراد سے حد درجہ محبت کرنے والے ہر حال میں ان کی بھلائی چاہنے والے، ان کے نقصان کو اپنا نقصان سمجھنے والے اور اُن کا غم کھانے والے تھے۔ آپؐ حد درجہ مشفق اور ہمدرد تھے[۳۳۴]۔ غرضیکہ اخلاق و عادات کے معاملے میں آپؐ کی شخصیت میری تعلیمات کا اعلیٰ ترین عملی نمونہ تھی[۳۳۵]۔ آپؐ نوعِ انسانی کے لیے بہترین اخلاق کا بلند ترین معیار ہیں[۳۳۶]۔

فضائل

آپؐ کامل ترین اور بے مثال انسان تھے[۳۳۷]۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا[۳۳۸]۔ آپؐ خُلقِ عظیم کے مالک تھے[۳۳۹]۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہمیشہ کے لیے شہرۂ آفاق

---

۳۲۷ الاحقاف ۳۵، الاعراف ۱۹۹، المائدہ ۱۳، الحجر ۸۵، الزخرف ۸۹۔

۳۲۸ التوبہ ۸۰، المنافقون ۶۔ ۳۲۹ آلِ عمران ۱۵۹۔

۳۳۰ الکہف ۶، الشعراء ۳، النحل ۱۲۷، النمل ۷۰، الانعام ۳۳۔

۳۳۱ ہود ۱۲۳، الشعراء ۲۱۷ تا ۲۱۹، المزمل ۲۰۔ ۳۳۲ ص ۸۶۔

۳۳۳ الانعام ۵۲، الشعراء ۲۱۵۔

۳۳۴ التوبہ ۱۲۸۔

۳۳۵ القلم ۴، الاحزاب ۲۱۔

۳۳۶ الاحزاب ۲۱، القلم ۴۔

۳۳۷ الاحزاب ۲۱، القلم ۴۔

۳۳۸ الانبیاء ۱۰۷۔ ۳۳۹ القلم ۴۔

بنا دیا۔[۳۴۰] آپ کو کوثر (خیرِ کثیر) عطا کیا گیا۔[۳۴۱] آپ اُمّی تھے۔[۳۴۲] مگر آپ کو اللہ نے کتاب و حکمت اور وسیع علم سے نوازا۔[۳۴۳] آپ پر اللہ کا خاص فضل و کرم تھا۔[۳۴۴] آپ سے دینِ اسلام کی تکمیل ہوئی۔[۳۴۵] آپ ہدایت کے سُورج اور چاند ہیں۔[۳۴۶] تمام انبیاء کرام سے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لیا تھا کہ اگر اُن کے زمانے میں آپ تشریف لے آئیں تو وہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی تائید و حمایت کریں۔[۳۴۷] دوسرے انبیاء کرام کی طرح آپ نے کارِ نبوت کے لیے کسی سے کوئی مُعاوضہ طلب نہ کیا۔[۳۴۸] مومنین کے لیے آپ کی بعثت اللہ کا عظیم احسان ہے۔[۳۴۹] آپ نہایت درجہ ذہین اور سمجھ دار تھے۔[۳۵۰] آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت بھیجتا ہے، اُس کے فرشتے آپ پر درُود بھیجتے ہیں اور سب مسلمانوں کو یں نے یہ حکم دیا ہے کہ وہ بھی آپ پر درُود و سلام بھیجا کریں۔[۳۵۱] آپ سے بَیعت اللہ سے بیعت تھی۔ آپ کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کا نمائندہ تھا۔[۳۵۲] آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔[۳۵۳] آپ کی پیروی محبت

---

۳۴۰ انشراح ۴۔

۳۴۱ الکوثر ۱۔

۳۴۲ الاعراف ۱۵۷، ۱۵۸، الجمعہ ۲۔

۳۴۳ النساء ۱۱۳۔

۳۴۴ النساء ۱۱۳۔

۳۴۵ المائدہ ۳۔

۳۴۶ الاحزاب ۴۶۔

۳۴۷ آلِ عمران ۸۱۔

۳۴۸ الانعام ۹۰، یُوسف ۱۰۴، الفرقان ۵۷، سبا ۴۷، ص ۸۶۔

۳۴۹ آلِ عمران ۱۶۴۔

۳۵۰ البقرہ ۲۷۳۔

۳۵۱ الاحزاب ۵۶۔ ۳۵۲ الفتح ۱۰، الانفال ۱۷۔

۳۵۳ النساء ۸۰۔

الہٰی کا اصل معیار ہے۔[۳۵۴] آپؐ کا طریقِ زندگی تمام انسانوں کے لیے اُسوۂ حسنہ ہے۔[۳۵۵]

زلّات حضورؐ سے چند لغزشیں بھی ہوئیں، جن کو اللہ تعالےٰ نے فوراً مُعاف کر دیا۔[۳۵۶]

آداب آپؐ کے چند مخصوص آداب ہیں جن کو ملحوظ رکھنا ہر مُسلمان کے لیے لازم ہے۔

۱۔ آپؐ کی کامل اور غیر مشروط اطاعت کرنا۔[۳۵۷]

۲۔ آپؐ کی تعظیم اور احترام کرنا۔[۳۵۸]

۳۔ آپؐ کو اپنی جان، مال، اپنے بیوی بچّوں، اپنے رشتہ داروں اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبُوب رکھنا۔[۳۵۹]

۴۔ آپؐ کی ازواجِ مُطہّرات کو اپنی مائیں سمجھنا۔[۳۶۰]

۵۔ آپؐ کا نام آئے تو آپؐ پر دُرود و سلام بھیجنا۔[۳۶۱]

۶۔ آپؐ کی مجلس میں مسلمانوں کو نرمی سے بات کرنے کی اجازت تھی مگر زور شور سے بولنا ممنوع تھا۔ کیونکہ اس سے اُن کے تمام اعمال ضائع ہونے کا اندیشہ تھا۔[۳۶۲]

۷۔ آپؐ کو تکلیف اور اذیّت دینا ناجائز تھا۔[۳۶۳]

۸۔ آپؐ سے بے مقصد سوالات پُوچھنا منع تھا۔[۳۶۴]

۳۵۴ؔ آلِ عمران ۳۱۔ ۳۵۵ؔ الاحزاب ۲۱۔ ۳۵۶ؔ التوبہ، الانفال ۶۷، التحریم ۱، الاحزاب ۳۷، عبس ۱ تا ۱۰۔

۳۵۷ؔ آلِ عمران ۱۳۲، الانفال ۲۰، محمد ۳۳، الاعراف ۱۵۷، الحشر ۷۔

۳۵۸ؔ الفتح ۹، الاعراف ۱۵۷۔

۳۵۹ؔ الاحزاب ۶، التوبہ ۹۔

۳۶۰ؔ الاحزاب ۶۔

۳۶۱ؔ الاحزاب ۵۶۔

۳۶۲ؔ الحجرات ۲، ۳۔ ۳۶۳ؔ الاحزاب ۵۷، التوبہ ۶۱۔

۳۶۴ؔ البقرہ ۱۰۸۔

۹۔ آپؐ کے گھر میں داخلے اور دعوتِ طعام وغیرہ کے خاص آداب تھے جن کی پابندی ضروری تھی۔[۳۶۵]

۱۰۔ آپؐ کو گھر سے بُلانے کے لیے چلّا کر آواز دینا ناجائز تھا۔[۳۶۶]

۱۱۔ آپؐ کی مجلس میں اگر کوئی اجتماعی معاملہ زیرِ غور ہوتا تو آپؐ سے اجازت لیے بغیر اُٹھ کر جانا جائز نہ تھا۔[۳۶۷]

عالمگیریّت آپؐ کا پیغمبرانہ کام کسی خاص نسل یا قوم یا زمانے تک کے لیے محدود نہیں ہے بلکہ پُوری نوعِ انسانی کے ہر دَور کے لیے آپؐ کی نبوّت اور ہدایت عام ہے[۳۶۸] اِس لیے آپؐ کی بعثت سے لے کر قیامت تک ہر شخص کے لیے آپؐ کی اطاعت کرنا فرض اور لازمی ہے۔[۳۶۹] آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے[۳۷۰]۔ ہدایت کے باب میں آپ بمنزلہ آفتاب و ماہتاب ہیں جن کی روشنی پُورے عالم کے لیے ہے[۳۷۱]۔ پُوری نوعِ انسانی آپؐ کی مخاطب ہے[۳۷۲]۔ آپؐ پر ایمان لانا شرطِ نجات ہے[۳۷۳]۔ آپؐ کا اُسوۂ حسنہ پُوری انسانیت کے لیے مثالی نمونہ ہے۔[۳۷۴]

---

۳۶۵ الاحزاب ۵۳۔

۳۶۶ الحجرات ۴۔۵۔

۳۶۷ النور ۶۲۔

۳۶۸ الاعراف ۱۵۸، سبا ۲۸، الانعام ۱۹، الاحزاب ۴۰، التکویر ۲۷، ۲۸۔

۳۶۹ آلِ عمران ۱۳۲، الانفال ۲۰، الاحزاب ۴۰، الاعراف ۱۵۷، الحشر ۷۔

۳۷۰ الانبیاء ۱۰۷۔

۳۷۱ الاحزاب ۴۶۔

۳۷۲ یوسف ۱۰۴، الفرقان ۱، الاعراف ۱۵۷، الحجر ۹۔ التکویر ۲۷۔

۳۷۳ النساء ۴۷۔

۳۷۴ الاحزاب ۲۱۔

آخرت

س ۔ کیا ہر شخص اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہے ؟

ج ۔ جی ہاں ۔قیامت کے روز ہر شخص سے اُس کے ایک ایک عمل کا حساب لیا جائے گا۔[۳۷۵] اس کے اچھے اور بُرے سب اعمال تولے جائیں گے[۳۷۶] پھر جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی ، اُسے جنت عطا ہوگی[۳۷۷] اور جس کی بُرائیاں زیادہ ہوں گی اُسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔[۳۷۸]

س ۔ کیا انسانی اعمال کو ریکارڈ کیا جا رہا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں ، اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے اعمال کو محفوظ رکھنے کا انتظام فرمایا ہے اور قیامت کے روز ان سب کا حساب ہوگا۔[۳۷۹]

س ۔ کیا آخرت میں اللہ کے حضور ہر آدمی کو تن تنہا پیش ہونا ہوگا ؟

ج ۔ جی ہاں ، جس طرح ہر آدمی تنہا پیدا ہوتا ہے اسی طرح وہ اللہ کے حضور بھی تنہا پیش ہوگا۔[۳۸۰]

س ۔ کیا وہاں مجرموں کے خلاف اُن کے اپنے اعضاء بھی گواہی دیں گے ؟

ج ۔ جی ہاں۔[۳۸۱]

س ۔ جنت کیا ہے ؟

---

۳۷۵ الاعراف ۶ ، الانبیاء ۴۷ ، الزلزال ۷ ، ۸ ، ابراہیم ۴۱ ، البقرہ ۲۸۴ ۔

۳۷۶ الاعراف ۸ ، الانبیاء ۴۷ ۔

۳۷۷ القارعہ ۶ ، المومنون ۱۰۲ ، الاعراف ۸ ۔

۳۷۸ القارعہ ۸ ، المومنون ۱۰۳ ، الاعراف ۹ ۔

۳۷۹ الانعام ۹۵ ۔

۳۸۰ الزلزال ۷ ، ۸ ، لقمان ۶ ، قٓ ۱۷ ، ۱۸ ، الحاقہ ۱۸ ۔

۳۸۱ حٰمٓ سجدہ ۱۹ تا ۲۱ ، یٰسٓ ۶۵ ۔

ج ۔ جنت وہ مقامِ راحت ہے[۳۸۲] جو آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اُن کے اعمال کی جزا کے طور پر عطا کرے گا[۳۸۳]۔ جہاں اُن کو اپنی خواہش کے مطابق ہر قسم کی آسائشیں اور نعمتیں میسر ہونگی[۳۸۴]۔ اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے[۳۸۵]۔

س ۔ دوزخ کیا ہے؟

ج ۔ دوزخ وہ آتشیں مقام ہے[۳۸۶] جہاں آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں اور کافروں کو سزا کے طور پر ڈالے گا[۳۸۷]۔ وہاں وہ ہمیشہ کے لیے[۳۸۸] آگ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے[۳۸۹] اور اُن کو کبھی موت نہیں آئے گی[۳۹۰]۔

س ۔ جزا و سزا کیوں ضروری ہے؟

ج ۔ تاکہ ہر شخص کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیا جا سکے[۳۹۱]۔

س ۔ کیا آخرت میں دیدارِ الٰہی ہوگا؟

ج ۔ جی ہاں، آخرت میں نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے[۳۹۲]۔ مگر بُرے لوگوں کو دیدارِ الٰہی سے محروم رکھا جائے گا[۳۹۳]۔

---

۳۸۲ الدخان ۵۱، ۵۲، الفرقان ۱۵، ۲۴، ۷۵، ۷۶۔

۳۸۳ الاحقاف ۱۴، الفرقان ۱۵، البینہ ۹۸، آلِ عمران ۱۳۶، الدہر ۱۲۔

۳۸۴ حٰمٓ سجدہ ۳۰ تا ۳۲، النحل ۳۱، الفرقان ۱۶، الزمر ۳۴، الشوریٰ ۲۲۔

۳۸۵ البقرہ ۲۵، ۸۲، آلِ عمران ۱۵، الاعراف ۴۲، یونس ۲۶، ہود ۲۳۔

۳۸۶ الفرقان ۶۵، ۶۶، آلِ عمران ۱۹۷، النساء ۹۷، الرعد ۱۸، العنکبوت ۶۸۔

۳۸۷ حٰمٓ سجدہ ۲۷، بنی اسرائیل ۹۷، ۹۸، الکہف ۱۰۵، ۱۰۶، فاطر ۳۶، السجدہ ۲۰۔

۳۸۸ البقرہ ۳۹، ۲۵۷، آلِ عمران ۱۱۶، المومنون ۱۰۳، الجن ۲۳، البینہ ۶۔

۳۸۹ الانفال ۱۴، الحج ۲۲، فاطر ۷، الزخرف ۷۴، الملک ۶۔ ۳۹۰ الدخان ۵۶۔

۳۹۱ الجاثیہ ۲۲، البقرہ ۲۸۱، آلِ عمران ۲۵، ۱۹۵، القلم ۳۵، ۳۶، الزلزال ۶ تا ۸۔

۳۹۲ القیامہ ۲۲، ۲۳۔ ۳۹۳ المطففین ۱۵۔

باب ۵

اَحکامُ القرآن

س - کیا آپ کے احکام کی پیروی لازمی ہے ؟

ج - جی ہاں، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ میرے تمام اَحکامات کی پابندی کرے[1]۔

س - کیا آپ کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی جائز ہے ؟

ج - ہرگز نہیں، میرے ہر فیصلے کی پابندی کرنا لازمی ہے[2]۔

س - اگر کوئی مسئلہ آپ نے واضح طور پر حل نہ کیا ہو تو پھر کیا کیا جائے ؟

ج - ایسی صورت میں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت پر عمل کیا جائے، کیونکہ میری سب سے زیادہ مُعتبر اور مستند ترین تشریح وہی ہے[3]۔

س - اگر کوئی مسئلہ سُنّت میں بھی واضح نہ ہو تو پھر کس کی طرف رجُوع کیا جائے ؟

ج - ایسی صُورت میں علمائے اُمّت کے اِجماع کی پیروی کی جائے[4]۔

س - اپنے چند احکامات اِرشاد فرمائیے ؟

ج - مَیں نے دو قسم کے احکام دیئے ہیں ایک اَوامر —— جن کے کرنے کا مَیں نے حکم دیا ہے، دوسرے نَواہی —— جن کے کرنے سے مَیں نے منع کیا ہے۔

میرے چند اَوامر یہ ہیں :

---

[1] الانعام ۱۵۵، الاعراف ۳، المائدہ ۴۴، ۴۵، ۴۷، لقمان ۲۱، الزمر ۵۵۔

[2] النور ۵۱، المائدہ ۴۹، محمد ۳۳۔

[3] النساء ۶۵، ۱۰۵، النحل ۴۴، ۶۴، الاحزاب ۲۱، ۳۶، الحشر ۷۔

[4] النساء ۵۹، ۸۳، ۱۱۵۔

۱۔ نماز قائم کرنا۔[5]

۲۔ روزہ رکھنا۔[6]

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔[7]

۴۔ حج کرنا۔[8]

۵۔ والدین سے حسنِ سلوک کرنا۔[9]

۶۔ حق و انصاف سے فیصلہ کرنا۔[10]

۷۔ دعوت و تبلیغ کرنا۔[11]

۸۔ سچی گواہی دینا۔[12]

۹۔ صحیح ناپ تول کرنا۔[13]

۱۰۔ وعدے کی پابندی کرنا۔[14]

میرے چند نواہی یہ ہیں:

۱۔ شرک کرنا۔[15]

---

[5] النور ۵۶، الروم ۳۱، الحج ۷۸، الانعام ۷۲۔ [6] البقرہ ۱۸۳، ۱۸۵۔

[7] النور ۵۶، الحج ۷۸، المزمل ۲۰، المجادلہ ۱۳۔

[8] آلِ عمران ۹۷، الحج ۲۶، ۲۷۔

[9] بنی اسرائیل ۲۳، الاحقاف ۱۵، النساء ۳۶۔

[10] المائدہ ۸، النساء ۵۸، النحل ۹۰۔

[11] آلِ عمران ۱۰۴، ۱۱۰، البقرہ ۱۴۳، التوبہ ۷۱۔

[12] المائدہ ۸، النساء ۱۳۵۔

[13] بنی اسرائیل ۳۵، الرحمٰن ۹، الانعام ۱۵۳۔

[14] المائدہ ۱، بنی اسرائیل ۳۴، الانعام ۱۵۳۔

[15] النساء ۳۶، الانعام ۱۴، ۱۵۲، الروم ۳۱۔

۲۔ جھوٹ بولنا۔[16]

۳۔ غیبت کرنا۔[17]

۴۔ ناپ تول میں کمی کرنا۔[18]

۵۔ شراب پینا۔[19]

۶۔ جُوا کھیلنا۔[20]

۷۔ سُود کھانا۔[21]

۸۔ زِنا کرنا۔[22]

۹۔ فضُول خرچی کرنا۔[23]

۱۰۔ یتیموں کا مال کھانا۔[24]

س۔ کن چیزوں کا کھانا حرام ہے؟

ج۔ ایک مسلمان کے لیے خنزیر کا گوشت، مُردار، خُون اور ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذِبح نہ کی گئی ہو۔ ان سب کا کھانا حرام ہے۔[25]

---

[16] الحج ۳۰، الفرقان ۷۲۔

[17] الحجرات ۱۲۔

[18] الرحمٰن ۹، المطففین ۳، ہُود ۸۴۔

[19] المائدہ ۹۰، ۹۱۔

[20] المائدہ ۹۰، ۹۱۔

[21] البقرہ ۲۷۵، ۲۷۸، آلِ عمران ۱۳۰۔

[22] بنی اسرائیل ۳۲، الفرقان ۶۸، الممتحنہ ۱۲۔

[23] الاعراف ۳۱، الانعام ۱۴۱، الفرقان ۶۷۔

[24] الانعام ۱۵۲، بنی اسرائیل ۳۴، النساء ۱۰۔

[25] البقرہ ۱۷۳، النحل ۱۱۵۔

س۔ آپ نے سب سے زیادہ کس حکم کی تاکید کی ہے؟

ج۔ نماز قائم کرنے کی۔ اس حکم کو میں نے سینکڑوں بار دُہرایا ہے۔[26]

---

[26] البقرہ ۳، ۱۵۳، ۱۷۷، ۲۳۸، ۲۷۷، النساء ۱۰۳، المائدہ ۶، ہود ۱۱۴، الحج ۴۱۔

باب ۶

عبادات

س ۔ عبادت کا فلسفہ کیا ہے ؟

ج ۔ عبادت دراصل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پہ بندے کی طرف سے شکر کا اظہار ہے۔[1]

س ۔ عبادت کا دارومدار کس چیز پر ہے ؟

ج ۔ ہر عمل کی طرح عبادت کا دارومدار بھی اِخلاصِ نیت پر ہے۔[2]

س ۔ کیا نماز ادا کرنے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے ؟

ج ۔ جی ہاں۔[3]

س ۔ وضو کیسے کیا جاتا ہے ؟

ج وضو کے لیے پہلے مُنہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ پانی سے دھونے چاہییں۔ پھر سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا چاہیے اور آخر میں دونوں پاؤں دھونے چاہییں۔[4]

س ۔ اگر وضو کے لیے پانی نہ ملے تو پھر کیا کرنا چاہیے۔

ج ۔ تیمم کر لینا چاہیے۔[5]

س ۔ تیمم کیسے کیا جاتا ہے ؟

---

[1] ـــــ العنکبوت ۱۷، الکوثر ۱، ۲، قریش ۱تا۴، النحل ۱۱۴، الزخرف ۴-۶۔

[2] الزمر ۲، ۳، ۱۱، ۱۴، الحج ۳۷ ۔

[3] المائدہ ۶ ۔

[4] المائدہ ۶ ۔

[5] المائدہ ۶ ۔

ج ۔ پاک مٹّی سے مُنہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا چاہیے[6]

س ۔ کیا نماز ادا کرنا فرض ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، ہر مسلمان پر نماز کا ادا کرنا فرض ہے[7]

س ۔ کیا ایک مُسافر کے لیے نماز میں قصر کرنا جائز ہے ؟

ج ۔ جی ہاں[8]

س ۔ کیا نماز سے پہلے اذان کہی جائے ؟

ج ۔ جی ہاں[9]

س ۔ کیا آپ نے نمازِ جُمعہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں[10]

س ۔ کیا نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیے ؟

ج ۔ جی ہاں، ہر مُسلمان کی وفات پر اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے مگر کسی غیر مسلم کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں[11]

س ۔ کیا روزہ رکھنا فرض ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مُسلمانوں پر ماہِ رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے[12]

س ۔ روزے کی حکمت کیا ہے ؟

---

[6] المائدہ ۶ ۔

[7] البقرہ ۳، ۱۵۳، ۲۳۸، ۲۷۷، النساء ۱۰۳، المائدہ ۶، ہُود ۱۱۴، الحج ۴۱ ۔

[8] النساء ۱۰۱ ۔

[9] المائدہ ۵۸، الجمعہ ۹ ۔

[10] الجُمعہ ۹ ۔

[11] التوبہ ۸۴ ۔

[12] البقرہ ۱۸۳، ۱۸۵ ۔

ج ۔ روزہ حصولِ تقویٰ کا بہترین ذریعہ ہے[13]۔

س ۔ کیا زکوٰۃ دینا فرض ہے؟

ج ۔ جی ہاں، ہر صاحبِ نصاب مُسلمان پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے[14]۔

س ۔ زکوٰۃ کے فوائد کیا ہیں؟

ج ۔ زکوٰۃ کے چند فائدے یہ ہیں:

۱۔ اس سے غریبوں اور حاجت مندوں کی ضروریات پُوری ہوتی ہیں[15]۔

۲۔ اس سے دولت کا اِرتکاز ختم ہوتا ہے[16]۔

۳۔ اس سے مال و دولت پاک ہو جاتا ہے[17]۔

۴۔ اس سے قُربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے[18]۔

س ۔ زکوٰۃ کہاں صرف کی جائے؟

ج ۔ زکوٰۃ صرف کی جائے

۱۔ فقراء پر۔

۲۔ مساکین پر۔

۳۔ زکوٰۃ جمع کرنے والوں پر۔

۴۔ غیر مُسلموں پر، جن کے دلوں میں دین کی اُلفت پیدا کرنا مقصود ہو۔

۵۔ غلاموں کو آزاد کرانے پر۔

---

[13] البقرہ ۱۸۳۔

[14] التوبہ ۶۰، البینہ ۵، البقرہ ۱۱۰، الحج ۷۸، النور ۵۶۔

[15] المعارج ۲۴، ۲۵، البقرہ ۱۰۷۔

[16] الحشر ۷۔

[17] التوبہ ۱۰۳، اللیل ۱۰، ۱۸۔

[18] التوبہ ۹۹۔

۶۔ قرضداروں کا قرضہ چکانے پر۔

۷۔ مسافروں پر،

۸۔ اللہ کی راہ میں[19]

س۔ کیا پہلی اُمتوں پر بھی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے فرائض عائد تھے؟

ج۔ جی ہاں[20]

س۔ کیا حج کرنا فرض ہے؟

ج۔ جی ہاں، ہر صاحبِ استطاعت مُسلمان پر زندگی میں ایک بار بیتُ اللہ کا حج کرنا فرض ہے[21]

س۔ کیا جہاد کرنا بھی فرض ہے؟

ج۔ جی ہاں، مسلمانوں پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی فرض ہے[22]

س۔ ذکرِ الٰہی کیسے کیا جائے اور اس کا فائدہ کیا ہے؟

ج۔ ذکرِ الٰہی صرف اُس طریقے سے کیا جائے جس طرح سے اللہ اور اس کے رسُول نے ہدایت فرمائی ہے[23] اللہ کی حمد وثنا[24]، تسبیح[25] وتکبیر[26]، شکر[27]، نماز[28] اور میری تلاوت[29] سب ذکرِ الٰہی میں شامل ہیں۔ اللہ کا ذکر ہر وقت اور ہر حال میں کرنا چاہیے[30]۔ جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا

---

[19] التوبہ ۶۰۔ [20] الانبیاء ۷۳، البقرہ ۸۳،۱۸۳، المائدہ ۱۲، مریم ۳۱، ۵۵۔

[21] آل عمران ۹۷، الحج ۲۶، ۲۷۔ [22] الحج ۳۹، ۴۰، البقرہ ۱۹۰، ۲۱۶، ۲۴۴، التوبہ ۲۹، ۳۰، ۱۲۳، النساء ۷۴، ۷۵۔

[23] البقرہ ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۸۵، ۲۳۹، الحج ۳۷۔

[24] بنی اسرائیل ۱۱۱، الحجر ۹۸، التوبہ ۱۱۲، طٰہٰ ۱۳۰، الروم ۱۸۔

[25] طٰہٰ ۳۴، آلِ عمران ۴۱، الواقعہ ۷۴، ۹۶، الاعلیٰ ۱، النصر ۳۔ [26] بنی اسرائیل ۱۱۱، المدثر ۳۔

[27] البقرہ ۱۵۲، ۱۷۲، النحل ۱۱۴، العنکبوت ۱۷، الزمر ۶۶۔

[28] طٰہٰ ۱۴، الجمعہ ۹، العنکبوت ۴۵، الاعلیٰ ۱۵، النساء ۱۴۲۔

[29] فاطر ۲۹، البقرہ ۱۲۱، الاحزاب ۳۴۔

[30] آل عمران ۱۹۱، النساء ۱۰۳، الدہر ۲۵۔

اُس پر شیطان مُسلط ہو جاتا ہے[۳۱] اور اُس کا عرصۂ حیات تنگ ہو جاتا ہے[۳۲]۔ ذکرِ الٰہی سے دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے[۳۳]۔

س ۔ کون سی دُعا قبول ہوتی ہے؟

ج ۔ جو دُعا اطاعتِ الٰہی کے جذبے سے اِخلاص کے ساتھ مانگی جائے[۳۴]۔

س ۔ کیا آپ نے کوئی دُعا بھی سکھائی ہے؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے بیسیوں دُعائیں سکھائی ہیں۔ میری ایک دُعا ملاحظہ ہو:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[۳۵]	اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۳۱؎ الزخرف ۳۶، المجادلہ ۱۹۔

۳۲؎ طٰہٰ ۱۲۴۔

۳۳؎ الرعد ۲۸۔

۳۴؎ الاعراف ۲۹، المومن ۱۴، ۶۵۔

۳۵؎ البقرہ ۲۰۱۔

۳۶؎ الانعام ۱۵۱، القصص ۵۰، الروم ۲۹، محمد ۱۶، القمر ۳۔

باب ۶

اخلاقیات

س ۔ آپ کی اخلاقی تعلیمات کیا ہیں ؟

ج ۔ میری بہت سی اخلاقی تعلیمات میں سے چند ایک یہ ہیں :

۱ ۔ سچ بولنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا[1]

۲ ۔ کسی کی غیبت نہ کرنا[2]

۳ ۔ سچی گواہی دینا[3]

۴ ۔ ایک دوسرے پر عیب نہ لگانا[4]

۵ ۔ ہر قسم کی بے حیائی سے بچنا[5]

۶ ۔ بدگمانی نہ کرنا[6]

۷ ۔ ہر حال میں عدل و انصاف کرنا[7]

۸ ۔ دوسروں کا مذاق نہ اڑانا[8]

---

[1] الاحزاب ۳۵ ، ۷۰ ، النساء ۹ ، آلِ عمران ۱۷ ۔

[2] الحجرات ۱۲ ۔

[3] المائدہ ۸ ، النساء ۱۳۵ ۔ [4] الحجرات ۱۱ ۔

[5] الاعراف ۳۳ ، الانعام ۱۵۱ ، الشوریٰ ۳۷ ، النحل ۹۰ ، النساء ۵ ۔

[6] الحجرات ۱۲ ۔

[7] المائدہ ۸ ، ۴۲ ، النساء ۵۸ ، ۱۳۵ ، الشوریٰ ۱۵ ، النحل ۹۰ ۔

[8] الحجرات ۱۱ ۔

۹۔ اچھی گفتگو کرنا۔[9]

۱۰۔ کسی کو بُرے نام سے نہ پکارنا۔[10]

۱۱۔ مُشکلات میں صبر کرنا۔[11]

۱۲۔ ظُلم نہ کرنا۔[12]

۱۳۔ خیانت نہ کرنا۔[13]

۱۴۔ نعمتوں پر شُکر کرنا۔[14]

۱۵۔ حَسَد اور غرور نہ کرنا۔[15]

۱۶۔ کسی کا مال ناجائز طور پر یا بطورِ رشوت نہ لینا۔[16]

۱۷۔ عَفو و درگذر سے کام لینا۔[17]

۱۸۔ غُصہ نہ کرنا۔[18]

۱۹۔ وعدہ خلافی نہ کرنا۔[19]

---

[9] بنی اسرائیل ۵۳، النساء ۵، ۹، الاحزاب ۷۰۔

[10] الحجرات ۱۱۔

[11] البقرہ ۴۵، ۱۵۳، آلِ عمران ۲۰۰، الانفال ۴۶۔

[12] البقرہ ۲۷۹، آلِ عمران ۵۷، ۱۴۰، الاعراف ۴۴، الشُّوریٰ ۴۴۔

[13] الانفال ۲۷، ۵۸، یُوسف ۵۲۔

[14] البقرہ ۱۵۲، ۱۷۲، النحل ۱۱۴، العنکبوت ۱۷۔

[15] الفلق ۵، النساء ۵۴، ۳۶، النحل ۲۳، المومن ۳۵، لقمان ۱۸۔

[16] البقرہ ۱۸۸۔

[17] البقرہ ۱۰۹، ۲۳۷، النساء ۱۴۹، الاعراف ۱۹۹، التغابن ۱۴، النُّور ۲۲۔

[18] الشُّوریٰ ۳۷۔

[19] بنی اسرائیل ۳۴، النحل ۹۱، الانعام ۱۵۲، المائدہ ۱، الرعد ۲۰

۲۰۔ نیکی کو پھیلانا اور بدی کو مٹانا[۲۰]

س۔ کیا آپ نے مجلسی آداب بھی سکھاتے ہیں؟

ج۔ جی ہاں، میں نے اہل ایمان کو مجلسی آداب بھی سکھاتے ہیں مثلاً اگر کسی جگہ بہت سے لوگ بیٹھے ہوں اور باہر سے کچھ اور افراد آجائیں تو پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کو چاہیے کہ وہ سمٹ کر بیٹھیں اور نئے آنے والوں کے لیے جگہ کی گنجائش پیدا کریں[۲۱]۔ شور و غل کرنا بھی مجلسی تہذیب کے خلاف ہے[۲۲]۔

س۔ کیا آپ نے تقویٰ اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے؟

ج۔ جی ہاں، میں نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور اُس کی نافرمانی کے بُرے انجام سے بچنے کی کوشش کریں[۲۳]۔

س۔ کیا بتوں کو گالی دی جا سکتی ہے؟

ج۔ ہرگز نہیں[۲۴]۔

س۔ وعدے کا سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟

ج۔ وعدے کا سچا اللہ تعالیٰ ہے اور وعدے کا جھوٹا شیطان ہے[۲۵]۔

س۔ کیا کسی قسم کی غلط بیانی کی جا سکتی ہے؟

ج۔ ہرگز نہیں، بلکہ ہر قسم کی غلط بیانی پر اللہ کے ہاں مؤاخذہ ہوگا[۲۶]۔

۲۰؎ آل عمران ۱۰۴، ۱۱۰، البقرہ ۴۴، التوبہ ۷۱۔

۲۱؎ المجادلہ ۱۱۔

۲۲؎ لقمان ۱۹۔

۲۳؎ آل عمران ۱۰۲، البقرہ ۱۹۴، النساء ۱، ۱۳۱، الانعام ۷۲۔

۲۴؎ الانعام ۱۰۸۔

۲۵؎ ابراہیم ۲۲، الزمر ۲۰، الروم ۶، النساء ۱۲۰، بنی اسرائیل ۶۴۔

۲۶؎ بنی اسرائیل ۳۶۔

س۔ بہترین خلائق کون لوگ ہیں؟

ج۔ جو حق کو قبول کریں اور ایمان و عمل صالح کی راہ اختیار کریں۔[۲۷]

س۔ بدترین خلائق کون ہیں؟

ج۔ جو لوگ حق آجانے کے بعد اس کے سامنے اندھے، بہرے اور گونگے بن کر اس کا انکار کردیں۔[۲۸]

---

[۲۷] البینہ ۷۔

[۲۸] البینہ ۶، الانفال ۲۲، ۵۵۔

باب ۷

عمرانیات

س ۔آپ نے انسان کی مُعاشرتی زندگی کے بارے میں کیا ہدایات دی ہیں؟

ج ۔مَیں نے انسانی معاشرتی زندگی کو صحیح اور بہتر بنانے کے لیے جو ہدایات دی ہیں اُن کا خُلاصہ یہ ہے :

۱۔تمام انسان شرفِ انسانیت میں برابر ہیں کیونکہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ رنگ، نسل، زبان اور جُغرافیائی حُدود کی بنیاد پر کسی قسم کا فرق اور اِمتیاز جائز نہیں[1]۔

۲۔فضیلت کا معیار تقویٰ۔ایمان اور عملِ صالح ہے[2]۔

۳۔کُفر و ایمان کے لحاظ سے انسانوں کے دو گروہ ہیں[3]۔

۴۔صحیح معاشرتی زندگی کے قیام کے لیے مَیں نے مرد اور عورت کو نکاح کا حکم دیا ہے[4]۔ میاں بیوی کو آپس میں محبت و اُلفت سے رہنا چاہیے[5]۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے بمنزلہ لباس ہیں[6] اور وجہِ تسکین بھی[7]۔ دونوں کے ایک دوسرے پر یکساں حُقوق ہیں[8]۔ مرد خاندان کا

---

[1] الحجرات ۱۳، النساء ۱، بنی اسرائیل ۷۰۔ [2] الحجرات ۱۳۔

[3] التغابن ۲۔

[4] النساء ۳، ۲۵، النور ۳۲۔

[5] النساء ۱۹، الروم ۲۱۔

[6] البقرہ ۱۸۷۔

[7] الاعراف ۱۸۹، الروم ۲۱۔

[8] البقرہ ۲۲۸۔

مُنتظِم ہے[9]۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بیوی بچوں کے لیے نان و نفقہ اور رہائش وغیرہ کا بندوبست کرے[10]۔ عورت گھر کی نگراں ہے[11]۔ اُسے نامحرموں سے پردہ کرنا ضروری ہے[12]۔ مرد کو چار تک شادیوں کی اجازت ہے لیکن ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں سب کے درمیان ممکن حد تک مُساوی برتاؤ کرے[13]۔ انتہائی ناگزیر اور خاص حالات میں مرد اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے[14] اور عورت مرد سے خُلع حاصل کر سکتی ہے[15]۔

۵۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اولاد کی صحیح تربیت کریں اور انہیں دین سکھائیں[16]۔

۶۔ اولاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرے اور اُن سے اچھا سلوک کرے[17]۔

۷۔ صِلۂ رحمی ـــ رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ کرنا چاہیے[18]۔

۸۔ ناداروں اور حاجت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا اہلِ ثروت لوگوں کی ذمہ داری ہے[19]۔

---

[9] النساء ۳۴۔

[10] الطلاق ۶، النساء ۳۴۔

[11] الاحزاب ۳۳۔

[12] الاحزاب ۵۹، النور ۳۱۔

[13] النساء ۳، ۱۲۹۔

[14] البقرہ ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۶، الطلاق ۱۔

[15] البقرہ ۲۲۹۔

[16] مریم ۵۵، لقمان ۱۳ تا ۱۹، البقرہ ۱۳۲۔

[17] النساء ۳۶، البقرہ ۸۳، بنی اسرائیل ۲۳، العنکبوت ۸، لقمان ۱۴۔

[18] النساء ۳۶، البقرہ ۸۳، ۱۷۷، النحل ۹۰، بنی اسرائیل ۲۶، الروم ۳۸۔

[19] بنی اسرائیل ۲۶، البقرہ ۸۳، ۱۷۷، النساء ۳۶، الروم ۳۸۔

۹ - ہمسایوں[۲۰] اور مسافروں سے بھی حُسنِ سلوک کرنا چاہیے[۲۱]۔

س - کن عورتوں سے نکاح حرام ہے؟

ج - میں نے جن عورتوں سے نکاح کو حرام قرار دیا ہے وہ مُحرّمات یہ ہیں:

۱ - ماں
۲ - بیٹی
۳ - بہن
۴ - پھوپھی
۵ - خالہ
۶ - بھتیجی
۷ - بھانجی
۸ - وہ ماں جس نے دُودھ پلایا ہو۔
۹ - رَضاعی ـــــ دُودھ شریک بہن
۱۰ - بیوی کی ماں ـــــ ساس
۱۱ - بیوی کی بیٹی ـــــ ربیبہ
۱۲ - بیٹے کی بیوی ـــــ بہو
۱۳ - ایک وقت میں دو سَگی بہنیں[۲۲]۔

س - بچے کو کب تک دُودھ پلایا جائے؟

ج - ایک بچے کی مدّتِ رضاعت دو سال ہے[۲۳]۔

---

[۲۰] النساء ۳۶۔

[۲۱] بنی اسرائیل ۲۶، الروم ۳۸، البقرہ ۱۷۷، ۲۱۵، النساء ۳۶، الحشر ۷۔

[۲۲] النساء ۲۳۔

[۲۳] البقرہ ۲۳۳، لقمان ۱۴۔

س - کیا حالتِ حیض میں بیوی سے ہم بستری جائز ہے؟
ج - ہرگز نہیں[۲۳]
س - اجتماعی معاملات کیسے طے کیے جائیں؟
ج - باہمی صلاح مشورے سے[۲۵]
س - مسلمانوں کے باہمی تعلقات کیسے ہونے چاہییں؟
ج - برادرانہ، کیونکہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں[۲۶]۔ انہیں ایک دوسرے کا مونس، ہمدرد اور دوست ہونا چاہیے[۲۷]۔ اگر کہیں مسلمان آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان صُلح کرانے کی کوشش کی جائے[۲۸]۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کا مذاق اُڑائے یا اُس پر طعن کرے یا اس کے بُرے نام رکھے[۲۹] یا اُس سے بدگمانی کرے یا اس کے حالات کی کھوج کُرید اور جاسوسی کرے یا اس کی غیبت کرے[۳۰]۔
س - آپ کے نزدیک ایک مثالی معاشرے کی کیا خصوصیات ہیں؟
ج - میرے نزدیک ایک مثالی معاشرے کی اہم خصوصیات یہ ہیں:
۱- وہ کسی کا غلام نہ ہو بلکہ آزاد، خود مختار اور صاحبِ اقتدار ہو[۳۱]۔
۲- اُس میں امن و امان قائم ہو[۳۲]۔

---

[۲۴] البقرہ ۲۲۲ -   [۲۵] الشوریٰ ۳۸، آلِ عمران ۱۵۹ -

[۲۶] الحجرات ۱۰، التوبہ ۱۱، آلِ عمران ۱۰۳، الاحزاب ۵، البقرہ ۱۷۸ -

[۲۷] التوبہ ۷۱، الفتح ۲۹، المائدہ ۵۴، الانفال ۱ -

[۲۸] الحجرات ۹ -

[۲۹] الحجرات ۱۱ -

[۳۰] الحجرات ۱۲ -

[۳۱] النور ۵۵، الحج ۴۱، الانفال ۲۶ -

[۳۲] الاعراف ۵۶، النور ۵۵، البقرہ ۲۰۵، القصص ۸۳، ص ۲۸ -

۳۔ اُس کے افراد کفر و شرک میں مبتلا نہ ہوں، بلکہ اہلِ ایمان ہوں[33]۔

۴۔ اُس میں حاکمیت صرف اللہ کی ہو[34]۔

۵۔ اس میں قانونِ الٰہی نافذ ہو[35]۔

۶۔ اُس کے افراد نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہوں[36]۔

۷۔ اُس کے افراد نیکی اور اخلاق کے پیکر ہوں اور دوسروں کو نیکی اور اخلاق کی طرف بلاتے ہوں۔ وہ خود بدی سے بچنے والے ہوں اور دوسروں کو برائیوں سے روکنے کی کوشش کرتے ہوں[37]۔

۸۔ اُس کی حکومت کے تمام معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہوں[38]۔

۹۔ اُس کا سربراہ معاشرے کا صالح ترین فرد ہو[39]۔

۱۰۔ جس کے شہری قانون کے پابند ہوں[40]۔

۱۱۔ جہاں کوئی شخص قانون سے بالاتر نہ ہو[41]۔

۱۲۔ جس میں رشوت[42]، سود[43]، بے حیائی[44]، بداخلاقی[45]، جوئے[46]، اور

---

[33] آلِ عمران ۱۱۰، الروم ۳۱، النور ۵۵، فاطر ۲۹، الصف ۱۱۔

[34] آلِ عمران ۲۶، ۱۸۹، المائدہ ۱۷، الانعام ۵۷، الاعراف ۵۴، التین ۸۔

[35] المائدہ ۴۴، ۴۵، ۴۷، الاعراف ۳، النور ۵۵، الزمر ۵۵۔

[36] البقرہ ۳، ۱۷۷، ۲۷۷، الروم ۳۱، لقمان ۴، البینہ ۵۔

[37] آلِ عمران ۱۰۴، ۱۱۰، التوبہ ۷۱، ۱۱۲، النحل ۹۰، الحج ۴۱۔

[38] الشوریٰ ۳۸۔ آلِ عمران ۲۵۹۔ [39] الحجرات ۱۳۔ [40] النساء ۵۹۔ [41] القصص

[42] البقرہ ۱۸۸۔ [43] البقرہ ۲۷۵، ۲۷۹۔

[44] الاعراف ۳۳، الانعام ۱۵۱، الشوریٰ ۳۷، النحل ۹۰، النساء ۲۲۔

[45] النحل ۹۰، آلِ عمران ۱۰۴، ۱۱۰، ۱۱۴، الاعراف ۱۵۷، التوبہ ۷۱، ۱۱۲، الحج ۴۱۔

[46] المائدہ ۹۰، ۹۱، البقرہ ۲۱۹۔

شراب[47] کی لعنتیں نہ ہوں۔

۱۳۔جس میں ہر شخص کو زندگی کی بنیادی ضروریات میسر ہوں[48]۔

۱۴۔جس میں آزادیِ رائے اور تعمیری تنقید کی پوری آزادی ہو[49]۔

---

[47] البقرہ ۲۱۹، المائدہ ۹۰، ۹۱۔

[48] الذاریات ۱۹، المعارج ۲۵۔

[49] البقرہ ۲۵۶، یونس ۹۹، آلِ عمران ۱۱۰، التوبہ ۱۔

باب ۹

معاشیات

س ۔ آپ نے انسان کی معاشی زندگی کے بارے میں کیا احکام دیئے ہیں؟

ج ۔ مَیں نے انسان کی معاشی زندگی سے متعلق جو اُصول اور ضابطے مقرر کیے ہیں وہ مختصراً یہ

۱۔ ہر شخص کو زمین کے وسائلِ رزق سے اپنا حصہ لینے کا پیدائشی حق حاصل ہے[1]

۲۔ اللہ کی بہت سی دوسری نعمتوں کی طرح رزق میں بھی مساوات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو زیادہ روزی دیتا ہے اور کسی کو کم دیتا ہے[2]

۳۔ ہر شخص کو انفرادی ملکیت رکھنے کا حق حاصل ہے[3]

۴۔ نسل کُشی حرام ہے، خواہ بھوک اور افلاس کے پیشِ نظر خطرے کے لیے کی جائے[4]

۵۔ صرف حلال ذرائع سے دولت کمانے کی اجازت ہے، ناجائز ذرائع سے کمانا حرام ہے[5]

۶۔ سُود کا لین دین حرام ہے، سُودی کاروبار کرنا اللہ اور اُس کے رسُول سے جنگ کرنے کے برابر ہے[6]

---

[1] الاعراف ۱۲۔ [2] النحل ۷۱، النساء ۳۲، الرعد ۲۶، بنی اسرائیل ۳۰، العنکبوت ۶۲۔

[3] البقرہ ۱۸۸۔ النساء ۲۹۔

[4] الانعام ۱۵۱، بنی اسرائیل ۳۱۔

[5] البقرہ ۱۶۸، ۱۸۸، النساء ۲۹، ۱۰۰

[6] البقرہ ۲۷۵، ۲۷۹۔

۷۔ صاحبِ نصاب لوگوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے[۷]۔ زمینی پیداوار پر عُشر فرض ہے[۸]۔
۸۔ حلال ذرائع سے کمائی ہوئی آمدنی صرف جائز طور پر خرچ کی جائے، فضول خرچی نہ کی جائے۔ اِسراف اور تبذیر دونوں ناجائز ہیں[۹]۔
۹۔ کِفایت شِعاری سے کام لیا جائے[۱۰]۔
۱۰۔ دولت کے اِرتکاز یعنی اُس کے چند ہاتھوں میں جمع ہونے کو مَیں سخت ناپسند کرتا ہُوں[۱۱]۔
۱۱۔ مرنے کے بعد ہر شخص کی جائداد اُس کے وارثوں میں مقررّہ حصّص کے لحاظ سے تقسیم کی جائے[۱۲]۔

س۔ کیا آپ سرمایہ داری کے خلاف ہیں؟
ج۔ جی ہاں، مَیں سرمایہ دارانہ ذہنیت کے سخت خلاف ہوں[۱۳]۔ میرے نزدیک ناجائز ذرائع سے دولت کمانا، اُسے جمع کرتے رہنا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا سب حرام ہے۔ اس کا اِرتکاب کرنے والے کو دوزخ کے سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اُسے آگ سے داغا جائے گا[۱۴]۔

س۔ ایک اچھا مزدُور کون ہے؟
ج۔ ایک اچھا مزدُور وہ ہے جو:
۱۔ کام کرنے کا اہل ہو، نا اہل نہ ہو[۱۵]۔

۷۔ التوبہ ۶۰، البینہ ۵، البقرہ ۱۱۰، الحج ۷۸، النور ۵۶۔
۸۔ الانعام ۱۴۱، البقرہ ۲۶۷۔
۹۔ الانعام ۱۴۱، الاعراف ۳۱، بنی اسرائیل ۲۶، ۲۷۔
۱۰۔ الفرقان ۶۷، بنی اسرائیل ۲۹، الاعراف ۳۱، الانعام ۱۴۱۔
۱۱۔ الحشر ۷، التوبہ ۳۴، ۳۵۔ ۱۲۔ النساء ۷، ۳۳۔
۱۳۔ التوبہ ۳۴، ۳۵، آلِ عمران ۱۸۰، المعارج ۱۸، الہمزہ ۱ تا ۹۔
۱۴۔ التوبہ ۳۴، ۳۵، آلِ عمران ۱۸۰۔
۱۵۔ القصص ۲۶۔

۲۔ دیانت دار ہو، بددیانت نہ ہو۔[16]

س ۔ ایک آجر کو اپنے مزدور سے کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

ج ۔ ایک آجر کو اپنے مزدور کے بارے میں اِن اُمور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ وہ اُس سے اُس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لے۔[17]

۲۔ وہ اُس پر ظلم و زیادتی نہ کرے۔[18]

۳۔ معاوضے کا تعیّن مزدور کی رضامندی سے کرے۔[19]

---

[16] القصص ۲۶ ۔

[17] القصص ۲۷ ۔

[18] القصص ۲۷ ۔

[19] القصص ۲۷ ۔

باب ۱۰

سیاسیات

س ۔ کیا خلافت کا قیام واجب ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، ایک مسلمان معاشرے میں خلافت کا قیام واجب ہے، اس کے بغیر وہ اسلامی معاشرہ نہیں ہو سکتا۔[۱]

س ۔ آپ کی سیاسی تعلیمات کیا ہیں ؟

ج ۔ میری سیاسی تعلیمات کے اہم نکات یہ ہیں :

۱۔ حاکمیت ـــــ (sovereignty) ـــ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے[۲]۔ تمام اختیارات اُسی کے پاس ہیں[۳]۔

۲ ۔ اللہ اور رسُول کا حکم بالاتر قانون (The Supreme Law) ہے[۴] جس کی پیروی کرنا لازمی ہے[۵]۔

۳ ۔ ریاست کا ہر معاملہ باہمی مشاورت سے طے پانا چاہیے[۶]۔

۴ ۔ عوام پر اُولو الامر (خلیفہ اور عمالِ حکومت) کی اطاعت لازمی ہے بشرطیکہ وہ خود اطاعت

---

[۱] آلِ عمران ۱۰۴ ، الحج ۴۱ ، التوبہ ۱۰۲ ، النور ۲ ، البقرہ ۱۷۸ ۔

[۲] آلِ عمران ۲۶ ، ۱۸۹ ، المائدہ ۱۷ ، الاعراف ۵۴ ، الانعام ۵۷ ۔

[۳] آلِ عمران ۲۶ ، ۱۵۴ ، یٰسٓ ۸۳ ، البقرہ ۲۰ ، المائدہ ۱۲۰ ۔

[۴] الاحزاب ۳۶ ۔

[۵] آلِ عمران ۱۳۲ ، النساء ۵۹ ، المائدہ ۹۲ ، الانفال ۴۶ ، محمد ۳۳ ۔

[۶] الشوریٰ ۳۸ ، آلِ عمران ۱۵۹ ۔

خدا اور رسول کے پابند ہوں اور معروفات ـــ نیک کاموں ـــ کا حکم دیں۔[۶]

۵ باہمی نزاع کی صورت میں آخری فیصلہ کن سند (Decisive Authority)

اللہ اور رسول کا حکم ہے۔[۷]

۶۔ ریاست کے بنیادی مقاصد یہ ہیں :

و۔ ملک میں امن و امان قائم کرنا۔[۸]

ب ظلم و فساد کا خاتمہ کرنا۔[۱۰]

ج ۔عدل و انصاف قائم کرنا۔[۱۱]

د ۔ حدود اللہ ـــ شریعت ـــ کو نافذ کرنا اور ان کی نگرانی کرنا۔[۱۲]

ہ ۔بھرپور وسائل سے نیکی کو فروغ دینا اور بدی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا۔[۱۳]

س ایک اسلامی ریاست میں شہریوں کے بنیادی حقوق کیا ہیں ؟

ج ۔ اسلامی ریاست میں شہریوں کو بہت سے بنیادی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے

چند ایک یہ ہیں :

ا۔جان و مال اور آبرو کے تحفظ کا حق۔[۱۴]

۲۔آزادی رائے ،آزادی ضمیر اور آزادی تنقید کا حق۔[۱۵]

---

[۶] النساء ۵۹ ،الدہر ۲۴۔

[۷] النساء ۵۹۔ [۸] المائدہ ۳۳ ،النور ۵۵۔

[۱۰] المائدہ ۳۳ ،القصص ۸۳۔

[۱۱] الحدید ۲۵۔

[۱۲] التوبہ ۱۱۲،البقرہ ۱۸۷، ۲۳۰،النساء ۱۳۔

[۱۳] الحج ۴۱ ،التوبہ ۱۱۲۔

[۱۴] بنی اسرائیل ۳۳ ،البقرہ ۱۸۸ ،النساء ۲۹ ،الحجرات ۱۱، ۱۲۔

[۱۵] البقرہ ۲۵۶،یونس ۹۹،آل عمران ۱۱۰،التوبہ ۷۱۔

٣ - نجی زندگی (privacy) کے تحفظ کا حق[16]
٤ - ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا حق[17]
٥ - یہ حق کہ ہر شہری صرف اپنے اعمال کا ذمّہ دار ہے اور کسی دوسرے کے عمل کی ذمّہ داری میں اُسے نہ پکڑا جائے[18]
٦ - نیکی اور بھلائی کے کام کے لیے آزادیٔ اجتماع کا حق[19]
٧ - یہ حق کہ ہر ضرورت مند شہری کو اُس کی بنیادی ضروریاتِ زندگی فراہم کی جائیں[20]
٨ - مذہبی دِل آزاری سے تحفّظ کا حق[21]
٩ - یہ حق کہ حکومت اپنے تمام شہریوں سے یکساں سلوک کرے[22]

ب - شہریوں پر اسلامی حکومت کے کیا حقوق ہیں ؟
ج - شہریوں پر حکومت کے حقوق یا دوسرے لفظوں میں شہریوں کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ
١ - معروف میں حکومت کی اِطاعت کریں[23]
٢ - ملکی قانون کا احترام اور اس کی پابندی کریں[24]
٣ - امن و امان میں خلل نہ ڈالیں[25]

---

[16] النور ٢٧، ٢٨ ـ [17] النساء ١٤٨ ـ
[18] الانعام ١٦٥، بنی اسرائیل ١٥، ہود ٣٥، فاطر ١٨، النجم ٣٨ ـ
[19] آلِ عمران ١٠٤ ـ
[20] الذاریات ١٩، المعارج ٢٥ ـ
[21] الانعام ١٠٨ ـ
[22] القصص ٤ ـ
[23] النساء ٥٩ ـ
[24] الانعام ١٥ ـ
[25] المائدہ ٣٢، ٣٣، النور ٥٥، القصص ١٣ ـ

۴۔نیکی اور بھلائی کے ہر کام میں حکومت سے تعاون کریں[۲۶]

س ۔ اسلامی حکومت کی خارجہ پالیسی کیا ہوتی ہے؟

ج ۔ ایک اسلامی حکومت کی خارجہ پالیسی کے چند بنیادی اصول یہ ہیں:

۱۔ باہمی معاہدات کا احترام اور ان کی پاسداری[۲۷]

۲۔ ہر معاملے میں راست بازی اور دیانت داری۔[۲۸]

۳۔ فتنہ و فساد سے اجتناب کرنا[۲۹]

۴۔ امن پسندی اور صلح جوئی[۳۰]

۵۔ غیر معاند ملکوں سے اچھے تعلقات قائم کرنا۔[۳۱]

۶۔ بین الاقوامی عدل و انصاف کا قیام[۳۲]

س ۔ آپ کے نزدیک قیادت کا معیار کیا ہے؟

ج ۔ میرے نزدیک قیادت کا اہل وہ شخص ہے جو:

۱۔ صاحبِ ایمان ہو[۳۳]

۲۔ سب سے زیادہ علمی اور عملی صلاحیتوں کا مالک ہو[۳۴]

۳۔ احکامِ الٰہیہ کا سب سے زیادہ پابند اور متقی ہو[۳۵]

---

۲۶ المائدہ ۲۔ ۲۷ بنی اسرائیل ۳۴، النحل ۹۱، البقرہ ۱۷۷۔

۲۸ النحل ۹۴۔

۲۹ الاعراف ۵۶، القصص ۸۳، المائدہ ۶۴۔

۳۰ الانفال ۶۱، الاعراف ۵۶۔

۳۱ الممتحنہ ۸۔

۳۲ المائدہ ۸۔

۳۳ الحجرات ۱۴، البقرہ ۲۰۰ ۳۴ البقرہ ۲۴۷۔

۳۵ الحجرات ۱۳۔

۴۔ مُخلص ہو[۳۶]

۵۔ بددیانت اور ظالم نہ ہو[۳۷]

س۔ کیا آپ نے بین الاقوامی قانون بھی بیان کیا ہے؟

ج۔ جی ہاں، مَیں نے جو بین الملّی قانون بنایا ہے اس کی چند اَہم دفعات یہ ہیں:

۱۔ فسادفی الارض سے پرہیز کرنا[۳۸]

۲۔ باہمی مُعاہدات کی پاسداری کرنا[۳۹]

۳۔ امن پسندی اور صُلح جوئی[۴۰]

۴۔ ہر معاملے میں راست بازی اور دیانتداری[۴۱]

۵۔ غیر مُعاند ملکوں سے اچھے تعلّقات قائم کرنا[۴۲]

۶۔ بین الملّی عدل وانصاف کا قیام[۴۳]

س۔ مسلمانوں کے جانی دشمن کون ہیں؟

ج۔ یہُودی اور مُشرک لوگ مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں[۴۴]

س۔ کیا مُسلمانوں کو کافروں سے دوستی رکھنی چاہیے؟

۳۶؎ الحجرات ۱۲۔

۳۷؎ البقرہ ۱۲۴۔

۳۸؎ الاعراف ۵۶، القصص ۸۳، المائدہ ۶۴۔

۳۹؎ بنی اسرائیل ۳۴، النحل ۹۱، البقرہ ۱۷۷۔

۴۰؎ الانفال ۶۱، الاعراف ۵۶۔

۴۱؎ النحل ۹۴۔

۴۲؎ الممتحنہ ۸۔

۴۳؎ المائدہ ۸۔

۴۴؎ المائدہ ۸۲۔

ج ۔ ہرگز نہیں، کافر لوگ اللہ اور اہلِ ایمان کے دشمن ہیں[۴۵]۔ اس لیے مُسلمانوں کو اُن سے دوستی نہیں رکھنی چاہیے[۴۶]۔ میرے نزدیک تو کافر والدین اور بھائیوں سے دوستی رکھنا بھی ظلم ہے[۴۷]۔

س ۔ قتلِ عمد کی سزا کیا ہے؟

ج ۔ قِصاص میں قاتل کو قتل کیا جائے[۴۸]۔

س ۔ چوری کی سزا کیا ہے؟

ج ۔ ثبوتِ جُرم پر چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے[۴۹]۔

س ۔ زِنا کی سزا کیا ہے؟

ج ۔ ثبوتِ جُرم پر زانی مرد اور زانیہ عورت کی سزا سو دِرّے ہے[۵۰]۔

س ۔ قَذف (تُہمتِ زنا) کی سزا کیا ہے؟

ج ۔ قَذف کے مُرتکب کو اَسّی دِرّے لگاتے جائیں اور اس کی گواہی غیر مُعتبر قرار دی جائے[۵۱]۔

س ۔ کیا ذِمیوں سے جزیہ لینا جائز ہے؟

ج ۔ جی ہاں، اسلامی حکومت کو اپنی غیر مُسلم رعایا سے جزیہ لینا چاہیے[۵۲]۔

---

۴۵ الممتحنہ ۱، المنافقون ۴، الانفال ۵۹، ۶۰، النساء ۱۰۱، ۴۵۔

۴۶ آلِ عمران ۲۸، النساء ۱۴۴، المائدہ ۵۱، ۵۷، الممتحنہ ۱۔

۴۷ التوبہ ۲۳۔

۴۸ البقرہ ۱۷۸، ۱۷۹۔

۴۹ المائدہ ۳۸۔

۵۰ النور ۲۔

۵۱ النور ۴، ۵۔

۵۲ التوبہ ۲۹۔

باب ۱۱

دعوتِ دین

س ۔ کیا دینِ اسلام کی پیروی آسان ہے ؟

ج ۔ جی ہاں [1]

س ۔ کیا آپ نے دعوت و تبلیغ کا حکم دیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے ہر ممکن ذرائع سے دعوت و تبلیغ کا حکم دیا ہے تاکہ نیکی پھیلے اور برائی مٹے [2]۔

س ۔ کیا اسلام کے علاوہ کوئی اور دین بھی اللہ کے ہاں مقبول ہے ؟

ج ۔ جی نہیں، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین صرف اِسلام ہے [3]۔ اِس کے علاوہ کوئی اور دین اُس کے ہاں مقبول نہیں [4]

س ۔ کیا آپ کسی شخص کو دین قبول کرنے پر مجبور کرتے ہیں ؟

ج ۔ ہرگز نہیں، مَیں دین کے معاملے میں کسی قسم کے جبر کو روا نہیں سمجھتا [5]۔ ہر شخص کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ میری ہدایت کو شعوری طور پر قبول کرلے یا رد کردے [6]

س ۔ تو پھر آپ کی دعوت کا طریقِ کار کیا ہے ؟

---

[1] الحج ۷۸، البقرہ ۱۸۵ ۔

[2] آلِ عمران ۱۱۰، ۱۰۴، ۱۱۴، المائدہ ۷۸، ۷۹، التوبہ ۷۱، ۱۱۲، الحج ۴۱، الاعراف ۱۹۹ ۔

[3] آلِ عمران ۱۹، المائدہ ۳، الانعام ۱۲۵، الزمر ۲۲ ۔

[4] آلِ عمران ۸۵ ۔

[5] البقرہ ۲۵۶ ۔

[6] الکہف ۲۹، الدہر ۳، المزمل ۱۹، المدثر ۵۵، ۵۶، الدہر ۲۹ ۔

ج - مَیں اپنی دعوت کو پیش کرتا ہوں:

۱ - ہمدردی اور خیر خواہانہ جذبے سے[7]

۲ - حکمت سے[8]

۳ - باوقار طریقے سے[9]

۴ - نرم گفتاری سے[10]

۵ - اچھے اخلاق اور شیریں کلامی سے[11]

۶ - معقول طریقِ بحث سے[12]

۷ - مخاطب کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر[13]

۸ - مناظرانہ اندازِ کلام سے بچتے ہوئے[14]

۹ - مخاطب کی زبان میں، تاکہ اُسے اچھی طرح سے سمجھا سکوں[15]

۱۰ - مخاطب کی استعداد، طلب اور نفسیات کا لحاظ رکھتے ہوئے[16]

۱۱ - دعوت کا آغاز مشترکہ فکری بنیاد اور عقیدے سے کرتا ہوں[17]

---

[7] النحل ۱۲۵۔

[8] النحل ۱۲۵، الانعام ۶۸۔

[9] عبس ۵ تا ۱۶۔

[10] طٰہٰ ۴۴، آلِ عمران ۱۵۹۔

[11] حٰم سجدہ ۳۴، المومنون ۹۶۔

[12] النحل ۱۲۵، العنکبوت ۴۶۔

[13] الانعام ۱۰۸۔

[14] الحج ۶۷ تا ۶۹۔

[15] ابراہیم ۴۔

[16] النساء ۶۳، طٰہٰ ۴۴، بنی اسرائیل ۱۰۶۔

۱۲- گوناگوں اسلوبوں اور پیرایوں سے بات سمجھا کر [۱۸]

۱۳- بغیر کسی مداہنت، پاسِ مراتب اور لحاظِ عظمت کے [۱۹]

۱۴- مخالفین کی ملامت اور طعن و تشنیع سے بے خوف ہو کر [۲۰]

۱۵- معاندین کے خلاف اعلانِ جہاد کر کے [۲۱]

۱۶- خفیہ تدابیر اختیار کر کے [۲۲]

۱۷- اپنے گھر سے آغاز کر کے [۲۳]

۱۸- پہلے عوام الناس کے بااثر طبقوں کو مخاطب کر کے [۲۴]

۱۹- صبر و تحمل اور عزم و ثبات کے ساتھ [۲۵]

۲۰- کامیابی پر یقین رکھتے ہوئے [۲۶]

۲۱- اپنی دعوت کا عملی نمونہ ساتھ لے کر [۲۷]

س - راہِ حق میں کون کون سی آزمائشیں پیش آسکتی ہیں؟

ج - راہِ حق میں بہت سی آزمائشیں پیش آسکتی ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں:-

---

[۱۸] الانعام ۱۰۵-

[۱۹] الانعام ۴۷، المائدہ ۴۵، طٰہٰ ۴۴-

[۲۰] المائدہ ۵۴-

[۲۱] التوبہ ۷۳، ۴۱، ۴۴، التحریم ۹، الفرقان ۵۲، الصف ۴-

[۲۲] الانبیاء ۵۷-

[۲۳] الشعراء ۲۱۴، الانعام ۷۴-

[۲۴] طٰہٰ ۲۴، النازعات ۱۷، البقرہ ۲۵۸، قریش ۱ تا ۴-

[۲۵] ہود ۴۹، الاعراف ۱۲۸، حٰم سجدہ ۳۰، الاحقاف ۱۳: ۳۵، آل عمران ۲۰۰-

[۲۶] ہود ۴۹، الاعراف ۱۲۸، آل عمران ۱۳۹-

[۲۷] الاحزاب ۲۱، ہود ۸۸، البقرہ ۴۴، الصف ۲، ۳-

۱۔ دشمن کا خوف[۲۸]

۲۔ بھوک پیاس[۲۹]

۳۔ معاشی مشکلات[۳۰]

۴۔ جان و مال کی قربانی[۳۱]

س ۔ کیا باپ دادا کی اندھی تقلید جائز ہے ؟

ج ۔ ہرگز نہیں[۳۲]

س ۔ کیا کسی نے دعوتِ حق کو برحق سمجھتے ہوتے بھی اس کی مخالفت کی ہے ؟

ج ۔ جی ہاں ، دعوتِ حق کی مخالفت بالعموم اُسے برحق جان لینے کے بعد کی گئی ہے ۔ جیسے فرعون اور اس کے ساتھیوں نے موسیٰ علیہ السّلام کی مخالفت کی حالانکہ وہ آپ کو برحق جانتے تھے[۳۳] یا جیسے یہود نے میری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی جبکہ وہ ہمیں برحق سمجھتے تھے[۳۴]

س ۔ کیا آپ فرقہ بندی کو جائز سمجھتے ہیں ؟

ج ۔ قطعاً نہیں ، مَیں فرقہ بندی کا سخت مخالف ہُوں ۔ مَیں نے مُسلمانوں کو اس سے بہت روکا ہے[۳۵]

س ۔ کیا آپ نے کوئی مناظرہ بھی بیان کیا ہے ؟

ج ۔ میرا طریقِ دعوت مناظرہ بازی نہیں ہے[۳۶] ۔ مَیں نے صرف مُحاجّہ[۳۷] یا مُجادلہ احسن[۳۸] ۔۔۔ معقول طریقِ بحث ۔۔۔ کی اجازت دی ہے ۔ کیونکہ میری دعوت کا مقصد تلقین و ہدایت ہے[۳۹]

---

۲۸ تا ۳۱ البقرہ ۱۵۵ ۔

۳۲ البقرہ ۱۷۰ ، المائدہ ۱۰۴ ، الاعراف ۲۰ ، الانبیاء ۵۳ ، الشعراء ۷۴ ۔

۳۳ النمل ۱۴ ۔ ۳۴ البقرہ ۱۹ ، ۱۴۴ ، ۱۴۶ ، الانعام ۲۰ ، ۱۱۴ ۔

۳۵ آلِ عمران ۱۰۳ ، ۱۰۵ ، الشوریٰ ۱۳ ، الانعام ۱۵۳ ، ۱۵۹ ، الروم ۳۲ ۔

۳۶ الحج ۶۷ تا ۶۹ ۔ ۳۷ البقرہ ۲۵۸ ۔

۳۸ النحل ۱۲۵ ، العنکبوت ۴۶ ۔ ۳۹ القصص ۴۳ ، الزمر ۲۷ ، ابراہیم ۲۵ ، بنی اسرائیل ۴۱ ، یونس ۳ ۔

مثال کے طور پر مَیں نے ابراہیم علیہ السّلام اور ایک مغرور بادشاہ کا مُحاجہ یوں بیان کیا ہے۔
ابراہیم علیہ السّلام نے اُسے دعوتِ توحید دیتے ہوئے فرمایا: "میرا ربّ وہ ہے جو جِلاتا اور مارتا ہے۔"

مغرور بادشاہ: "جِلانے اور مارنے والا تو مَیں ہُوں۔"

ابراہیم علیہ السّلام: "اگر ایسا ہی ہے تو اللہ وہ ہے جو سُورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تو مغرب سے نکال دکھا۔"

یہ جواب سُن کر وہ کافر بادشاہ ہکّا بکّا رہ گیا۔[120]

س ۔ آپ کا انسانِ مطلوب کن صفات کا حامل ہے؟

ج ۔ میرا انسانِ مطلوب درجِ ذیل صفات کا حامل ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ پر، اُس کے نبیوں پر، اُس کے فرشتوں پر، اُس کی کتابوں پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔[121]

۲۔ خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔[122]

۳۔ غیرُ اللہ کو پُکارنے والا نہ ہو۔[123]

۴۔ ہر مُعاملے میں اللہ اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرنے والا ہو۔[124]

۵۔ اللہ کی راہ میں اپنا مال اور اپنی جان قربان کرنے والا ہو۔[125]

۶۔ اللہ سے ڈرنے والا ہو،[126] اُسی پر بھروسا کرنے والا ہو،[127] اُسی کی رضا چاہنے

---

[120] البقرہ ۲۵۸۔ [121] البقرہ ۱۷۷، ۲۸۵۔

[122] المومنون ۵۹۔ [123] الفرقان ۶۸، الجن ۱۸۔

[124] النساء ۵۹، التوبہ ۷۱۔

[125] النساء ۷۶، الصف ۱۱۔

[126] المومنون ۵۷، النور ۵۲، الرعد ۲۱، التوبہ ۱۸، الانبیاء ۴۹۔

[127] المائدہ ۲۳، الانفال ۲، النحل ۴۲، الشوریٰ ۳۶۔

والا ہو[48]، اُسی کی تسبیح و تحمید کرنے والا ہو[49]، اُسی کے آگے جھکنے والا ہو[50]، اُسی کی عبادت کرنے والا ہو[51]، توبہ و اِستغفار کرنے والا ہو[52]۔

۷۔ نماز ادا کرتا ہو[53]، ماہِ رمضان کے روزے رکھتا ہو[54]۔

۸۔ صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنے والا[55] اور حج کرنے والا ہو[56]۔

۹۔ سچ بولنے والا ہو[57]، صبر کرنے والا ہو[58]، غُصّے پر قابو پانے والا ہو[59]، امانتدار ہو[60]۔

۱۰۔ نیکی کو پھیلانے والا ہو اور بُرائی سے روکنے والا ہو[61]، نیکیوں کے لیے دَوڑنے والا ہو[62]۔

۱۱۔ سچی گواہی دینے والا ہو[63]، جھوٹی گواہی دینے سے بچنے والا ہو[64]، مُتکبّر اور مغرور نہ ہو[65]۔

---

۴۸ الرعد ۲۲ ۔ البقرہ ۲۷۱، الرُّوم ۳۸، ۳۹، الدہر ۹ ۔

۴۹ التوبہ ۱۱۲، الفرقان ۶۴ ۔ ۵۰ التوبہ ۱۱۲ ۔

۵۱ التوبہ ۱۱۲، آلِ عمران ۱۶، الفرقان ۶۴ ۔

۵۲ آلِ عمران ۱۷، ۱۳۵، النساء ۷۶، التوبہ ۱۱۲، الذاریات ۱۸ ۔

۵۳ المومنون ۲، النساء ۱۰۳، البقرہ ۳، المائدہ ۵۵، الانفال ۳ ۔

۵۴ البقرہ ۱۸۳، الاحزاب ۳۵ ۔

۵۵ التوبہ ۷۱، المومنون ۴، البقرہ ۱۷۷، المائدہ ۵۵، الحج ۷۸ ۔

۵۶ آلِ عمران ۹۷، الحج ۲۶ ۔ ۵۷ آلِ عمران ۱۷، الاحزاب ۳۵ ۔

۵۸ البقرہ ۱۵۳، آلِ عمران ۱۷، الاحزاب ۳۵ ۔ ۵۹ آلِ عمران ۱۳۴، الشُّوریٰ ۳۷ ۔

۶۰ المومنون ۸ ۔

۶۱ آلِ عمران ۱۱۴، التوبہ ۱۱۲ ۔

۶۲ المومنون ۶۱، فاطر ۳۲، المائدہ ۴۸ ۔

۶۳ النساء ۱۳۵، المائدہ ۸ ۔

۶۴ الفرقان ۷۲ ۔

۶۵ السجدہ ۱۵، النساء ۳۶، لقمان ۱۸، النحل ۲۳ ۔

۱۲۔ حاجت مندوں پر اپنا مال خرچ کرنے والا ہو۔[۶۶]

۱۳۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہو اور زنا سے بچنے والا ہو۔[۶۷]

۱۴۔ بخل اور فضول خرچی سے پرہیز کرنے والا ہو کفایت شعار ہو۔[۶۸]

۱۵۔ وعدے کا پابند ہو۔[۶۹]

۱۶۔ گناہوں سے بچنے والا ہو۔[۷۰]

۱۷۔ کسی کو ناحق قتل کرنے والا نہ ہو۔[۷۱]

۱۸۔ بیہودہ باتوں سے اجتناب کرتا ہو۔[۷۲]

۱۹۔ دوسروں کے قصور معاف کرنے والا ہو۔[۷۳]

۲۰۔ دوسرے مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتا ہو اور اُن سے برادرانہ سلوک کرنے والا ہو۔[۷۴]

۲۱۔ مسلمانوں کے لیے نرم خُو اور سادہ لوح ہو مگر کافروں کے مقابلے میں بہت سخت اور ہوشیار ہو۔[۷۵]

۲۲۔ مغرورانہ چال سے نہ چلتا ہو بلکہ باوقار طریقے سے چلنے والا ہو۔[۷۶]

---

۶۶ البقرہ ۳، آل عمران ۱۷، ۱۳۴، ابراہیم ۳۱، الانفال ۳، الحج ۳۵۔

۶۷ المومنون ۵، النور ۳۰، الاحزاب ۳۵، الفرقان ۶۸۔

۶۸ الفرقان ۶۷، الانعام ۱۴۱، الاعراف ۳۱، بنی اسرائیل ۲۶، ۲۷۔

۶۹ البقرہ ۱۷۷، الانعام ۱۵۲، النحل ۹۱، المومنون ۸، الاحزاب ۲۳۔

۷۰ الشوریٰ ۳۷، النجم ۳۲۔ ۷۱ الفرقان ۶۸، الانعام ۱۵۱۔

۷۲ الفرقان ۶۳، المومنون ۳۔

۷۳ الشوریٰ ۳۷، آل عمران ۱۳۴۔

۷۴ الحجرات ۱۰، التوبہ ۱۱، آل عمران ۱۰۳، الاحزاب ۵، البقرہ ۱۷۸۔

۷۵ الفتح ۲۹۔

۷۶ الفرقان ۶۳، لقمان ۱۹۔

۲۳ - دوسروں سے مشورہ کرکے کام کرتا ہو[77]

۲۴ - حدودِ الٰہی کی نگہداشت کرنے والا ہو[78]

۲۵ - اللہ اور رسول کے حکم کو بالاتر، محبوب تر اور ہر حال میں مقدّم رکھنے والا ہو[79]

س - اللہ کا انعام یافتہ گروہ کونسا ہے؟

ج - جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے ان میں انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین شامل ہیں[80] مگر یاد رہے کہ میرے نزدیک یہ کوئی مخصوص گروہ نہیں ہیں بلکہ میں نے انبیاء کو بھی صالحین کہا ہے[81]

س - کیا آپ کو آج کل کے مسلمانوں سے کوئی شکایت ہے؟

ج - جی ہاں، صرف یہی کہ انہوں نے مجھے عملاً چھوڑ رکھا ہے[82]

---

[77] الشوریٰ ۳۸، آلِ عمران ۲۵۹ -

[78] التوبہ ۱۱۲، البقرہ ۱۸۷، ۲۳۰، النساء ۱۳

[79] المجادلہ ۲۲، النساء ۶۵، التوبہ ۲۴ - البقرہ ۱۶۵ -

[80] النساء ۶۹ -

[81] الانعام ۵۵، النحل ۱۲۲، الانبیاء ۷۲، الصافات ۱۱۲، القلم ۵۰ -

[82] الفرقان ۳۰ -

باب ۱۲

تربیتِ انسانی

س ۔ آپ کے نزدیک انسان کی تربیت کا کیا طریقِ کار ہے ؟

ج ۔ میرے پاس انسان کی تربیت کے لیے اپنا طریقِ کار ہے جس کی تفصیل یہ ہے :-

۱۔ تربیت کا مقصد میری تربیت کا مقصد صالح انسان تیار کرنا ہے[1]۔ ایک ایسا انسان جو صحیح معنوں میں اللہ کی اطاعت و بندگی کرنے والا ہو[2]۔ ہدایتِ الٰہی کا سچا پیروکار ہو[3]۔ جو زمین پر اللہ کا خلیفہ اور نمائندہ بن کر رہنے والا اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا ہو[4]۔

پورے انسان کی تربیت میں پورے انسان کی تربیت کرتا ہوں[5]۔ میرے نزدیک اس کی مادی اور روحانی زندگی میں نہایت گہرا تعلق ہے[6]۔ اس لیے میں انسان کے جسم، اُس کی عقل اور اُس کی رُوح، تینوں کی نشوونما میں توازن اور ہم آہنگی پیدا کرتا ہوں[7]۔ ایک مسلمان کا ہر عمل عبادت ہے بشرطیکہ وہ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کیا جائے[8]۔

---

[1] الحجرات ۱۳۔ [2] الذاریات ۵۶۔

[3] البقرہ ۵، ۳۸، ۱۵۷، الزمر ۱۸۔

[4] البقرہ ۳۰۔

[5] صٓ ۷۱، ۷۲۔

[6] القیامہ ۱۶، ۱۷، الاعراف ۳۲، البقرہ ۱۔

[7] البقرہ ۱۴۳، النحل ۱۰ تا ۱۷۔

[8] البقرہ ۱۷۷۔

رُوح کی تربیت میں نے انسان کی رُوحانی زندگی کے اِرتقاء کے لیے ذکر و فکر،[۹] عبادت اور اپنی تلاوت کو ضروری ٹھہرایا ہے[۱۰] اور اُسے اعلیٰ اخلاق و اوصاف سکھائے ہیں۔[۱۱]

عقل کی تربیت میرے نزدیک عقلِ انسانی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس سے کام نہ لینا ناشکری اور کُفرانِ نعمت ہے۔[۱۲] میں ہر انسان کو کائنات میں غور و فکر کرنے اور اللہ کی قدرت و حکمت کا مشاہدہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔[۱۳] شریعتِ الٰہیہ کی حکمتیں واضح کرتا ہوں[۱۴] کسی کی اندھی تقلید سے روکتا ہوں۔[۱۵] میرے نزدیک کسی معاملے میں علم و تحقیق کے بغیر محض وہم و گمان سے کام لینا صحیح نہیں۔[۱۶] قیامت کے روز ہر انسان سے اس کی عقل کے عدمِ استعمال یا غلط استعمال پر مُواخذہ ہوگا۔[۱۷][۱۸]

جسم کی تربیت میں نے انسان کی جسمانی اور مادی ضروریات کو پورا کرنے پر بھی بہت زور دیا ہے۔[۱۹]

۹۔ آلِ عمران ۱۹۱۔

۱۰۔ البقرہ ۲۱، الحج ۷۷۔

۱۱۔ فاطر ۲۹، البقرہ ۱۲۱۔

۱۲۔ البقرہ ۱۷۷، المومنون ۱ تا ۹، الفرقان ۶۳ تا ۷۶۔

۱۳۔ الملک ۲۳۔

۱۴۔ البقرہ ۱۶۴، الانعام ۹۵ تا ۹۹، الروم ۸، الجاثیہ ۲۲، التغابن ۳۔

۱۵۔ البقرہ ۱۷۹، ۱۸۴، ۲۸۲۔

۱۶۔ الزخرف ۲۳، البقرہ ۱۷۰۔

۱۷۔ النجم ۲۳، ۲۸، بنی اسرائیل ۳۶، الکہف ۱۵، الحجرات ۶، النساء ۸۳۔

۱۸۔ بنی اسرائیل ۳۶، التکاثر ۸، الملک ۲۳۔

۱۹۔ الاعراف ۳۲، القصص ۷۷، البقرہ ۲۲۲، ۲۲۳، الروم ۲۱۔

جذبات و احساسات کی تربیت انسان کے جذبات و احساسات کی تربیت کرنا بھی میرے پیشِ نظر ہے۔

مَیں انسان کو صرف اللہ کا خوف سکھاتا ہوں[۲۰] اور باقی ہر قسم کے خوف ـــ مثلاً موت کا خوف[۲۱]، رزق کی تنگی کا خوف[۲۲] اور موہُوم خطرات سے اُسے نجات دلاتا ہوں[۲۳]۔ اس کے دل میں دُنیا اور آخرت کی نعمتوں کی اُمید و آرزو پیدا کرتا ہوں[۲۴]۔ اُسے اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنا[۲۵] اور شیطان سے نفرت کرنا سکھاتا ہوں[۲۶]۔ مَیں انسان کے اندر ہر قسم کی بُرائی کے خلاف نفرت پیدا کرتا ہوں[۲۷] تاکہ وہ کفر و شرک[۲۸]، فحاشی[۲۹] اور فتنہ و فساد[۳۰] وغیرہ کے ارتکاب سے بچ جائے۔

انفرادی اور اجتماعی زندگی مَیں نے انسان کی انفرادی[۳۱] اور اجتماعی زندگی[۳۲] کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے۔

۲۰؎ آلِ عمران ۱۵۷، الزمر ۳۶، الانعام ۱۵، المائدہ ۹۴، الدہر ۱۰۔

۲۱؎ قٓ ۴۳، آلِ عمران ۱۵۴، ۱۸۵، النساء ۷۸، المنافقون ۱۱۔

۲۲؎ الرعد ۲۶، الروم ۳۷، الذاریات ۲۲، ۵۸، فاطر ۳۔

۲۳؎ البقرہ ۲۱۶، النساء ۱۹، لقمان ۳۴، الطلاق ۱۔

۲۴؎ الاعراف ۳۲، آلِ عمران ۱۴، ۱۵، الصف ۱۰ تا ۱۲، الواقعہ ۱۵ تا ۲۴، المطففین ۲۲ تا ۲۴۔

۲۵؎ البقرہ ۱۶۵، التوبہ ۲۴، الانفطار ۶، ۷، التغابن ۳، الزمر ۵۳۔

۲۶؎ البقرہ ۱۶۸، ۲۰۸، یوسف ۵، بنی اسرائیل ۵۳، فاطر ۶، یٰس ۶۰، ۶۲۔

۲۷؎ النحل ۹۰، آلِ عمران ۱۰۴، ۱۱۰، ۱۱۴، التوبہ ۱۱۲۔

۲۸؎ البقرہ ۱۹۱، الحجرات ۷۔

۲۹؎ النُّور ۱۹۔

۳۰؎ المائدہ ۳۳، الاعراف ۵۶، المائدہ ۶۴، القصص ۸۳۔

۳۱؎ فاطر ۱۸، المدثر ۳۸، البقرہ ۴۸۔

۳۲؎ الحشر ۹، المائدہ ۲، آلِ عمران ۱۰۳، التوبہ ۷۱، الشُّوریٰ ۳۸۔

فرض اور مستحسن — میں نے انسان کو فرض[۳۳] اور مستحسن[۳۴] امور کا فرق بتایا ہے تاکہ وہ اہم اور غیر اہم معاملات میں امتیاز کر سکے۔

وسائلِ تربیت — میں نے تربیتِ انسانی کے لیے اِن ذرائع اور وسائل سے بہت کام لیا ہے

۱۔ ایک مثالی نمونہ پیش کر کے[۳۵] (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ)

۲۔ وعظ و تلقین کے ذریعے[۳۶]

۳۔ اِنذار و ترہیب سے[۳۷]

۴۔ قصص و تاریخ سے عبرت دلا کر[۳۸]

۵۔ جاہلیت کے رسم و رواج کا خاتمہ کر کے[۳۹]

ایک صالح جماعت کی تشکیل — اس نہج پر جو افراد تیار ہوتے ہیں وہ میرے اَبدی حقائق اور اَنفُس و آفاق کے دلائل سے باخبر ہوتے ہیں۔ میرے احکام کے پابند اور حکمت و بصیرت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ وہ تزکیۂ نفس کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہوتے ہیں[۴۰]۔ اس طرح وہ بہترین جماعت وجود میں آتی ہے جو ایمان اور عملِ صالح سے مزین ہو کر دنیا میں نیکی کو فروغ دینے اور بدی کا اِستیصال کرنے کے لیے مستعد اور سرگرمِ کار ہوتی ہے[۴۱]۔

---

۳۳ النساء ۱۰۳، البقرہ ۱۷۸، ۱۸۳، التوبہ ۶۰، آلِ عمران ۹۷

۳۴ البقرہ ۲۷۱، ۲۸۰، النساء ۲۵۔

۳۵ الاحزاب ۲۱، الانبیاء ۱۰۷، سبا ۲۸۔

۳۶ النساء ۵۸، سبا ۴۶، النحل ۹۰، ۱۲۵۔

۳۷ التوبہ ۳۹، النور ۲۔ المائدہ ۳۸، الفرقان ۶۸، ۶۹۔

۳۸ الاعراف ۱۷۶، المائدہ ۲۷ تا ۳۰، ہود ۱۰۰، یوسف ۳، ۱۱۱۔

۳۹ المائدہ ۹۰، التکویر ۸ تا ۹، النحل ۵۷۔

۴۰ العصر ۳، ۴، البقرہ ۲۷۷، الرعد ۲۹۔

۴۱ آل عمران ۱۱۰، ۱۰۴، الجمعہ ۲، البقرہ ۱۵۱۔ العصر ۳، ۴۔

باب ۱۴

قصص و تاریخ

س - کیا آپ نے پہلی اُمتوں کا تذکرہ کیا ہے؟

ج - جی ہاں، مَیں نے بہت سی سابقہ قوموں کا ذکر کیا ہے - جیسے قومِ نُوح[1]، قومِ عاد[2] اور قومِ ثمود[3] وغیرہ -

س - کیا آپ نے کسی بُت کا نام بھی لیا ہے؟

ج - جی ہاں، مَیں نے بعض بُتوں کے نام بھی لیے ہیں مثلاً لات، عُزّیٰ[4]، مَنات[5]، وَدّ، سُواع، یَغُوث، یَعُوق اور نَسر[6] وغیرہا -

س - کیا آپ نے کسی کافر کا نام بھی لیا ہے؟

ج - جی ہاں، مَیں نے کئی ایک کافروں کے نام لیے ہیں جیسے فِرعون، قارُون، ہامان[7] اور ابُولہب[8] وغیرہ -

---

[1] الاعراف ۵۹، ہُود ۲۵ -

[2] الاعراف ۶۵، ہُود ۵۰ -

[3] الاعراف ۷۳، ہُود ۶۱ -

[4] النجم ۱۹ -

[5] النجم ۲۰ -

[6] نوح ۲۳ -

[7] العنکبُوت ۳۹ -

[8] ابُولہب ۱ -

س ۔ کیا فرعون کی لاش آج بھی موجود ہے؟

ج ۔ جی ہاں، فرعون کی لاش کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے محفوظ کر رکھا ہے تاکہ لوگوں کو اس کے بُرے انجام سے عبرت حاصل ہو[9]۔

س ۔ کیا آپ نے کسی عورت کا نام بھی لیا ہے؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے مریم علیہا السلام (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ) کا نام کئی بار لیا ہے[10]۔

س ۔ کیا آپ نے کسی مسجد کا ذکر بھی کیا ہے؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے بعض مسجدوں کے نام بھی لیے ہیں جیسے مسجدِ حرام[11] (مکہ) اور مسجدِ اقصیٰ[12] (بیتُ المقدِس) وغیرہ۔

س ۔ خانۂ کعبہ کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے؟

ج ۔ اللہ کا یہ گھر مکہ میں ہے[13]۔ دُنیا کی سب سے پہلی عبادت گاہ اور قبلہ یہی ہے[14]۔ یہ برکت اور ہدایت کا مرکز ہے[15]۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں[16] جن میں مقامِ ابراہیمؑ بھی ہے[17]۔ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام نے اس کی تعمیرِ نو کی تھی[18]۔ خانہ کعبہ امن و سلامتی کی جگہ ہے[19]۔ یہ پاکیزہ[20] اور عزت والا[21] مقام ہے۔ حج اور عبادتِ الٰہی کے

---

[9] یونس ۹۲۔ [10] آلِ عمران ۳۶، النساء ۱۷۱، المائدہ ۱۷، ۵۰، التحریم ۱۲۔

[11] البقرہ ۱۴۴، المائدہ ۲، الانفال ۳۴، التوبہ ۷، بنی اسرائیل ۱۔ [12] بنی اسرائیل ۱۔

[13] آلِ عمران ۹۶۔ [14] آلِ عمران ۹۶۔

[15] آلِ عمران ۹۶۔

[16] آلِ عمران ۹۷۔

[17] آلِ عمران ۹۸۔ [18] البقرہ ۱۲۷۔

[19] البقرہ ۱۲۵، ۱۲۶، القصص ۵۷، ابراہیم ۳۵۔

[20] التوبہ ۲۸۔

[21] البقرہ ۱۹۱، المائدہ ۲، ۹۷، القصص ۵۷، ابراہیم ۳۷۔

لیے نوعِ انسانی کی اجتماع گاہ ہے[۲۲] ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر (عمر میں ایک مرتبہ) لازم ہے کہ وہ اس گھر کا حج کرے[۲۳] اس کی تولیت کا حق پرہیزگار لوگوں کو حاصل ہے[۲۴] حج کے علاوہ اس گھر کا عُمرہ بھی ہو سکتا ہے[۲۵] مناسکِ حج میں کعبے کا طواف[۲۶]، صَفا اور مَروَہ کی پہاڑیوں کے درمیان سَعی کرنا[۲۷]، عرفات کے میدان میں اجتماع[۲۸]، قربانی[۲۹] اور مَشعرِ حرام[۳۰] (مُزدلفہ) میں قیام شامل ہیں۔

س ۔ آپ نے کسی سرمایہ دار کا نام بھی لیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے قومِ موسیٰؑ کے بہت بڑے سرمایہ دار قارُون کا نام لیا ہے[۳۱]۔

س ۔ آپ کے نزول سے پہلے عربوں کی کیا حالت تھی ؟

ج ۔ میری آمد سے پہلے پُوری دنیا بالعموم اور جزیرہ نمائے عرب بالخصوص فتنہ و فساد کی آماجگاہ تھے[۳۲] ہر طرف کفر و شرک، اَوہام پرستی اور گمراہی کی تاریکی چھائی ہوتی تھی[۳۳] کوئی مرکزی

---

۲۲ البقرہ ۱۲۵۔ ۲۳ آلِ عمران ۹۷، الحج ۲۷۔

۲۴ الانفال ۳۴۔

۲۵ البقرہ ۱۵۸۔

۲۶ البقرہ ۱۲۵، الحج ۲۹۔

۲۷ البقرہ ۱۵۸۔

۲۸ البقرہ ۱۹۸۔

۲۹ الحج ۳۴، ۳۶، ۲۸۔

۳۰ البقرہ ۱۹۸۔

۳۱ القصص ۷۶ تا ۸۲۔

۳۲ الرّوم ۴۱، آلِ عمران ۱۰۳، قُریش ۴۔

۳۳ الانعام ۱۰۶، ۱۴۳، ۱۴۴،

آلِ عمران ۱۰۳، ۱۵۱، ۱۶۴۔

حکومت قائم نہ تھی بلکہ لوگ قبیلوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے تھے[۳۴]۔ اور باہم برسرِ پیکار رہتے تھے[۳۵]۔

عام لوگ غربت و افلاس میں مبتلا تھے[۳۶]۔ البتہ قبیلۂ قریش متموّل اور خوشحال تھا[۳۷]۔ کیونکہ مُلکی اور غیر ملکی تجارت اُسی کے ہاتھ میں تھی[۳۸]۔ ان کے تجارتی قافلے عرب کی اس بد اَمنی کی فضا میں یُوں محفوظ تھے جیسے بتّیس دانتوں میں زبان[۳۹]۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ اہلِ عرب کے مذہبی پیشوا[۴۰]، خانہ کعبہ کے نگران و متولّی[۴۱] اور حاجیوں کو پانی پلانے والے تھے[۴۲]۔ اس لیے ان کے تجارتی قافلوں سے کوئی تعرّض نہ کرتا اور وہ بے خوف و خطر سفر کرتے تھے[۴۳]۔

عرب کا زیادہ تر علاقہ بنجر اور ریگستانی تھا[۴۴]۔ کہیں کہیں نخلستان تھے جہاں کھجوروں، انگوروں اور اناروں کے باغ بھی تھے[۴۵]۔ جانوروں میں اُونٹ عام تھا۔ لوگ اس کی سواری کرتے، اس کا گوشت کھاتے اور اس سے باربرداری کا کام لیتے تھے[۴۶]۔

---

۳۴ الحُجرات ۴۔

۳۵ مریم ۹۷، آلِ عمران ۱۰۳، الروم ۴۱، قریش ۴۔

۳۶ قریش ۴، ابراہیم ۳۷۔

۳۷ قریش ۴۔

۳۸ قریش ۱، ۲۔

۳۹ قریش ۴۔

۴۰ قریش ۳۔

۴۱ التوبہ ۱۹۔

۴۲ التوبہ ۱۹۔ ۴۳ قریش ۱ تا ۴۔

۴۴ ابراہیم ۳۷۔

۴۵ الانعام ۹۹، ۱۳۶، ۱۴۱، المومنون ۱۹، یٰسٓ ۳۴، ۳۵، النبا ۱۵، ۱۶۔

۴۶ الغاشیہ ۱۷، الانعام ۱۴۲، ۱۴۴، الاعراف ۴۰، النحل ۵ تا ۷۔

آبادی دو قسم کی تھی، ایک حضری — شہری آبادی — اور دوسری بدوی — خانہ بدوش — دیہاتی[47]

عربوں میں قومی عصبیت بہت تھی[48]، یہ لوگ جنگجو اور بہادر تھے[49]۔ انہیں اپنی زبان پر بڑا ناز تھا اور وہ غیر عربوں کو عجمی (گونگا) کہا کرتے تھے[50]۔ شعر و شاعری کا عام رواج تھا[51]۔ ان لوگوں میں شراب پینے اور جُوا کھیلنے کی بُری عادات بھی تھیں[52]۔ اوہام پرستی عام تھی[53]۔ سُود کا لین دین ہوتا تھا[54]۔ ان میں دختر کُشی کی قبیح رسم بھی تھی۔ اور کچھ لوگ اپنی نوزائیدہ بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے[55]۔

خانہ کعبہ عربوں کا مذہبی مرکز تھا[56]۔ اہلِ عرب یہاں ہر سال حج اور طواف کے لیے آتے تھے[57]۔ اس کی عظمت و جلالت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ غیر مذہب قوم نے حسد و عناد اور قومی مفاد کی وجہ سے اسے مٹانے کے لیے ہاتھیوں کا ایک بڑا لشکر تیار کیا اور اس پر حملہ کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے اس ناپاک منصوبے کو خاک میں ملانے کے لیے مخصوص پرندوں کے

---

47 الاحزاب ۲۰، التوبہ ۹۰، ۱۲۰، ۹۷، الحجرات ۱۴۔

48 الفتح ۲۶ ۔ 49 مریم ۹۷، النساء ۱۰۴۔

50 حٰمٓ سجدہ ۴۴، النحل ۱۰۳، الشعراء ۱۹۸۔

51 الحاقہ ۴۱، الطور ۳۰، الشعراء ۲۲۴، الصافات ۳۶۔

52 البقرہ ۲۱۹، المائدہ ۹۰، ۹۱۔

53 الانعام ۱۴۳، ۱۴۴، بنی اسرائیل ۴۰، النساء ۱۱۷، الزخرف ۱۹۔

54 البقرہ ۲۷۵، آلِ عمران ۱۳۰، الروم ۳۹۔

55 الانعام ۱۵۱، بنی اسرائیل ۳۱، التکویر ۸، ۹۔

56 الانفال ۳۵، قریش ۳، التین ۳۔

57 البقرہ ۱۵۸، ۱۸۹، ۱۹۷، الحج ۲۷۔

غول کے غول بھیجے جنہوں نے حملہ آوروں پر پتھر کی کنکریاں پھینک کر انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ اس طرح اللہ کے گھر کی مرکزیت اور مرجعیت کو مٹانے والے خود مٹ گئے[۵۸]

ابراہیم علیہ السلام نے اہلِ عرب کو توحیدِ الٰہی کا پیغام دیا تھا مگر وہ ان کے پیغام کو بھول چکے تھے[۵۹]۔ خدا پرستی کی بجائے وہ شرک اور بت پرستی میں مبتلا ہو گئے تھے[۶۰]۔ لات و منات اور عزّیٰ وغیرہ بے شمار بتوں کی پرستش کی جاتی تھی[۶۱] اور ان کی پوجا کو اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ خیال کیا جاتا تھا[۶۲]۔ یہ لوگ خدائے واحد کو خالقِ کائنات اور مدبرِ عالم بھی مانتے تھے[۶۳]۔ البتہ قیامت، جزا و سزا اور نبوت کے منکر تھے[۶۴]

عرب میں یہودیت[۶۵]، عیسائیت[۶۶] اور مجوسیت[۶۷] کے ماننے والے بھی موجود تھے۔

س ۔ آپ کا فلسفۂ تاریخ کیا ہے؟

ج ۔ میرا فلسفۂ تاریخ عبرت ہے۔ میں گذشتہ واقعات و حوادث کو صرف اس لیے بیان کرتا ہوں تاکہ لوگ ان سے عبرت اور نصیحت حاصل کر سکیں[۶۸]

---

۵۸ الفیل ۱ تا ۵۔

۵۹ الحج ۲۶ تا ۳۱، الانعام ۱۶۱، ابراہیم ۳۵ تا ۴۱، مریم ۴۱ تا ۵۵، العنکبوت ۱۶۔

۶۰ الانعام ۱۰۶، الزمر ۳، یونس ۱۸، النحل ۷۳، الفرقان ۳۔

۶۱ النجم ۱۹، ۲۰، الفرقان ۳۔

۶۲ الزمر ۳، یونس ۱۸۔

۶۳ یونس ۳۱، المومنون ۸۴ تا ۹۰

۶۴ الفرقان ۱۱، سبا ۳، الشوریٰ ۱۸، النازعات ۴۲، الروم ۱۶۔

۶۵ البقرہ ۶۲، المائدہ ۶۹، الحج ۱۷، الجمعہ ۶۔

۶۶ البقرہ ۶۲، المائدہ ۱۸، ۶۹، التوبہ ۳۰، الحج ۱۷۔

۶۷ الحج ۱۷۔

۶۸ یوسف ۱۱۱، النازعات ۲۶، آلِ عمران ۱۳، الاعراف ۱۷۶، الحشر ۲۔

باب ۱۴

اُمّتِ مُسلِمہ

س۔ کیا آپ نے اُمّتِ محمدیہ کا تذکرہ کیا ہے؟

ج۔ جی ہاں، مَیں نے اُسے اُمّتِ مُسلِمہ[۱]، اُمّتِ وَسَط[۲] (راست رَو اُمّت)، خیرِ اُمّت[۳] (بہترین اُمّت)، اور مُسلِمین[۴] کے القابات سے نوازا ہے[۵]۔ اس اُمّت کو یہ امتیازی مقام حاصل ہے کہ یہ دُنیا کی وہ بہترین اُمّت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے اِس بات کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے کہ یہ نیکی کو پھیلانے اور بدی کو روکنے کی کوشش کرے[۶]۔ دینِ حق کی قولی اور عملی شہادت دے[۷] اور اس کے قیام کی جدوجہد کرے[۸]۔

س۔ کیا اُمّتِ مُسلِمہ کے بارے میں پہلے سے کوئی پیشگوئی موجود تھی؟

ج۔ جی ہاں، حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام نے کعبہ کی تعمیرِ نَو کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو دُعا مانگی تھی اُس میں اِسی اُمّتِ مُسلِمہ کا تذکرہ کیا تھا[۹]۔

س۔ کیا آپ نے صحابۂ کرام کا ذکر بھی کیا ہے؟

ج۔ جی ہاں۔ جو لوگ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ شریکِ کار رہے وہ صحابہ ہیں[۱۰]۔ تورات اور انجیل میں بھی اُن کے بارے میں پیشگوئی موجود تھی[۱۱]۔ صحابہ کی جماعت کا آغاز قلت اور بے سرو سامانی کے عالم میں ہُوا، پھر ایک وقت آیا جب وہ لوگ ایک مضبُوط طاقت بن

---

[۱] البقرہ ۱۲۸۔ [۲] البقرہ ۱۴۳۔ [۳] آلِ عمران ۱۱۰۔ [۴] الحج ۷۸۔ [۵] البقرہ ۱۲۸۔

[۶] آلِ عمران ۱۱۰، ۱۰۴۔ [۷] البقرہ ۱۴۳، النساء ۱۳۵، الحج ۷۸، المائدہ ۸۔

[۸] الشوریٰ ۱۳۔ [۹] البقرہ ۱۲۸۔

[۱۰] التوبہ ۴۰، الفتح ۲۹، التحریم ۸۔

[۱۱] الفتح ۲۹۔

گئے۔[۱۲] یہ حضرات آپس میں بہت نرم خُو اور مہربان تھے۔ مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت سخت تھے۔[۱۳] اس جماعت میں وہ مُہاجرین بھی تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا اور مکّے سے مدینے پہنچے، وہ انصار بھی تھے جنہوں نے مہاجرین سے برادرانہ سلوک کیا اور یہ سب لوگ سچے مُسلمان تھے۔[۱۴] ان لوگوں نے اللہ کے دین کی خاطر مالی اور جانی قربانیاں دیں۔[۱۵] ان میں وہ نفوسِ قدسیہ بھی تھے جنہوں نے ہر اُس رشتے کو کاٹ پھینکا جو اُن کے اور اللہ کے درمیان میں حائل ہُوا۔ ان لوگوں کے دلوں میں ایمان ثبت ہو چکا تھا۔ اللہ اُن سے راضی ہُوا اور وہ اللہ سے راضی تھے۔[۱۶] جن صحابہ کرام نے ایک موقع پر ایک درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے بیعت کی تھی وہ سب کے سب جنّتی ہیں۔ اللہ اُن سے خُوش ہو گیا۔[۱۷] انصار نے مہاجرین کی امداد کے معاملے میں نہایت اِیثار سے کام لیا تھا۔[۱۸] صحابہ میں سابِقُونَ الْاَوَّلُون بھی تھے جن سے اللہ راضی ہُوا اور جو اللہ سے راضی ہوئے۔[۱۹]

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اُن کے ایک صحابی (ابُو بکر رضی اللہ عنہ) نے بھی ہجرت کی تھی۔ جب حضُور دشمنوں سے خطرے کے پیشِ نظر ایک غار میں جا چھُپے تو اُس وقت یہ صحابی بھی آپؐ کے ہمراہ تھے۔[۲۰]

س ۔ کیا آپ نے کسی صحابی کا نام لیا ہے؟

ج ۔ جی ہاں، زید (رضی اللہ عنہ) کا۔[۲۱]

س ۔ کیا آپ نے تابِعین کا ذکر بھی فرمایا ہے؟

ج ۔ جی ہاں، اللہ تعالیٰ نیک تابعین سے اُسی طرح راضی ہُوا جس طرح نیکوکار صحابۂ کرام سے۔[۲۲]

---

[۱۲] الفتح ۲۹، الانفال ۲۶۔ [۱۳] الفتح ۲۹۔ [۱۴] الانفال ۷۴۔

[۱۵] التوبہ ۸۸۔ [۱۶] المجادلہ ۲۲۔ [۱۷] الفتح ۱۸۔

[۱۸] الحشر ۹۔ [۱۹] التوبہ ۱۰۰۔

[۲۰] التوبہ ۴۰۔

[۲۱] الاحزاب ۳۷۔

[۲۲] التوبہ ۱۰۰۔

باب ۱۵

مُتفرّقات

شیطان کون ہے ؟

شیطان جسے ابلیس بھی کہا جاتا ہے[1] جنوں میں سے تھا[2]۔ اس کی خلقت آگ سے ہوئی تھی[3]۔ اس کا کام لوگوں کو گمراہ کرنا ہے[4]۔ اسی متکبر نے آدم کے آگے سجدہ کرنے سے انکار کرکے اللہ کی نافرمانی کی تھی[5]۔ یہ انسان کا اَزلی دشمن ہے[6]۔ اس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے[7]۔

جنّوں کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے ؟

انسان کی طرح جن بھی اللہ کی مخلوق ہیں[8]۔ ان کی خلقت آگ سے ہوئی ہے[9]۔ یہ انسان سے پہلے پیدا ہوئے تھے[10]۔ جن بھی انسان کی طرح اپنے عقیدہ و عمل کے لیے مکلّف اور جوابدہ ہیں[11]۔ اِن میں اللہ کے فرمانبردار بھی ہوتے ہیں اور نافرمان بھی[12]۔ مشرکینِ عرب اپنی

---

[1] البقرہ ۳۴، ۳۶، بنی اسرائیل ۶۱ تا ۶۴ - [2] الکہف ۵۰ -

[3] الاعراف ۱۲ - [4] النساء ۶۰، ۱۲۰، المائدہ ۹۱، الاعراف ۲۷، المجادلہ ۱۹، الفرقان ۲۹ -

[5] البقرہ ۳۴، الاعراف ۱۱، الحجر ۳۱، بنی اسرائیل ۶۱، الکہف ۵۰ -

[6] یوسف ۵، بنی اسرائیل ۵۳، فاطر ۶، الزخرف ۶۲ -

[7] البقرہ ۱۶۸، ۲۰۸، الانعام ۱۴۲، مریم ۴۴، النور ۲۱ -

[8] الجن ۶، الرحمٰن ۱۵، الحجر ۲۶، ۲۷، الصافات ۱۵۸، الانعام ۱۲۹ -

[9] الرحمٰن ۱۵، الحجر ۲۷ [10] الحجر ۲۷، الکہف ۵۰ -

[11] الانعام ۱۲۹ تا ۱۳۱، الاعراف ۳۸، ۱۷۹، حٰمٓ سجدہ ۱۹ تا ۲۵، الاحقاف ۱۸، الرحمٰن ۱۳ -

[12] الجن ۱۴، ۱۱ -

جہالت سے اللہ اور جنوں کے درمیان رشتہ داری قرار دیتے تھے[۱۳]۔ وہ انہیں اللہ کا شریک بھی ٹھہراتے تھے[۱۴] اور اُن کی عبادت بھی کرتے تھے[۱۵]۔ خوف اور مصیبت میں پکارتے تھے[۱۶]۔ جن انسانوں کو دیکھ سکتے ہیں مگر انسان جنوں کو نہیں دیکھ پاتا[۱۷]۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے وہ مَلاءِ اعلیٰ سے غیب کی بعض خبریں بھی معلوم کر لیتے[۱۸] جنوں کے ایک گروہ نے حضورؐ سے قرآن بھی سُنا تھا اور وہ اِس پر ایمان بھی لایا تھا[۱۹]۔

س ۔ کیا کسی وجہ سے ایک مسلمان کے تمام اعمال ضائع ہو سکتے ہیں؟

ج ۔ جی ہاں، ایک مسلمان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اگر وہ:

۱۔ کفر اختیار کرے[۲۰]۔

۲۔ شرک کا ارتکاب کرے[۲۱]۔

۳۔ مرتد ہو جائے[۲۲]۔

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آپ کی آواز سے بلند تر آواز میں زور شور سے بات کرے[۲۳]۔

س ۔ آپ نے کن لوگوں پر لعنت فرمائی ہے؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے:

۱۔ شیطان پر[۲۴]،

---

[۱۳] الصافات ۱۵۸۔ [۱۴] الانعام ۱۰۰۔ [۱۵] سبا ۴۱۔

[۱۶] الجن ۶۔ [۱۷] الاعراف ۲۷۔

[۱۸] الجن ۸، ۹۔ [۱۹] الجن ۱، ۲۔

[۲۰] الکہف ۱۰۵، الاحزاب ۱۹، محمد ۹، ۳۲۔

[۲۱] الانعام ۸۸، الزمر ۶۵، التوبہ ۱۷۔

[۲۲] البقرہ ۲۱۷۔

[۲۳] الحجرات ۲۔

۲۔ کافروں پر،[25]
۳۔ ظالموں پر،[26]
۴۔ جھوٹ بولنے والوں پر۔[27]

کیا آپ نے ستاروں کا تذکرہ بھی کیا ہے؟
جی ہاں، مَیں نے سُورج، چاند اور دوسرے سیاروں کا ذکر کیا ہے۔[28]
آپ ان سیاروں کو ساکن مانتے ہیں یا مُتحرّک؟
میرے نزدیک یہ سیارے مُتحرّک ہیں۔[29]
کیا آپ نے پہاڑوں کا ذکر بھی کیا ہے؟
۔ جی ہاں[30]، مَیں نے کئی ایک کے نام بھی لیے ہیں جیسے کوہِ طُور[31]، کوہِ جُودی[32] وغیرہ۔
۔ آپ نے کِن کِن دھاتوں کے نام لیے ہیں؟
۔ مَیں نے جن دھاتوں کے نام لیے ہیں اُن میں سونا[33] چاندی[34] اور تانبا[35] شامل ہیں۔
۔ کیا آپ نے موتیوں کا ذکر بھی کیا ہے؟
۔ جی ہاں[36]۔
۔ کیا آپ نے کچھ سبزیوں کے نام بھی لیے ہیں؟
۔ جی ہاں، مَیں نے پیاز، لہسن، ککڑی وغیرہ کے نام لیے ہیں۔[37]
۔ کیا آپ نے درختوں کا ذکر بھی کیا ہے؟
۔ جی ہاں[38]، مَیں نے بعض درختوں کے نام بھی لیے ہیں جیسے کھجور[39]، زیتون[40] اور بیری[41] وغیرہ۔

---

[25] البقرہ ۸۹، ۱۶۱، الاحزاب ۶۴، المائدہ ۸۰۔ [26] الاعراف ۴۴، ہود ۱۸، المومن ۵۲۔ [27] آلِ عمران ۶۱۔
[28] الاعراف ۵۴، النحل ۱۲، الحج ۱۸، العنکبوت ۶۱۔ [29] الرعد ۲، لقمان ۲۹، فاطر ۱۳، یٰس ۳۸، ۴۰، الزمر ۵۔
[30] النحل ۸۱، طٰہٰ ۱۰۵، الانبیاء ۷۹، الحج ۱۸، الاحزاب ۷۲۔ [31] البقرہ ۶۳، طٰہٰ ۸۰۔ [32] ہود ۴۴۔ [33] آلِ عمران ۱۴،
التوبہ ۳۴۔ [34] الرحمٰن ۳۵۔ [35] الرحمٰن ۲۲، الطور ۲۴، الواقعہ ۲۳، الحج ۲۳، الدہر ۱۹۔ [36] البقرہ ۶۱۔ [37] الحج ۱۸،
[...]ن ۹۰، المومنون ۲۰، النور ۳۵، الفتح ۲۹۔ [38] النحل ۱۱، عبس ۲۹۔ [39] النحل ۱۱، النور ۳۵، عبس ۲۹۔ [40] سبا ۱۶۔

س ۔ کیا آپ نے پھلوں کا تذکرہ بھی کیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں[۴۱] میں نے اُن میں سے کھجور[۴۲]، انگور[۴۳] اور انار[۴۴] وغیرہ کے نام بھی لیے ہیں۔

س ۔ کیا آپ نے پرندوں کا ذکر بھی کیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں[۴۵] میں نے بعض پرندوں کے نام بھی لیے ہیں جیسے ھُدھُد[۴۶] اور کوا[۴۷] وغیرہ۔

س ۔ کیا آپ نے جانوروں کے متعلق بھی کچھ بیان کیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، میں نے بہت سے جانوروں کا تذکرہ کیا ہے[۴۸] اِن میں بھیڑ بکری[۴۹]، دُنبی[۵۰]، گائے، گھوڑا[۵۱]، گدھا[۵۲]، خچر[۵۳]، اونٹ[۵۴]، اُونٹنی[۵۵]، بندر[۵۶]، کتا[۵۷]، سور[۵۸]، ہاتھی[۵۹] اور شیر[۶۰] شامل ہیں۔

س ۔ کیا آپ نے کیڑوں مکوڑوں کے نام بھی لیے ہیں ؟

ج ۔ جی ہاں، میں نے چند کیڑوں مکوڑوں کے نام لیے ہیں جیسے مچھر[۶۱]، مکھی[۶۲]، چیونٹی[۶۳]، مکڑی[۶۴] اور مکھی[۶۵] وغیرہ۔

س ۔ شہد کے بارے میں کچھ فرمایئے ؟

ج ۔ یہ مختلف رنگوں کا ہوتا ہے[۶۶] اور اس میں لوگوں کی بیماریوں کے لیے شفا ہے[۶۷]

---

[۴۱] البقرہ ۲۲، ۱۲۶۔ الاعراف ۵۷، الرعد ۳، فاطر ۲۷، الرحمٰن ۱۱۔ [۴۲] مریم ۲۵، النحل ۶۷۔ [۴۳] الانعام النحل ۶۷۔ [۴۴] الانعام ۹۹، ۱۴۴۔ [۴۵] البقرہ ۲۶۰، الانعام ۳۸، النحل ۷۹، النور ۴۱، الملک

[۴۶] النمل ۲۰۔ [۴۷] المائدہ ۳۱۔ [۴۸] البقرہ ۱۶۴، الانعام ۳۸، ہود ۶، الحج ۱۸، الجاثیہ ۴۔

[۴۹] الانعام ۱۴۲، طٰہٰ ۱۸، الانبیاء ۷۸۔ [۵۰] ص ۲۳، ۲۴۔ [۵۱] البقرہ ۶۷ تا ۷۱، یوسف ۴۳۔

[۵۲] الانفال ۶۰، النحل ۸، الحشر ۶۔ [۵۳] البقرہ ۲۵۹، الجمعہ ۵، المدثر ۵۔ [۵۴] النحل ۸۔

[۵۵] الانعام ۱۴۴، الاعراف ۴۰، الغاشیہ ۱۷۔ [۵۶] البقرہ ۶۵، المائدہ ۶۰، الاعراف ۶۶۔

[۵۷] الاعراف ۱۷۶، الکہف ۱۸۔ [۵۸] البقرہ ۱۷۳، المائدہ ۳۔ [۵۹] الفیل ۱۔ [۶۰]

[۶۱] البقرہ ۲۶۔ [۶۲] الحج ۷۳۔ [۶۳] النمل ۱۸۔ [۶۴] العنکبوت ۴۱۔

[۶۵] النحل ۶۸۔ [۶۶] النحل ۶۹۔

[۶۷] النحل ۶۸ تا ۶۹۔

س ۔ کیا آپ نے رنگوں کے نام بھی لیے ہیں ؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے کئی رنگوں کے نام لیے ہیں مثلاً سفید[۶۸]، سُرخ[۶۹]، سیاہ[۷۰] اور زرد[۷۱] وغیرہ۔

س ۔ کیا آپ نے کسی دن کا نام بھی لیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے جُمعہ[۷۲] اور ہفتہ[۷۳] کا نام لیا ہے۔

س ۔ وقت کا تعیُّن کیسے کیا جاتے ؟

ج ۔ دن رات کے وقت کا تعیُّن سُورج کے طلوع وغروب کی نسبت سے کیا جاتے[۷۴] اور دنوں، مہینوں اور سالوں کی تقویم چاند کی منزلوں کے لحاظ سے مُرتّب کی جاتے[۷۵]۔ یاد رہے کہ ایک سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں[۷۶]۔

س ۔ کیا آپ نے کسی شہر کا نام بھی لیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مَیں نے کئی ایک شہروں کے نام لیے ہیں جیسے بابِل[۷۷]، مکّہ[۷۸] اور مدینہ[۷۹] وغیرہ۔

س ۔ کیا آپ نے دُودھ کا تذکرہ بھی کیا ہے ؟

ج ۔ جی ہاں، مگر مَیں نے خالص دُودھ کا ذکر کیا ہے[۸۰]۔

---

۶۸ البقرہ ۱۸۷، آلِ عمران ۱۰۶، الاعراف ۱۰۸، فاطر ۲۷، الصافات ۴۶۔

۶۹ فاطر ۲۷۔ ۷۰ البقرہ ۱۸۷، آلِ عمران ۱۰۶، فاطر ۲۷، الزخرف ۱۷، الزمر ۶۰۔

۷۱ البقرہ ۶۹، الروم ۵۱، الزمر ۲۱، الحدید ۲۰، المرسلات ۳۳۔

۷۲ الجمعہ ۹۔ ۷۳ الاعراف ۱۶۳۔

۷۴ بنی اسرائیل ۱۲، یُونس ۶، البقرہ ۱۶۴، آلِ عمران ۲۷، الانبیاء ۳۳۔

۷۵ یُونس ۵، الانعام ۹۶، بنی اسرائیل ۱۲، الرّحمٰن ۵۔ ۷۶ التوبہ ۳۶۔

۷۷ البقرہ ۱۰۲۔

۷۸ آلِ عمران ۹۶، التّین ۳، البلد ۱، ۲، النمل ۹۱، الانعام ۹۲۔

۷۹ التوبہ ۱۰۱، ۱۲۰، الاحزاب ۶۰، المنافقون ۸۔

۸۰ النّحل ۶۶، محمد ۱۵۔

س ۔ جادُو کے بارے میں کچھ بتایئے ؟

ج ۔ جادُو اپنا اثر ضرور رکھتا ہے[1]۔ اس کا خاص کمال نظر فریبی ہے[2]۔ جادُو کرنا کفر ہے[3]۔ جادُوگر کو دنیا و آخرت میں ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہے[4]۔

س ۔ شاعروں کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے ؟

ج ۔ دُنیا میں اکثر شاعروں کا حال یہ ہے کہ وہ عام طور پر بے راہ رو ہوتے ہیں۔ ان کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت خیالوں کی دُنیا میں گم رہتے ہیں۔ اُن کے پیرو کار بھی بر خود غلط قسم کے لوگ ہوتے ہیں[5]۔

اس کے برعکس اہلِ ایمان شعَرا، کا معاملہ دوسرا ہے۔ وہ خدا کو کثرت سے یاد کرتے اور اپنے فن کو حق کی مُدافعت کے لیے استعمال کرتے ہیں[6]۔

رسُول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کو شاعری کا فن نہیں سکھایا گیا کیونکہ یہ چیز آپؐ جیسی ہستی کے شایانِ شان نہ تھی[7]۔ اس کے باوجود کفّارِ مکّہ نے آپؐ پر یہ جھُوٹا الزام لگایا کہ آپؐ شاعر ہیں[8]۔

---

[1] الاعراف ۱۱۶، البقرہ ۱۰۲، طٰہٰ ۶۶۔

[2] طٰہٰ ۶۶، ۶۹۔

[3] البقرہ ۱۰۲۔

[4] طٰہٰ ۶۹، یونس ۷۷، البقرہ ۱۰۲۔

[5] الشعراء ۲۲۴ تا ۲۲۶۔

[6] الشعراء ۲۲۷۔

[7] یٰسٓ ۶۹۔

[8] الانبیاء ۵، الطور ۳۰، الحاقّہ ۴۱۔

باب ۱۶

قرآن کا پیغام

س ۔ کیا آپ کوئی خاص پیغام دینا پسند فرمائیں گے؟

ج ۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیے پیغام بنا کر اتارا ہے[1]۔ آپ بھی میری طرف سے سب لوگوں تک یہ پیغام پہنچا دیجیے کہ وہ اپنے خالق اور مالک کی سچی بندگی اختیار کریں[2]

—— شُکْرًا[3]

—— اُشْکُرْ لِلّٰہِ[4]

---

[1] ابراہیم ۵۲ ۔

[2] البقرہ ۲۱، النحل ۳۶ ۔

[3] سبا ۱۳

[4] لقمان ۱۲

کتابیات

۱ ـــــ تفسیر القرآن العظیم ـــــ حافظ ابن کثیرؒ

۲ ـــــ انوار التنزیل ـــــ قاضی ناصر الدین بیضاویؒ

۳ ـــــ تفسیر جلالین ـــــ جلال الدین محلیؒ و جلال الدین سیوطیؒ

۴ ـــــ لفظی ترجمہ قرآن ـــــ شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ

۵ ـــــ موضح القرآن ـــــ شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ

۶ ـــــ بیان القرآن ـــــ مولانا اشرف علی تھانویؒ

۷ ـــــ فتح الحمید ـــــ مولانا فتح محمد خاں جالندھری

۸ ـــــ موضح الفرقان مع فوائد ـــــ مولانا محمود الحسن دیوبندی و مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

۹ ـــــ ترجمان القرآن ـــــ مولانا ابوالکلام احمد آزادؒ

۱۰ ـــــ تفہیم القرآن ـــــ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

۱۱ ـــــ تدبر قرآن ـــــ امین احسن اصلاحی

۱۲ ـــــ معارف القرآن ـــــ مفتی محمد شفیعؒ

۱۳ ـــــ الجامع الصحیح ـــــ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ

۱۴ ـــــ الاتقان فی علوم القرآن ـــــ علامہ جلال الدین سیوطیؒ

۱۵ ـــــ کتاب الفوائد ـــــ حافظ ابن قیمؒ

۱۶ ـــــ الغذاء والدواء فی القرآن الکریم ـــــ الدکتور جمال الدین مہران والدکتور عبدالعظیم حفنی صابر، مطبوعہ مصر۔

۱۷ ـــــ منہج التربیۃ الاسلامیہ ـــــ محمد قطب، مطبوعہ دار دمشق۔

کتاب التوحید ـــــــــ محمد بن عبدالوہاب

اِزالۃ الخفاء عن خلافۃ الخُلفاء ـــــ شاہ ولی اللہ دہلوی

قرآنی تعلیمات ـــــــــ محمد یوسف اصلاحی

قرآن نمبر ـــــــــ ماہنامہ "سیّارہ ڈائجسٹ" لاہور

فہمِ قرآن ـــــــــ مولانا سعید احمد ـــ مطبوعہ ندوۃ المصنفین دہلی

تاریخ ادبِ عربی ـــــــــ احمد حسن زیّات، ترجمہ از عبدالرحمٰن طاہر سُورتی

تاریخِ اسلام ـــــــــ ڈاکٹر حمید الدین

خلافت و ملوکیت ـــــــــ سیّد ابُوالاعلیٰ مودُودی

شرحِ اسماء الحسنیٰ ـــــــــ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری

حقیقتِ دین ـــــــــ امین احسن اصلاحی

دعوتِ دین اور اُس کا طریقِ کار ـــــ " " "

اسلامی خطبات ـــــــــ عبدالسّلام بستوی

مضامین ابُوالکلام آزاد ـــــ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی۔

محسنِ انسانیت ـــــــــ نعیم صدیقی

بائبل

اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ ـــ مطبوعہ دانش گاہِ پنجاب، لاہور۔

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

نمبر سورۃ	نام سورۃ	پارہ	نمبر سورۃ	نام سورۃ	پارہ
۱	الفاتحة	۱	۲۸	القصص	۲۰
۲	البقرة	۱-۲-۳	۲۹	العنکبوت	۲۰-۲۱
۳	آل عمران	۳-۴	۳۰	الروم	۲۱
۴	النساء	۴-۵-۶	۳۱	لقمان	۲۱
۵	المائدة	۶-۷	۳۲	السجدة	۲۱
۶	الانعام	۷-۸	۳۳	الاحزاب	۲۱-۲۲
۷	الاعراف	۸-۹	۳۴	سبا	۲۲
۸	الانفال	۹-۱۰	۳۵	فاطر	۲۲
۹	التوبة	۱۰-۱۱	۳۶	یٰسٓ	۲۲-۲۳
۱۰	یونس	۱۱	۳۷	الصافات	۲۳
۱۱	هود	۱۱-۱۲	۳۸	صٓ	۲۳
۱۲	یوسف	۱۲-۱۳	۳۹	الزمر	۲۳-۲۴
۱۳	الرعد	۱۳	۴۰	المومن	۲۴
۱۴	ابراهیم	۱۳	۴۱	حٰمٓ السجدة	۲۴-۲۵
۱۵	الحجر	۱۳-۱۴	۴۲	الشوریٰ	۲۵
۱۶	النحل	۱۴	۴۳	الزخرف	۲۵
۱۷	بنی اسرائیل	۱۵	۴۴	الدخان	۲۵
۱۸	الکهف	۱۵-۱۶	۴۵	الجاثیة	۲۵
۱۹	مریم	۱۶	۴۶	الاحقاف	۲۶
۲۰	طٰهٰ	۱۶	۴۷	محمد	۲۶
۲۱	الانبیاء	۱۷	۴۸	الفتح	۲۶
۲۲	الحج	۱۷	۴۹	الحجرات	۲۶
۲۳	المؤمنون	۱۸	۵۰	قٓ	۲۶
۲۴	النور	۱۸	۵۱	الذاریات	۲۶-۲۷
۲۵	الفرقان	۱۸-۱۹	۵۲	الطور	۲۷
۲۶	الشعراء	۱۹	۵۳	النجم	۲۷
۲۷	النمل	۱۹-۲۰	۵۴	القمر	۲۷

۵۵	الرحمٰن	۲۷	۸۵	البروج	۳۰
۵۶	الواقعة	۲۷	۸۶	الطارق	۳۰
۵۷	الحدید	۲۷	۸۷	الاعلیٰ	۳۰
۵۸	المجادلة	۲۸	۸۸	الغاشیة	۳۰
۵۹	الحشر	۲۸	۸۹	الفجر	۳۰
۶۰	الممتحنة	۲۸	۹۰	البلد	۳۰
۶۱	الصف	۲۸	۹۱	الشمس	۳۰
۶۲	الجمعة	۲۸	۹۲	اللیل	۳۰
۶۳	المنافقون	۲۸	۹۳	الضحیٰ	۳۰
۶۴	التغابن	۲۸	۹۴	انشراح	۳۰
۶۵	الطلاق	۲۸	۹۵	التین	۳۰
۶۶	التحریم	۲۸	۹۶	العلق	۳۰
۶۷	الملک	۲۹	۹۷	القدر	۳۰
۶۸	القلم	۲۹	۹۸	البیّنة	۳۰
۶۹	الحاقّة	۲۹	۹۹	الزلزال	۳۰
۷۰	المعارج	۲۹	۱۰۰	العادیات	۳۰
۷۱	نوح	۲۹	۱۰۱	القارعة	۳۰
۷۲	الجنّ	۲۹	۱۰۲	التکاثر	۳۰
۷۳	المزّمّل	۲۹	۱۰۳	العصر	۳۰
۷۴	المدّثّر	۲۹	۱۰۴	الهُمزة	۳۰
۷۵	القیامة	۲۹	۱۰۵	الفیل	۳۰
۷۶	الدّهر	۲۹	۱۰۶	قریش	۳۰
۷۷	المُرسلات	۲۹	۱۰۷	الماعون	۳۰
۷۸	النّبا	۳۰	۱۰۸	الکوثر	۳۰
۷۹	النازعات	۳۰	۱۰۹	الکافرون	۳۰
۸۰	عبس	۳۰	۱۱۰	النصر	۳۰
۸۱	التکویر	۳۰	۱۱۱	اللهب	۳۰
۸۲	الانفطار	۳۰	۱۱۲	الاخلاص	۳۰
۸۳	المطفّفین	۳۰	۱۱۳	الفلق	۳۰
۸۴	الانشقاق	۳۰	۱۱۴	الناس	۳۰

ماہنامہ "سیّارہ ڈائجسٹ" لاہور

"قرآن سے سوال اور قرآن کے جواب کی طرز پر زیرِ نظر کتاب اگرچہ پہلی کوشش نہیں۔ اس سے پہلے اور بھی کئی کوششیں سامنے آچکی ہیں۔ مگر اس کی اہمیت اس لیے زیادہ ہو جاتی ہے کہ اس میں تمام تر حوالے اور حواشی دیئے گئے ہیں، جن کی تحقیقی اور اسنادی اہمیّت مسلّمہ ہے۔ سوالات کو قرآن مجید سے براہِ راست پوچھنے کے انداز پر مُرتّب کیا گیا ہے اور قرآن مجید کی آیات سے ان کے جوابات پیش کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید کے تعارف، تصوّرِ کائنات، فطرتِ انسانی، عقائد و ایمانیات، توحید، فرشتے، نبوت و رسالت، سیرتِ نبویؐ، آخرت، احکام القرآن، عبادات، اخلاقیات، عمرانیات، معاشیات، سیاسیات، دعوتِ دین، تربیتِ انسانی اور اُمّتِ مُسلمہ جیسے متفرق عنوانات کے تحت دلچسپ قرآنی معلومات مہیّا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب ہر مسلمان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلّف کو اس کے کام کا اجر دیں۔ آمین"

ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" لاہور

"یہ قرآنِ پاک کے تعارف و تعلیمات پر ایک عجیب اور انوکھی کتاب ہے۔ مؤلف نے قرآن کو ایک پیکرِ محسوس متشخّص کر کے سوالات کیے ہیں اور آیات اور سورتوں کے حوالے سے ان کے جواب پیش کیے ہیں۔ سوال اور جواب کا یہ سلسلہ بے حد جامع ہے اور پوری قرآنی تعلیمات کے خلاصے پر مشتمل ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کتاب کا اُسلوب نادر اور اچھوتا ہے اور دلکش و دلچسپ بھی۔ زبان عام فہم، سلیس اور رواں ہے اور حوالہ جات کی فراہمی میں بہت محنت کی گئی ہے۔"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

"اس کتاب میں قرآن پاک کی تعلیمات، سلیس، سادہ اور دلچسپ انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ . . . . اگر کتاب کے نام میں قرآن کی بجائے قرآنِ پاک ہوتا تو بہتر تھا . . . . بہر حال یہ کتاب مختصر، جامع اور مفید ہے۔